7

ترجمۃ القرآن المجید

جماعت ہفتم

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

Grade 7

ترجمۃ القرآن المجید

PUNJAB CURRICULUM AND TEXTBOOK BOARD, LAHORE

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

تَرجَمَۃُ الۡقُرۡآنِ الۡمَجِیۡدِ

برائے جماعت ہفتم

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

یہ کتاب پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور کے ''نصاب برائے تدریسِ قرآنِ مجید بطور لازمی مضمون 2021ء'' کے مطابق اور منظور کردہ ہے۔ جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔ اس کتاب کا کوئی حصّہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

منظور شدہ: متحدہ علما بورڈ، پنجاب، لاہور [بمطابق مراسلہ نمبر: ایم یو بی (پی سی ٹی بی)/5/درسی کتب (2021/18 مورخہ 31-05-2022]

استدعا: زیرِ نظر مسودہ متحدہ علما بورڈ پنجاب، لاہور سے منظور شدہ اور پنجاب قرآن بورڈ، لاہور کے رجسٹرڈ پروف ریڈرز سے تصدیق شدہ ہے، تاہم اس میں اگر پرنٹنگ، بائنڈنگ یا متن میں کوئی کمی یا غلطی نظر آئے تو ادارہ ہذا کو مطلع کیا جائے کیوں کہ یہ مسودہ ہذا کا پہلا ایڈیشن ہے۔

تمام مکاتبِ فکر کے علما کرام پر مشتمل، اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان (ITMP) کی مجوزہ کمیٹی کو وزارتِ وفاقی تعلیم و پیشہ وارانہ تربیت (MoFE&PT)، اسلام آباد نے مورخہ 20 اپریل 2017ء کو بمطابق مراسلہ نمبر 3(8)/2015/E-III نوٹی فائی کیا۔ اس کمیٹی نے ''دی علم فاؤنڈیشن، کراچی'' کے مرتب کردہ قرآنِ مجید کے ترجمے پر مکمل اتفاق کیا، جسے اس درسی کتاب میں استعمال کیا گیا ہے۔

مصنفین: • مجید الرحمٰن ملک • پروفیسر رانا خدا بخش

انچارج: میمونہ قندیل جعفری، محمد ماجد

اراکین جائزہ کمیٹی:

- حافظ محمد اقبال — سینئر ماہر مضمون (ر)، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
- پروفیسر علی احمد چودھری — شعبہ اسلامک ایجوکیشن، ادارہ تعلیم و تحقیق، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- محمد طیّب رضا ہاشمی — ہیڈ ماسٹر، گورنمنٹ ہائی سکول، بگڑیں، تحصیل شجاع آباد، ضلع ملتان
- محترمہ عظمیٰ گیلانی — ہیڈ مسٹریس، گورنمنٹ تہذیب البنات ہائی سکول، تکیہ سادھواں، رنگ محل، لاہور
- حافظ محمد نعیم — گورنمنٹ شہدائے اے پی ایس ماڈل ہائی سکول، ماڈل ٹاؤن، لاہور
- ڈاکٹر محمد اُویس سرور — صدر شعبہ عربی و علومِ اسلامیہ، گورنمنٹ اسلامیہ کالج فار بوائز، لاہور کینٹ
- ڈاکٹر شاہد فریاد — ماہر مضمون، پنجاب ایگزیمینیشن کمیشن، وحدت کالونی، لاہور
- عبدالحفیظ — نمائندہ؛ قائد اعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ پنجاب، لاہور

ماہر زبان:

- ڈاکٹر خاور نوازش — شعبہ اُردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

کنسلٹنٹ: ★ حافظ محمد اقبال سینئر ماہر مضمون (ر)، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

ڈیزائننگ: عدنان سعید، حسن انصاری

سبجیکٹ کوآرڈینیٹرز: ★ ملک کرم حسین ڈپٹی ڈائریکٹر، شعبہ نصاب، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور ★ اصغر علی گل ماہر مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

نگران طباعت: ★ ڈاکٹر فخر الزمان سینئر ماہر مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور ★ محمد صفدر جاوید معاون ماہر مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

ڈائریکٹر (مسودات): ★ محترمہ فریدہ صادق

انچارج آرٹ سیل: ★ سیدہ انجم واصف

تیار کردہ: چودھری غلام رسول اینڈ سنز لاہور

فہرست

نمبر شمار	فہرست عنوانات	صفحہ نمبر
1	ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن	1
2	قرآنِ مجید کے آداب	4
3	عمومی ہدایات برائے اساتذہ کرام	5
4	مقاصدِ تدریس	6
5	سُوْرَۃُ النَّبَاِ	7
6	سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ	12
7	سُوْرَۃُ عَبَسَ	17
8	سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ	22
9	سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ	26
10	سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ	30
11	سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ	35
12	سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ	39
13	سُوْرَۃُ الطَّارِقِ	45
14	سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی	49
15	سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ	53
16	سُوْرَۃُ الْفَجْرِ	58
17	سُوْرَۃُ الْبَلَدِ	63
18	سُوْرَۃُ الشَّمْسِ	67
19	سُوْرَۃُ الَّیْلِ	71
20	سُوْرَۃُ الضُّحٰی	75
21	سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ	79
22	سُوْرَۃُ التِّیْنِ	83
23	سُوْرَۃُ الْعَلَقِ	86
24	سُوْرَۃُ الْقَدْرِ	92
25	سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ	96
26	سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ	100
27	سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰتِ	104
28	سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ	109
29	سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ	113
30	سُوْرَۃُ الْعَصْرِ	118
31	سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ	122
32	حضرت ابراہیم علیہ السّلام	126
33	حضرت موسیٰ علیہ السّلام	137
34	حضرت داؤد علیہ السّلام	166
35	ماڈل پیپر برائے جماعت ہفتم	173
36	رموزِ اوقاف قرآنِ مجید	176
37	تصدیقی سرٹیفکیٹ	177

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے اور آخری رسول ہیں۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے دِین کو مکمل فرما دیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ہی اپنی آخری کتاب "قرآنِ مجید" کو نازل فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعہ دینِ اسلام کو غالب فرمایا اور انسانوں کو زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مبارکہ کو ساری دنیا کے انسانوں کے لیے اُسوۂ حَسَنہ قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شان کو مختلف مقامات پر بیان فرمایا ہے۔

مسجدِ نبوی، مدینہ منوّرہ

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شانِ مبارک

(قرآنِ مجید کی آیات کی روشنی میں)

1- تاج دارِ ختمِ نبوّت:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ کَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾

(سورۃ الاحزاب:40)

نہیں ہیں محمد (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیّٖن ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

2- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درود بھیجنا اور مومنین کو درود و سلام بھیجنے کا حکم:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾

(سورۃ الاحزاب:56)

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی (کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر دُرود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی اُن پر دُرود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

3- خاتم الانبیاء صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت عامہ:

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعَا ۨ الَّذِیْ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ (سورۃ الاعراف:158)

آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) فرما دیجیے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں وہ (اللہ) جس کے لیے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے۔

4- سید المرسلین خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور نورِ الٰہی:

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ (سورۃ المائدۃ:15)

یقیناً اللہ کی طرف سے تمھارے پاس آیا نور اور روشن کتاب۔

5- حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ، اللہ تعالیٰ کی نعمتِ عظمیٰ، اللہ تعالیٰ کا اس نعمت پر احسان جتلانا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (سورۃ اٰل عمرٰن:164)

یقیناً اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا جب اُس نے اُنھی میں سے ایک (عظمت والا) رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) بھیجا۔

6- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے مقامِ محمود (شفاعتِ کبریٰ) کا اعزاز:

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾ (سورۃ بنی اسرائیل:79)

اُمید ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ربّ آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔

7- رحمۃ للّعالمین خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وجودِ مبارک کی برکت سے امّت کا عذاب سے محفوظ ہونا:

وَ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمۡ وَ اَنۡتَ فِیۡہِمۡ ؕ وَ مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَہُمۡ وَ ہُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ﴿۳۳﴾
(سورۃ الانفال:33)

اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ اُنھیں عذاب دے جب کہ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) ان کے درمیان موجود ہیں اور اللہ اُنھیں عذاب دینے والا نہیں ہے جب کہ وہ استغفار کرتے ہوں۔

8- اللہ تعالیٰ کے حبیبِ مکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا تمام امّتوں پر گواہ ہونا:

فَکَیۡفَ اِذَا جِئۡنَا مِنۡ کُلِّ اُمَّۃٍۭ بِشَہِیۡدٍ وَّ جِئۡنَا بِکَ عَلٰی ہٰۤؤُلَآءِ شَہِیۡدًا ﴿۴۱﴾ (سورۃ النساء:41)

تو (اس دن) کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمّت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ!) ہم آپ کو اِن سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

9- اللہ تعالیٰ کا سید المرسلین خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو خیرِ کثیر عطا فرمانا:

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾ (سورۃ الکوثر:1)

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ!) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔

10- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت، اللہ تعالیٰ کی اطاعت:

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ (سورۃ النساء:80)

جس نے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کی تو یقیناً اُسی نے اللہ کی اطاعت کی۔

11- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت، اللہ تعالیٰ کا اپنے ذمہ لینا:

وَ اللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ؕ (سورۃ المائدۃ:67)

اور اللہ آپ کو لوگوں (کے شر) سے بچائے گا۔

قرآنِ مجید کے آداب

1. قرآنِ مجید کی تلاوت پاک صاف اور باوضو ہو کر کرنی چاہیے۔
2. تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوّذ (اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ) اور تسمیہ (بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ) پڑھنا چاہیے۔
3. تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیے۔
4. تلاوت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کی عظمت دل میں موجود ہونی چاہیے۔
5. تلاوت آہستہ اور بلند آواز دونوں طرح سے کی جاسکتی ہے۔ البتّہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بلند آواز کسی کے آرام یا کام میں خلل نہ ڈالے۔
6. سجدۂ تلاوت والی آیت پر سجدہ کرنا چاہیے۔ ہمیں سجدۂ تلاوت کا طریقہ اور آداب سیکھنے چاہییں۔
7. جب قرآنِ مجید کی تلاوت کی جارہی ہو تو اسے خاموشی اور توجّہ سے سننا چاہیے۔
8. قرآن مجید کے ترجمہ کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔
9. اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت اور اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکامِ دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیّت سے قرآنِ مجید کا مطالعہ کرنا چاہیے۔
10. اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت اور جنّت و خوش خبری والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت خوشی کے اظہار اور شکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنّت کی دعا مانگنی چاہیے۔
11. اللہ تعالیٰ کے غضب، جہنّم اور اس کے عذاب والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے جہنّم کے عذاب اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کی دعا مانگنی چاہیے۔
12. تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذۂ کرام، مرحومین اور پوری امّتِ مُسلمہ کے لیے سلامتی، بھلائی اور مغفرت کی دعا مانگنی چاہیے۔

عمومی ہدایات برائے اساتذۂ کرام

1. ترجمہ قرآنِ مجید کی تدریس اس طرح کیجیے کہ طلبہ کی کردار سازی ہو سکے، وہ علم و عمل میں ترقی کر سکیں اور قرآنِ مجید سے ان کے تعلق اور محبّت میں اضافہ ہو۔ تدریس قرآنِ مجید کا بنیادی مقصد تربیت، اصلاح اور کردار سازی ہے۔
2. عربی متن کے ساتھ ترجمہ پڑھایا جائے۔ ترجمہ پر خاص توجّہ دیتے ہوئے اسے بار بار دہرایا جائے، تاکہ بچوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ آگاہی ہو اور وہ اس کو سمجھ سکیں۔
3. عربی متن کی تلاوت کے دوران یہ خیال رکھا جائے کہ الفاظ کی ادائی درست ہو۔ ایسے طلبہ وطالبات سے تلاوت کرائی جائے جن کی تجوید درست ہو۔
4. جہاں تک ممکن ہو سکے اساتذہ خود بھی باوضو ہوں اور طلبہ کو بھی اس کا پابند بنائیں تاکہ پاکیزگی اور طہارت کے ساتھ اس عمل کو انجام دیا جائے اور روحانی برکات کا بھی حصول ہو۔
5. طلبہ میں مسلکی و مذہبی رواداری و ہم آہنگی کو فروغ دیں۔
6. طلبہ کو قرآنِ مجید کی تلاوت کے آداب کا مذاکرہ کروائیں۔
7. نصاب میں موجود سورتوں کے بنیادی مضامین (ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق) پر خصوصی توجّہ دیجیے۔
8. نصاب میں موجود سورتوں میں موجود قرآنی دعاؤں کی ترجمہ کے ساتھ تفہیم کا اہتمام فرمائیں۔
9. قرآنی نصوص/متن سے متعلق سوال جواب کے ذریعے سے طلبہ کی استعداد میں اضافہ کیجیے۔
10. سابقہ اسباق کے اعادے کا اصول اپنائیے۔
11. کوئز پروگرام، آن لائن ایپ اور دستاویزی فلم سے استفادہ کرتے ہوئے تدریس کی کوشش کیجیے۔
12. جماعت ہفتم کے نصاب میں موجود تمام سورتوں کا تعارف اور مرکزی مضامین پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے ذریعے سے امتحان لیں۔
13. جماعت ہفتم کے نصاب میں مذکور انبیاء کرام علیہم السلام پر مختصر مضمون لکھوا کر ان کا امتحان لیا جائے۔
14. سُوْرَةُ الْعَلَقِ کی پہلی پانچ آیات کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے۔
15. سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ سے سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ تک قرآنی سورتوں کے ترجمہ کا امتحان لیا جائے۔
16. جماعت ہفتم کے لیے مختص ذخیرۂ قرآنی الفاظ میں سے ہی ماڈل پیپرز کی طرز پر امتحان لیا جائے۔
17. نمبروں کی تقسیم سے متعلّق ہدایات کے لیے ماڈل پیپرز سے استفادہ کریں۔ (ماڈل پیپر کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔)

مقاصدِ تدریسِ قرآنِ مجید

طلبہ وطالبات جماعت ہفتم کے لیے منتخب درسی مواد کی تکمیل کے بعد اس قابل ہوں گے کہ:

1. تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
2. جماعت ہفتم کے لیے مختص قرآنی سورتوں کے مکمل نام اور ان کے معانی جان سکیں۔
3. مذکورہ سورتوں کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان لیں۔
4. مذکورہ سورتوں کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان لیں۔
5. مذکورہ قرآنی سورتوں کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور ان کا فہم حاصل کر سکیں۔
6. منتخب قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں۔
7. منتخب سورتوں کے قرآنی الفاظ کے معانی جان سکیں۔
8. نصاب میں موجود قرآنی سورتوں میں مذکور قرآنی دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر سکیں۔
9. انبیاء کرام علیہم السّلام کے بارے میں آگہی حاصل کر سکیں۔
10. ان کے دلوں میں انبیاء کرام علیہم السّلام کی محبّت اور عظمت راسخ ہو سکے۔
11. انبیاء کرام علیہم السّلام کا تعارف جان سکیں۔
12. انبیاء کرام علیہم السّلام کے قرآنی تذکرہ کی اہمیّت جان سکیں۔
13. انبیاء کرام علیہم السّلام کے ایمانی تذکرے سے اپنے دل و دماغ کو مُنوّر کر سکیں۔
14. انبیاء کرام علیہم السّلام کی مبارک زندگی سے اپنے لیے اسوۂ حسنہ تلاش کر سکیں۔
15. ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور دین پر ثابت قدم رہنے کی اہمیّت سے آگاہ ہو سکیں۔

سُوْرَۃُ النَّبَاِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ النَّبَاِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ النَّبَاِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ النَّبَاِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

نبا کا معنیٰ ہے: خبر۔ اس سورت کی دوسری آیت میں قیامت کی خبر کو بہت بڑی خبر قرار دیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ النَّبَاِ ہے۔

مرکزی مضمون:

سُوْرَۃُ النَّبَاِ کا مرکزی مضمون قیامت اور آخرت کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَۃُ النَّبَاِ میں خبر سے مراد قیامت اور آخرت کی خبر ہے۔ کافر لوگ قیامت کے بارے میں طرح طرح کی باتیں بنایا کرتے تھے۔ سُوْرَۃُ النَّبَاِ میں ان کے اس طرزِ عمل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ پھر قیامت اور آخرت کی حقیقت سمجھائی گئی ہے۔

سُوْرَۃُ النَّبَاِ میں بتایا گیا ہے کہ یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے قیامت قائم کرنا بہت آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں میں رات اور دن کو بھی خاص طور پر بیان فرمایا ہے۔

سُوْرَۃُ النَّبَاِ میں نیند کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک خاص نعمت کے طور پر ذکر فرمایا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ انسان کی ساری راحتوں کا مدار یہی ہے۔ اس نعمت کو اللہ تعالیٰ نے پوری مخلوق کے لیے عام فرمادیا ہے کہ امیر، غریب، عالم، جاہل، بادشاہ اور مزدور سب کو یہ دولت یکساں عطا ہوتی ہے۔

اس سورت کے مطابق ہمارے اعمال لکھے جارہے ہیں اور قیامت کے دن ان کا نتیجہ ضرور نکلے گا۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرنے والے آخرت میں ناکام ہوں گے۔ قیامت کے دن پرہیزگار لوگوں کو جنّت ملے گی جس میں ہر طرح کا آرام ہوگا۔ ان کے لیے بے شمار نعمتیں ہوں گی اور ان کو کسی قسم کا فکر نہ ہوگا۔

سُوْرَۃُ النَّبَاِ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن کسی کی سفارش کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی اجازت درکار ہوگی۔ اس کے بغیر کوئی ہستی کسی کی سفارش نہ کرسکے گی۔

قیامت پر یقین انسان میں نیکی کرنے کا جذبہ اور گناہ کا خوف پیدا کرتا ہے۔ قیامت کے دن کفار اپنے عبرت ناک انجام کو دیکھ کر حسرت سے کہیں گے کہ کاش ہم اس سے پہلے مٹی ہو جاتے تو بہتر تھا۔

سُوْرَۃُ النَّبَاِ کے مضامین اور اس کا اسلوب انسان کو خوابِ غفلت سے بیدار کردینے کے لیے کافی ہیں۔ یہ سورت آخرت کی یاد کو تازہ کردیتی ہے۔

اٰیَاتُھَا ۴۰	(۷۸) سُوْرَۃُ النَّبَاِ مَکِّیَّۃٌ (۸۰)	رُکُوْعَاتُھَا ۲

سورۃ النبا مکّی ہے (آیات: ۴۰ / رکوع: ۲)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۚ ① عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۙ ② الَّذِیْ ھُمْ فِیْہِ مُخْتَلِفُوْنَ ؕ ③ کَلَّا

وہ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟ اس عظیم (قیامت کی) خبر کے متعلق؟ جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ ہرگز (ایسا) نہیں!

سَیَعْلَمُوْنَ ۙ ④ ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ⑤ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِھٰدًا ۙ ⑥ وَّ الْجِبَالَ

وہ عنقریب (قیامت کی حقیقت) جان لیں گے۔ پھر ہرگز (ایسا) نہیں! وہ عنقریب جان لیں گے۔ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو

أَوْتَادًا ۝٧ وَّ خَلَقْنٰكُمْ أَزْوَاجًا ۝٨ وَّ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩

(زمین میں گڑی ہوئی) میخیں (نہیں بنایا)؟ اور ہم نے تمھیں (مرد و عورت کے) جوڑوں کی شکل میں پیدا فرمایا۔ اور ہم نے تمھاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا۔

وَّ جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١ وَّ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢

اور ہم نے رات کو (ڈھانپنے والا) پردہ بنایا۔ اور ہم نے دن کو روزگار کا وقت بنایا۔ اور ہم نے تمھارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے۔

وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣ وَّ أَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤ لِّنُخْرِجَ بِهٖ

اور ہم نے ایک روشن چراغ (سورج) بنایا۔ اور ہم نے بادلوں سے نازل فرمایا خوب برسنے والا پانی۔ تاکہ ہم اس کے ذریعہ نکالیں

حَبًّا وَّ نَبَاتًا ۝١٥ وَّ جَنّٰتٍ أَلْفَافًا ۝١٦ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝١٧ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ

اناج اور سبزہ۔ اور گھنے باغات۔ بےشک فیصلہ کے دن کا ایک مقررہ وقت ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا

فَتَأْتُوْنَ أَفْوَاجًا ۝١٨ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۝١٩

تو تم سب فوج در فوج چلے آؤ گے۔ اور آسمان کھولا جائے گا تو وہ دروازے ہی دروازے ہو جائے گا۔

وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝٢٠ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝٢١ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝٢٢

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ (ریت کی طرح) سراب ہو جائیں گے۔ بےشک جہنم گھات میں ہے۔ (وہ) سرکشوں کے لیے ٹھکانا ہے۔

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ أَحْقَابًا ۝٢٣ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ۝٢٤ إِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ۝٢٥

وہ اس میں مدتوں پڑے رہیں گے۔ نہ وہ اس میں کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کسی پینے (کی چیز) کا۔ سوائے کھولتے پانی اور بہتی پیپ کے۔

جَزَآءً وِّفَاقًا ۝٢٦ إِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝٢٧ وَّ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝٢٨

(یہی ان کا) پورا پورا بدلہ ہے۔ بےشک وہ کسی حساب کی امید نہیں رکھتے تھے۔ اور وہ ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے۔

وَ كُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝٢٩ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۝٣٠ إِنَّ ع

اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر محفوظ کر رکھا ہے۔ (کہا جائے گا) تو اب تم مزہ چکھو پھر ہم تمھارے لیے عذاب کو بڑھاتے جائیں گے۔ بےشک

لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝٣١ حَدَآئِقَ وَ أَعْنَابًا ۝٣٢ وَّ كَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۝٣٣ وَّ كَأْسًا دِهَاقًا ۝٣٤

پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے۔ (ان کے لیے) باغات اور انگور ہیں۔ اور نوجوان ہم عمر عورتیں (بیویاں) ہیں۔ اور (پاکیزہ) شراب کے چھلکتے ہوئے پیالے ہیں۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ۝٣٥ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝٣٦

وہ نہ اس میں کوئی بےہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ (یہ) آپ کے ربّ کی طرف سے بدلہ ہے جو کافی ہو جانے والا انعام ہوگا۔

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝٣٧

(اس کی طرف سے) جو ربّ ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بڑا مہربان ہے (اس دن) کسی کو اس سے بات کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔

يَوۡمَ يَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ

جس دن روح (جبرائیل علیہ السّلام) اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے کوئی کلام نہیں کر سکے گا مگر جس کو رحمٰن اجازت عطا فرمائے گا

وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الۡيَوۡمُ الۡحَقُّ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

اور وہ بات بھی ٹھیک کہے گا۔ یہ دن حق ہے لہٰذا جو چاہے اپنے ربّ کے پاس ٹھکانا بنالے۔

اِنَّاۤ اَنۡذَرۡنٰكُمۡ عَذَابًا قَرِيۡبًا ۖۚ يَّوۡمَ يَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ مَا قَدَّمَتۡ يَدٰهُ

بےشک ہم نے تمھیں قریبی عذاب سے ڈرایا ہے اس دن ہر شخص دیکھے گا جو (اعمال) اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں

وَ يَقُوۡلُ الۡكٰفِرُ يٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع

اور کافر کہے گا اے کاش! کہ میں مٹّی ہوتا۔

ع ٢

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i سُوۡرَةُ النَّبَاِ میں نبا یعنی خبر سے مراد ہے:

(الف) دنیا (ب) موت (ج) نیند (د) قیامت

ii قیامت کے دن سفارش کے لیے اجازت درکار ہوگی:

(الف) انبیاء کرام علیہم السلام کی (ب) وزیروں کی (ج) حکمرانوں کی (د) اللہ تعالیٰ کی

iii سُوۡرَةُ النَّبَاِ کا مرکزی مضمون ہے:

(الف) قیامت اور آخرت (ب) نماز اور زکوٰۃ (ج) سیاست و معیشت (د) علم و حکمت

iv سُوۡرَةُ النَّبَاِ میں قدرت کی نشانیوں میں بیان کیا گیا ہے:

(الف) رات کو (ب) دن کو (ج) نیند کو (د) تینوں کو

v سُوۡرَةُ النَّبَاِ کے مطابق قیامت کے دن کافر خواہش کریں گے کہ کاش وہ ہو جاتے:

(الف) بوڑھے (ب) درخت (ج) مٹّی (د) پتھر

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوۡرَۃُ النَّبَاِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوۡرَۃُ النَّبَاِ میں خبر سے مراد کیا ہے؟

iii سُوۡرَۃُ النَّبَاِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iv قیامت پر یقین کا انسان کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوۡرَۃُ النَّبَاِ کا تعارف تحریر کیجیے۔

ii سُوۡرَۃُ النَّبَاِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُوۡرَۃُ النَّبَاِ میں اللہ تعالٰی کی قدرت کی نشانیاں، قیامت کے مناظر اور اہلِ جہنّم کے جرائم بیان ہوئے ہیں۔ان میں سے تین تین تحریر کریں اور اپنی جماعت کے سامنے پیش کریں۔
- ایک چارٹ پر دن اور رات کے پانچ پانچ فوائد تحریر کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو کتاب میں موجود تمام قرآنی سورتوں کے تعارف اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کریں۔ تمام سورتوں کا ترجمہ اس طرح پڑھائیں کہ ان میں قرآن فہمی کا ذوق اور شوق پیدا ہو۔ وہ ذہنی طور پر خود کو قرآنِ مجید کے ساتھ دائمی تعلق کے لیے تیار کر سکیں۔
- ہر سورت کے عملی پہلو طلبہ کے سامنے رکھیں اور ان کی اس طرح تربیت فرمائیں کہ وہ ایک بہتر انسان بن سکیں۔

سُوۡرَۃُ النّٰزِعٰتِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوۡرَۃُ النّٰزِعٰتِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوۡرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوۡرَۃُ النّٰزِعٰتِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

النّٰزِعٰتِ کا معنیٰ ہے: سختی سے کھینچنے والے۔ اس سورت کے شروع میں فرشتوں کی مختلف صفات بیان کی گئی ہیں جن میں سے ایک صفت ہے: سختی سے کافر کی روح کھینچنے والے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوۡرَۃُ النّٰزِعٰتِ رکھا گیا ہے۔

مرکزی مضمون:

سُوۡرَۃُ النّٰزِعٰتِ کا مرکزی مضمون آخرت کا انکار کرنے والوں کے عبرت ناک انجام کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوۡرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی قَسمیں بیان فرما کر قیامت کے واقع ہونے کا بیان فرمایا ہے۔ اس کے بعد یاددہانی کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوتِ توحید کا ذکر ہے اور فرعون کے عبرت ناک انجام کا بیان فرمایا ہے۔ فرعون آخرت کا انکار کرتا تھا اور خدائی کا دعوے دار تھا۔ وہ زمین پر فساد برپا کرتا تھا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا اور آخرت میں عبرت کا نشان بنا دیا۔ اس میں یہ نصیحت ہے کہ پچھلی قوموں کے قصّوں سے ہمیں سبق حاصل کر کے اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ کے مطابق جس اللہ نے اس عظیم کائنات کو پیدا فرمایا ہے، اس کے لیے قیامت کو قائم کرنا اور انسانوں کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنا بہت آسان ہے۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ میں آخرت کا انکار کرنے والوں کو ایمان لانے کی ترغیب دی گئی ہے اور قیامت کے دن نیک اور برے انسانوں کا انجام بیان کیا گیا ہے۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے واقع ہونے کا حتمی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ ہمیں قیامت کے وقت کے بارے میں سوال وجواب کرنے کے بجائے اپنی آخرت بہتر بنانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ قیامت کے دن انسان کو دنیا میں گزاری ہوئی زندگی بہت تھوڑی محسوس ہوگی، یعنی آخرت کی ہمیشہ کی زندگی کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کی کوئی حیثیت نہیں۔

اٰیَاتُهَا ٤٦	(٧٩) سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ (٨١)	رُكُوْعَاتُهَا ٢

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مکّی ہے (آیات: ۴۶ / رکوع: ۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ (١) وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ (٢)

ان (فرشتوں) کی قسم جو ڈوب کر سختی سے (کافر کی روح) کھینچنے والے ہیں۔ اور ان (فرشتوں) کی قسم جو نہایت نرمی سے (مومن کی روح) نکالتے ہیں۔

وَّ السّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ (٣) فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ (٤)

اور (فضا میں) تیزی سے تیرنے والے (فرشتوں) کی قسم۔ پھر (اللہ کا حکم ماننے میں) پوری قوت کے ساتھ آگے بڑھنے والے (فرشتوں کی قسم)۔

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ (٥) يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ (٦)

پھر ہر کام کا انتظام کرنے والے (فرشتوں کی قسم)۔ جس دن کانپنے والی (زمین) کانپے گی۔

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ (٧) قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ (٨) اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ (٩)

اس کے بعد پیچھے آنے والا (ایک زلزلہ) آئے گا۔ اس دن کئی دل (خوف سے) دھڑکتے ہوں گے۔ اُن کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ؕ (١٠) ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ (١١) قَالُوْا

وہ کہتے ہیں کیا واقعی ہم پہلی حالت میں واپس (پھر زندہ) ہوں گے؟ کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ وہ کہتے ہیں

وقفِ لازم

وقفِ لازم

تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾

اُس وقت یہ بڑے نقصان کی واپسی ہوگی۔ لہٰذا وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی۔ تو وہ (سب) ایک دم کھلے میدان (حشر) میں (جمع) ہوں گے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ

کیا آپ کے پاس پہنچی ہے؟ موسیٰ (علیہ السّلام) کی خبر۔ جب اُنھیں ان کے ربّ نے پکارا مقدس وادی طویٰ میں۔ (اور فرمایا) تم فرعون کی طرف جاؤ

اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَ اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾

بے شک وہ سرکش ہوگیا ہے۔ پھر کہو کیا تُو چاہتا ہے کہ تُو پاک ہو جائے؟ اور میں تیرے ربّ کی طرف تیری رہ نمائی کروں تاکہ تُو ڈرے۔

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾

پھر (موسیٰ علیہ السّلام نے) اس (فرعون) کو بڑی نشانی دکھائی۔ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر وہ پلٹا (اور فساد کی) کوشش کرنے لگا۔

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ

پھر اس نے سب کو جمع کیا پھر پکارا۔ پھر اُس نے کہا میں تمھارا سب سے بڑا ربّ ہوں۔ لہٰذا اللہ نے اس کو پکڑ لیا

نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا

آخرت اور دنیا کے عذاب میں۔ بے شک اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے اس کے لیے جو ڈرتا ہے۔ کیا تمھارا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے

اَمِ السَّمَآءُ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَ اَغْطَشَ لَيْلَهَا

یا آسمان کا؟ (اللہ نے) اُسے بنایا۔ اس نے اس کی چھت بلند کی پھر اسے درست فرمایا۔ اور اس کی رات کو تاریک بنایا

وَ اَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾

اور اس کے دن کو روشن فرمایا۔ اور اس کے بعد زمین کو بچھا دیا۔ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارا نکالا۔

وَ الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾

اور اس نے پہاڑوں کو (زمین میں) گاڑ دیا۔ تمھارے اور تمھارے مویشیوں کے فائدے کے لیے۔ پھر جب بڑی آفت (قیامت) آئے گی۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾

اس دن انسان اپنی کوشش کو یاد کرے گا۔ اور جہنم ہر دیکھنے والے کے لیے ظاہر کر دی جائے گی۔

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾

لہٰذا جس نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔ تو بے شک جہنم ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾

اور جو اپنے ربّ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور اس نے (اپنے) نفس کو (بُری) خواہش سے روکا۔

فَاِنَّ الۡجَنَّةَ هِیَ الۡمَاۡوٰی ﴿۴۱﴾ؕ یَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرۡسٰهَا ﴿۴۲﴾ؕ

تو بے شک جنّت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔ وہ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ) سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں وہ کب قائم ہو گی؟

فِیۡمَ اَنۡتَ مِنۡ ذِکۡرٰهَا ﴿۴۳﴾ؕ اِلٰی رَبِّكَ مُنۡتَهٰهَا ﴿۴۴﴾ؕ

آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کا اس (قیامت کے وقت) کے ذکر سے کیا تعلق؟ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کے ربّ کے پاس اس (قیامت کے وقت) کا انتہائی علم ہے۔

اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرُ مَنۡ یَّخۡشٰهَا ﴿۴۵﴾ؕ کَاَنَّهُمۡ

آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تو صرف (بُرے انجام سے) ڈرانے والے ہیں اس کو جو اُس (قیامت) سے ڈرتا ہے۔ گویا وہ (کافر)

یَوۡمَ یَرَوۡنَهَا لَمۡ یَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا عَشِیَّةً اَوۡ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾ع

جس دن اسے (قیامت کو) دیکھیں گے (تو سمجھیں گے کہ) وہ (دنیا میں) صرف ایک شام یا اس کی ایک صبح رہے تھے۔

رکوع ۲

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i سُوۡرَةُ النّٰزِعٰتِ کے شروع میں صفات بیان کی گئی ہیں:

(الف) فرشتوں کی (ب) انسانوں کی (ج) جنّات کی (د) اولیاء کی

ii سُوۡرَةُ النّٰزِعٰتِ میں عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے:

(الف) نمرود کا (ب) فرعون کا (ج) شداد کا (د) قومِ عاد کا

iii قیامت کے واقع ہونے کا حتمی علم ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ کے پاس (ب) فرشتوں کے پاس (ج) نبیوں کے پاس (د) جنّات کے پاس

iv سُوۡرَةُ النّٰزِعٰتِ میں دعوت کا ذکر ہے:

(الف) حضرت آدم علیہ السّلام کی (ب) حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی (ج) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی (د) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی

v سُوۡرَةُ النّٰزِعٰتِ کے مطابق دُنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے محسوس ہو گی:

(الف) بہت تھوڑی (ب) بہت لمبی (ج) زیادہ خوش حال (د) زیادہ بدحال

2 مختصر جواب دیجیے۔

i. سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کریں۔

ii. سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کا مرکزی مضمون تحریر کریں۔

iii. سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے مطابق قیامت کب آئے گی؟

iv. فرعون کس چیز کا دعویٰ کرتا تھا؟

3 تفصیلی جواب دیں:

i. سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کا تعارف تحریر کیجیے۔

ii. سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں فرشتوں کی صفات، قیامت کے مناظر اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہے۔ان میں سے تین تین تحریر کریں اور اپنی جماعت کے سامنے پیش کریں۔
- فرعون کے کم از کم تین ایسے جرائم تلاش کیجیے جن کی وجہ سے وہ ہلاکت کا شکار ہوا۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو آگاہ کیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کون کون سی ذمہ داریاں عطا فرمائی ہیں؟

سُوْرَۃُ عَبَسَ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ عَبَسَ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ عَبَسَ کے بنیادی مضامین اور علمی نکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ عَبَسَ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

عبس کا معنٰی ہے: ناگواری محسوس کرنا۔

اس سورت کی پہلی آیت میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ایک نابینا صحابی کے طرزِ عمل پر ناگواری کے اظہار کا ذکر ہے۔ اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ عَبَسَ رکھا گیا ہے۔

شانِ نزول:

سُوْرَۃُ عَبَسَ کے نازل ہونے کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک دن حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ قریش کے کچھ بڑے سرداروں کو اسلام کی تبلیغ فرما رہے تھے، اس گفت گو کے دوران ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن امّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں آگئے۔ وہ نابینا تھے اس لیے یہ نہ دیکھ سکے کہ آپ کن کے ساتھ گفت گو میں مصروف ہیں۔ انھوں نے آتے ہی حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کچھ سکھانے کی درخواست کر دی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ان کا یہ طریقہ پسند نہ آیا کہ

حدیثِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: فرشتے طالب علم سے خوش ہو کر اس کے پاؤں کے نیچے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اور عالِم کے لیے زمین و آسمان کی ہر چیز مغفرت کی دعا کرتی ہے۔

(سنن ابی داؤد: 3641)

دوسروں کی بات کاٹ کر انھوں نے بیچ میں مداخلت کردی۔اس لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور پر ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے۔آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی بات کا جواب دینے کے بجائے ان کافروں کے ساتھ اپنی گفت گو جاری رکھی۔جب وہ لوگ چلے گئے تو یہ سورت نازل ہوئی۔

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَۃُ عَبَسَ کا مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول "حق کے سچے طلب گاروں کی اہمیّت کا بیان" ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَۃُ عَبَسَ کے شروع میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالٰی کے نزدیک کسی دنیاوی منصب یا مال و دولت کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ ایمان اور اخلاص والے عمل کی اہمیت ہے۔غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کی فکر اہم ہے تاہم مسلمانوں کی اصلاح اور ان کی تعلیم کی فکر کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔

اس سورت میں واضح کیا گیا ہے کہ حق کو قبول کرنے کے لیے ظاہری بینائی نہیں بلکہ دل کی بصیرت ضروری ہے۔

اس مضمون کے بعد اس سورت میں قرآنِ مجید کی عظمت کا ذکر ہے۔قرآنِ مجید اللہ تعالٰی کا عظیم اور بابرکت کلام ہے۔دراصل یہ ایک نصیحت ہے جو چاہے اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

اکثر انسان اللہ تعالٰی کی ناشکری کرتے ہیں۔ہمیں اللہ تعالٰی کی تمام نعمتوں پر شکر ادا کرکے اس کی فرماں برداری کرنی چاہیے۔

سُوْرَۃُ عَبَسَ میں اللہ تعالٰی نے بارش کو اپنی خاص نعمت کے طور پر بیان فرمایا ہے۔پھر اس نعمت سے حاصل ہونے والے پھلوں، سبزیوں اور چارے کا ذکر فرما کر اللہ تعالٰی نے اپنی قدرت کو بیان فرمایا ہے۔

قیامت کے دن کی سختی انسان کو اس کے قریبی رشتہ داروں سے بھی غافل کردے گی۔اس دن اللہ تعالٰی کے فرماں برداروں کے چہرے روشن اور نافرمانوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

سورۂ عبس مکّی ہے (آیات: ۴۲ / رکوع: ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤی ۙ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی ؕ﴿۲﴾ وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰۤی ۙ﴿۳﴾

ناگوار محسوس کیا اور رخ پھیر لیا۔ (اس وجہ سے) کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا۔ اور آپ کو کیا معلوم شاید کہ وہ پاکیزگی حاصل کرتا۔

اَوْ یَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰی ؕ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی ۙ﴿۵﴾

یا وہ نصیحت حاصل کرتا تو اس کو نصیحت فائدہ دیتی۔ لیکن جو شخص (دین سے) بے پروائی کرتا ہے۔

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی ؕ﴿۶﴾ وَ مَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّكّٰی ؕ﴿۷﴾

(تو) اس کی طرف تو آپ زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ اور آپ پر (کوئی ذمہ داری) نہیں ہے اگر وہ پاکیزگی حاصل نہیں کرتا۔

وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰی ۙ﴿۸﴾ وَ هُوَ یَخْشٰی ۙ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی ۚ﴿۱۰﴾

لیکن جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا۔ اور وہ (اللہ سے) ڈرتا بھی ہے۔ تو آپ اسے نظرانداز کرتے ہیں۔

وقف لازم

كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ﴿۱۲﴾ فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ﴿۱۳﴾

ہرگز (ایسا) نہیں بے شک یہ (قرآن) نصیحت ہے۔ لہٰذا جو چاہے اسے قبول کرے۔ (یہ) عزّت والے صفحات میں (لکھا ہوا ہے)۔

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ؕ﴿۱۶﴾

(جو) بلند مرتبہ (والے) پاکیزہ (صفحات) ہیں۔ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ (جو) عزّت والے نیک (فرشتے) ہیں۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ؕ﴿۱۷﴾ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ؕ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ

ہلاک ہو (نافرمان) انسان وہ کیسا ناشکرا ہے؟۔ (اللہ نے) اسے کس چیز سے پیدا فرمایا؟ ایک قطرے سے (اللہ نے) اسے پیدا فرمایا

فَقَدَّرَهٗ ۙ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ۙ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ﴿۲۱﴾

پھر اس (کی ہر چیز) کا اندازہ مقرر فرمایا۔ پھر اس کے لیے (زندگی کا) راستہ آسان فرما دیا۔ پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں پہنچا دیا۔

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ؕ﴿۲۳﴾

پھر جب وہ چاہے گا اسے دوبارہ زندہ فرما دے گا۔ یقیناً اس (نافرمان) نے پورا نہ کیا جس کا (اللہ نے) اسے حکم دیا۔

فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِهٖۤ ۙ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۙ﴿۲۵﴾

لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔ بے شک ہم نے (بادلوں سے) خوب پانی برسایا۔

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا ﴿۲۸﴾

پھر ہم نے اچھی طرح زمین کو پھاڑا۔ پھر ہم نے اس میں اناج اُگایا۔ اور انگور اور سبزیاں۔

وَّ زَیْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ

اور زیتون اور کھجور۔ اور خوب گھنے باغات۔ اور پھل اور چارا (سب پیدا فرمائے)۔ تمھارے اور تمھارے مویشیوں کے

وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾

فائدے کے لیے۔ پھر جب کان بہرے کر دینے والی (قیامت کی) سخت آواز آئے گی۔ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے۔

وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ

اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں سے۔ اُس دن ان میں سے ہر شخص کو ایسی فکر ہوگی

یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَ وُجُوْهٌ

جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کر دے گی۔ اس دن کئی چہرے چمکتے ہوں گے۔ (وہ) ہنستے مسکراتے خوش وخرم ہوں گے۔ اور اس دن

ع ۴۲ ۵

یَّوْمَئِذٍ عَلَیْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

کئی چہروں پر غبار ہوگا۔ ان پر سیاہی چھائی ہوگی۔ یہی لوگ ہوں گے جو کافر (اور) بدکار تھے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i عبس کا معنیٰ ہے:

(الف) خبر (ب) کھینچنے والے (ج) پھٹنا (د) ناگواری محسوس کرنا

ii قیامت کے دن انسان بھول جائے گا:

(الف) والدین کو (ب) بہن بھائی کو (ج) دوستوں کو (د) رشتے داروں کو

iii حق کے سچے طلب گاروں کی اہمیّت بیان کی گئی ہے:

(الف) سُوْرَۃُ النَّبَا میں (ب) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں (ج) سُوْرَۃُ عَبَسَ میں (د) سُوْرَۃُ التَّكْوِیْرِ میں

iv حق کو قبول کرنے کے لیے ضروری ہے:

(الف) آنکھوں کی روشنی (ب) بہت زیادہ علم (ج) مال و دولت (د) دل کی بصیرت

v حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ملتا ہے:

(الف) سُوْرَۃُ النَّبَا میں (ب) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں (ج) سُوْرَۃُ عَبَسَ میں (د) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ میں

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ عَبَسَ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ عَبَسَ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii قرآنِ مجید سے کون فائدہ حاصل کر سکتا ہے؟

iv قیامت کے دن نافرمانوں کے چہرے کیسے ہوں گے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوْرَۃُ عَبَسَ کا شانِ نزول بیان کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ عَبَسَ کا تعارف اور مضامین تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اسلام میں معذور لوگوں کے کیا حقوق بیان ہوئے ہیں، اس موضوع پر ایک تفصیلی مضمون تحریر کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو معذوروں کے حقوق سے آگاہ کریں۔

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

تکویر کا معنیٰ ہے: لپیٹنا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قیامت کے دن سورج کو لپیٹ دیے جانے کا ذکر ہے۔ اسی وجہ سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ ہے۔

فضیلت:

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ میں بہت وضاحت کے ساتھ قیامت کے مناظر کا بیان ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ، سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ اور سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ کو پڑھ لے۔ (سنن ترمذی: 3333)

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ کے شروع میں قیامت کی ہولناکی بیان کی گئی ہے۔ قیامت کے دن ساری دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اس دن ہمارا ہر قول و عمل حاضر کر دیا جائے گا۔

جاہلیت کے زمانے میں ایک وحشیانہ رسم یہ تھی کہ لوگ عورتوں کو منحوس سمجھتے تھے اور بعض قبیلے ایسے تھے کہ اگر ان میں سے کسی کے یہاں بچّی پیدا ہو جاتی تو وہ شرم کے مارے اس بچّی کو زمین میں زندہ دفن کر دیتا تھا۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ لڑکیوں کا قتل بہت بڑا جرم ہے، جس کے بارے میں قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔

پھر حضرت جبریل علیہ السّلام کی عظمت اور حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے ان کی ملاقات کا بیان ہے۔ حضرت جبریل علیہ السّلام امانت دار اور بہت طاقت ور ہیں، وہ فرشتوں کے سردار ہیں۔ حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غیب کی باتیں اپنی امّت کو بتانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش کی، یہاں تک کہ بڑی ہو گئیں، وہ اور میں قیامت کے دن ایسے ہوں گے۔ (یہ فرماتے ہوئے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی دو انگلیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر اشارہ فرمایا۔) (صحیح مسلم:2631)

سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کے آخر میں قرآنِ مجید کی عظمت کا ذکر ہے، قرآنِ مجید کو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت قرار دیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید سے نصیحت ان لوگوں کو ملے گی جو سیدھے راستے پر چلنے کا ارادہ رکھتے ہوں اور ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی ملتی ہے۔

اٰیَاتُہَا ۲۹	(۸۱) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ مَکِّیَّۃٌ (۷)	رُکُوْعُہَا ۱

سورۃ التکویر مکّی ہے (آیات:۲۹/ رکوع:۱)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ ۪ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ ۪ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ ۪ۙ﴿۳﴾ وَ اِذَا الۡعِشَارُ

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب ستارے بے نُور ہو جائیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ اور جب دس ماہ والی حاملہ اُونٹنیاں

عُطِّلَتۡ ۪ۙ﴿۴﴾ وَ اِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۪ۙ﴿۵﴾ وَ اِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۪ۙ﴿۶﴾ وَ اِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۪ۙ﴿۷﴾

بے کار چھوڑ دی جائیں گی۔ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں گے۔ اور جب سمندر بھڑکا دیے جائیں گے۔ اور جب روحیں (جسموں سے) ملا دی جائیں گی۔

وَ اِذَا الۡمَوۡءٗدَۃُ سُئِلَتۡ ۪ۙ﴿۸﴾ بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۚ﴿۹﴾ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۪ۙ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا

اور جب زندہ دفن کی ہوئی (لڑکی) سے پوچھا جائے گا۔ کہ وہ کس گناہ کی وجہ سے قتل کی گئی۔ اور جب اعمال نامے کھول دیے جائیں گے۔ اور جب

السَّمَآءُ کُشِطَتۡ ۪ۙ﴿۱۱﴾ وَ اِذَا الۡجَحِیۡمُ سُعِّرَتۡ ۪ۙ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا الۡجَنَّۃُ اُزۡلِفَتۡ ۪ۙ﴿۱۳﴾ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ

آسمان (اپنی جگہ سے) کھینچ لیا جائے گا۔ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔ اور جب جنّت قریب کر دی جائے گی۔ ہر شخص جان لے گا جو کچھ

مَآ اَحۡضَرَتۡ ﴿۱۴﴾ فَلَآ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الۡجَوَارِ الۡكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّيۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ﴿۱۷﴾

وہ لے کر آیا ہے۔ تو میں پیچھے ہٹ جانے والے (ستاروں) کی قسم فرماتا ہوں۔ جو چلنے والے چھپ جانے والے ہیں۔ اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگتی ہے۔

وَ الصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ﴿۱۹﴾ ذِىۡ قُوَّةٍ عِنۡدَ ذِى الۡعَرۡشِ

اور صبح کی جب وہ روشن ہوتی ہے۔ یقیناً یہ (قرآن) بڑی عزّت والے فرشتے کا (لایا ہوا) کلام ہے۔ جو قوّت والا ہے (اور) عرش والے (اللہ) کے نزدیک

مَكِيۡنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيۡنٍ ﴿۲۱﴾ وَ مَا صَاحِبُكُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿۲۲﴾

بلند مرتبہ والا ہے۔ جس کی (آسمانوں میں) اطاعت کی جاتی ہے (اور وہ) وہاں امانت دار ہے۔ اور تمھارے صاحب (نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) دیوانے نہیں ہیں۔

وَ لَقَدۡ رَاٰهُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِيۡنِ ﴿۲۳﴾ وَ مَا هُوَ عَلَى الۡغَيۡبِ بِضَنِيۡنٍ ﴿۲۴﴾

اور یقیناً انھوں نے اس (فرشتہ) کو دیکھا ہے (آسمان کے) کھلے کنارے پر۔ اور وہ (نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں ہیں۔

وَ مَا هُوَ بِقَوۡلِ شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيۡنَ تَذۡهَبُوۡنَ ﴿۲۶﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۷﴾

اور یہ (قرآن) کسی شیطان مردود کا کلام نہیں ہے۔ پھر تم کہاں (بھٹکے) جا رہے ہو؟ یہ (قرآن) تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

ع ۲۹ ۲ لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّسۡتَقِيۡمَ ﴿۲۸﴾ وَ مَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّآ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۹﴾

اس شخص کے لیے جو تم میں سے سیدھے راستہ پر چلنا چاہے۔ اور تم صرف وہی چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہے (جو) تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i زمانہ جاہلیت کے لوگ منحوس سمجھتے تھے:

(الف) غلاموں کو (ب) عورتوں کو (ج) بوڑھوں کو (د) معذوروں کو

ii قرآنِ مجید نصیحت ہے:

(الف) فرشتوں کے لیے (ب) انسانوں کے لیے (ج) جنّات کے لیے (د) تمام جہانوں کے لیے

iii جو قیامت کو آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ پڑھے:

(الف) سُوۡرَةُ التَّكۡوِيۡرِ (ب) سُوۡرَةُ الۡاِنۡفِطَارِ (ج) سُوۡرَةُ الۡاِنۡشِقَاقِ (د) تینوں

iv سُوۡرَةُ التَّكۡوِيۡرِ میں ذکر ہے:

(الف) حضرت عزرائیل علیہ السلام کا (ب) حضرت اسرافیل علیہ السلام کا (ج) حضرت میکائیل علیہ السلام کا (د) حضرت جبریل علیہ السلام کا

v سُوۡرَۃُ التَّکۡوِیۡرِ کے مطابق ہدایت ان لوگوں کو ملے گی:

(الف) جو سیدھا راستہ اختیار کریں (ب) جو خوب مال خرچ کریں (ج) جو علم حاصل کریں گے (د) جو بے نیاز رہیں گے

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوۡرَۃُ التَّکۡوِیۡرِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوۡرَۃُ التَّکۡوِیۡرِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوۡرَۃُ التَّکۡوِیۡرِ میں قیامت کے دن کس گناہ کے بارے میں سوال کا ذکر آیا ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوۡرَۃُ التَّکۡوِیۡرِ کی فضیلت اور مرکزی مضمون تحریر کریں۔

ii سُوۡرَۃُ التَّکۡوِیۡرِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی و عملی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اسلام میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں تحقیق کریں۔ خاص طور پر بیٹیوں کی تعلیم و تربیت اور پرورش کے بارے میں ہمیں کیا تعلیم دی گئی ہے، اس پر اپنے مطالعہ کو وسعت دیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو قیامت کی چھوٹی اور بڑی نشانیوں سے آگاہ کیجیے۔

سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

انفطار کا معنیٰ ہے: پھٹ جانا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قیامت کے دن آسمان کے پھٹ جانے کا ذکر ہے۔ اسی وجہ سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ ہے۔

فضیلت:

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ سُوْرَۃُ التَّكْوِيْرِ، سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ اور سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ کو پڑھ لے۔ (سنن ترمذی: 3333)

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ کا مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول قیامت کی ہولناکی اور اس دن کے حساب و کتاب کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ میں قیامت کے واقع ہونے کا منظر پیش کیا گیا ہے اور انسان کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ اپنے اس

ربّ کے بارے میں دھوکے میں نہ پڑے جس نے اسے پیدا فرمایا، شکل و صورت عطا فرمائی اور اس پر اعمال لکھنے والے فرشتے مقرر فرمائے، یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی نعمتوں کو دیکھ کر یہ گمان نہ کرے کہ اس کی نافرمانی پر کوئی گرفت نہیں ہوگی اور نہ ہی حساب و کتاب ہوگا۔ ہمارا جسم اور ہماری سب نعمتیں اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی ہیں، جن پر ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ میں کِرَاماً کَاتِبِین یعنی معزز لکھنے والے فرشتوں کا ذکر ہے۔ کراماً کاتِبین وہ فرشتے ہیں جو انسان کے سارے اعمال لکھتے رہتے ہیں اور اسی سے اس کا اعمال نامہ تیار ہوتا ہے۔

انسان کو چاہیے کہ وہ قیامت کے دن کی فکر کرے، جس دن نیک اعمال کے سوا کچھ کام نہ آئے گا اور ہر فیصلے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہوگا۔

اٰيَاتُهَا ١٩ | (٨٢) سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ (٨٢) | رُكُوْعُهَا ١

سورۃ الانفطار مکّی ہے (آیات: ١٩ / رکوع: ١)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ﴿١﴾ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ﴿٢﴾ وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ﴿٣﴾ وَ اِذَا

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔ اور جب سمندر اُبل پڑیں گے۔ اور جب

الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿٤﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ؕ﴿٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ

قبریں اُکھاڑ دی جائیں گی۔ (اس وقت) ہر شخص جان لے گا جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور (جو کچھ) پیچھے چھوڑا۔ اے انسان!

مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ﴿٦﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿٧﴾

تجھے اپنے کریم ربّ کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈالا؟ وہ کہ جس نے تجھے پیدا فرمایا پھر تجھے درست کیا پھر (تیرے اعضاء کو) متناسب بنایا۔

فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿٨﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ﴿٩﴾

جس صورت میں اس نے چاہا تجھے جوڑ دیا۔ (تم نافرمانی) ہرگز نہیں (چھوڑتے)! بلکہ تم بدلہ (کے دن) کو جھٹلاتے ہو۔

وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ﴿١٠﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ﴿١١﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿١٢﴾

اور بے شک تم پر محافظ (فرشتے) مقرر ہیں۔ بہت معزز (تمھارے اعمال) لکھنے والے ہیں۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَ إِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٥﴾

بے شک نیک لوگ ضرور نعمت (والی جنّت) میں ہوں گے۔ اور بے شک بدکار لوگ ضرور جہنم میں ہوں گے۔ وہ اس میں بدلہ کے دن جلیں گے۔

وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿١٦﴾ وَ مَآ أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَآ أَدْرٰىكَ

اور وہ اس (جہنم) سے غائب نہ ہو سکیں گے۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ بدلہ کا دن کیا ہے؟ پھر آپ کو کیا معلوم

مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَ الْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾ ع ١٩ / ١

بدلہ کا دن کیا ہے؟ جس دن کوئی شخص کسی دوسرے کے لیے کوئی اختیار نہ رکھے گا اور اس دن حکم اللہ ہی کا ہوگا۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i انفطار کا معنی ہے:

(الف) لپیٹنا (ب) کھولنا (ج) پھٹ جانا (د) افطار کرنا

ii قیامت کے دن کام آئیں گے:

(الف) دوست (ب) رشتہ دار (ج) تعلقات (د) نیک اعمال

iii سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ میں فرشتوں کا ذکر ہے:

(الف) منکر نکیر کا (ب) ملک الموت کا (ج) روح الامین کا (د) کِراماً کاتِبین کا

iv قیامت کے دن آسمان:

(الف) سکڑ جائے گا (ب) پھٹ جائے گا (ج) ابل جائے گا (د) جھڑ جائے گا

v انسانوں کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کو کہتے ہیں:

(الف) منکر نکیر (ب) کِراماً کاتِبین (ج) محسنین (د) مالک اور رضوان

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ کے بارے میں ایک حدیث مبارک تحریر کریں۔

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں اور انھیں اللہ تعالیٰ نے مختلف ذمہ داریاں سونپی ہیں۔ کِراماً کاتِبین، منکر نکیر، حاملین عرش، رضوان، مالک اور ملک الموت مختلف فرشتوں کے لقب اور ذمہ داریاں ہیں۔ یہ فرشتے کیا کام سرانجام دیتے ہیں، اس پر تحقیق کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- انسانی شکل وصورت میں اللہ تعالیٰ نے کیا کیا خوبیاں رکھی ہیں اور انسان کو کس طرح بہترین ساخت عطا فرمائی ہے، طلبہ کے سامنے اس کی وضاحت کیجیے۔

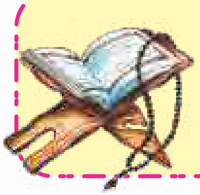

سُوۡرَۃُ الۡمُطَفِّفِيۡنَ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوۡرَۃُ الۡمُطَفِّفِيۡنَ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوۡرَۃُ الۡمُطَفِّفِيۡنَ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوۡرَۃُ الۡمُطَفِّفِيۡنَ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

مُطفّفین کا معنیٰ ہے: ناپ تول میں کمی کرنے والے۔ اس سورت کی پہلی آیت میں ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت کا اعلان ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوۡرَۃُ الۡمُطَفِّفِيۡنَ ہے۔

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوۡرَۃُ الۡمُطَفِّفِيۡنَ کا مرکزی مضمون آخرت کے منکروں کی اہم خرابی ناپ تول میں کمی کرنے کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوۡرَۃُ الۡمُطَفِّفِيۡنَ کے شروع میں ناپ تول میں کمی جیسی اہم بُرائی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ جب دوسروں سے لیتے ہیں تو ناپ اور تول پورا رکھوانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن جب دینے کی باری آتی ہے تو ڈنڈی مارتے ہیں۔ اس سورت میں تعلیم دی گئی ہے کہ ہم جو بات اپنے لیے پسند کریں وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرنی چاہیے۔

سُوۡرَۃُ الۡمُطَفِّفِيۡنَ کے ابتدائی حصّے میں کرپشن اور بدعنوانی کا ارتکاب کرنے والوں کی برائی بیان کی گئی ہے۔ کرپشن ایک ناسور ہے جو معاشرے کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔ اس جرم کی وجہ سے معاشرے میں ناانصافی اور لاقانونیت

بڑھ جاتی ہے۔ ایک اچھا مسلمان اور ذمہ دار شہری ہونے کی حیثیت سے ہمیں اس جرم سے دور رہنا چاہیے۔

ناپ تول میں کمی کرنا آخرت سے غفلت کی علامت ہے۔ گناہ کرنا، حد سے بڑھنا اور قرآنِ مجید کو نہ ماننا آخرت کے انکار کا نتیجہ ہے۔ آخرت کا انکار کرنے والے قرآنِ مجید کو پچھلے لوگوں کی کہانیاں قرار دیتے ہیں۔ آخرت کو بھلا دینے اور دنیا ہی کو مقصد بنانے کی وجہ سے دلوں پر زنگ چڑھ جاتا ہے۔ آخرت کو جھٹلانے والے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہیں گے اور جہنّم میں ڈالے جائیں گے۔

حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہو گا۔ (سنن ترمذی:1209)

بدکاروں کے نامۂ اعمال سِجِّیْن میں اور فرماں برداروں کے نامۂ اعمال عِلِّیِّیْنَ میں ہوں گے۔ سِجِّیْن کا لفظی معنیٰ قید خانہ ہے جب کہ عِلِّیِّیْنَ کا لفظی معنیٰ بالا خانہ ہے۔

سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ میں جنّت کی نعمتوں کا تذکرہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ نیک لوگوں کے چہرے جنّت کی نعمتوں کی وجہ سے تر و تازہ ہوں گے۔ جنّت کی مزید نعمتوں کا تذکرہ فرمانے کے بعد کہا گیا ہے کہ یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بارے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والوں کو مقابلہ کرنا چاہیے۔ یہ فانی دنیا اس قابل نہیں کہ اس کو مقصود سمجھ کر اس میں مقابلہ کرو۔ یہ تو چند دن کی راحت کا سامان ہے، اگر ہاتھ سے نکل بھی گیا تو کچھ بڑے صدمے کی بات نہیں، ایسا خسارہ نہیں جس کی تلافی نہ ہو سکے۔ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، جہاں کے خسارے کی کبھی تلافی نہیں ہو سکے گی۔

ہمیں آخرت کے حوالہ سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ دنیا میں اہلِ ایمان کا مذاق اڑانے والے آخرت میں عذاب کا شکار ہوں گے۔

سورۃ المطففین مکّی ہے (آیات: ٣٦/ رکوع: ١)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝١ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝٢ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ

(ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ جب وہ لوگوں سے (خود) ناپ کر لیتے ہیں (تو) پورا لیتے ہیں۔ اور جب وہ اُنھیں ناپ

اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝٣ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝٤ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٥

یا تول کر دیتے ہیں (تو) کم کر دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے بے شک وہ (مرنے کے بعد) اُٹھائے جائیں گے۔ اس بڑے دن کے لیے۔

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝٧

جس دن سب لوگ تمام جہانوں کے ربّ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ہرگز (ایسا) نہیں! (کہ جزا و سزا نہ ہو) یقیناً بدکاروں کا اعمال نامہ سجّین میں ہے۔

وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝٨ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٩ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ

اور آپ کو کیا معلوم کہ سجّین کیا ہے؟ لکھی ہوئی ایک کتاب ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ وہ جو بدلہ کے دن

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝١١ وَ مَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝١٢ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا

کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے نکل جانے والا گناہ گار ہے۔ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں

قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣ كَلَّا بَلْ سکتة رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

(تو) وہ کہتا ہے کہ (یہ) پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہرگز (ایسا) نہیں! بلکہ (جھٹلانے کی وجہ یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر (بُرے اعمال کا) زنگ چڑھ گیا ہے

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٤ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝١٥

جو وہ کیا کرتے تھے۔ (ایسا) ہرگز نہیں! (کہ قیامت نہ ہو) بے شک اس دن اُنھیں اپنے ربّ (کے دیدار) سے پردے میں رکھا جائے گا۔

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝١٦ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝١٧

پھر بے شک وہ ضرور جہنم میں جھونکے جائیں گے۔ پھر کہا جائے گا یہ وہی (جہنم) ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝١٨ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝١٩

ہرگز (ایسا) نہیں! (کہ نیکیاں ضائع ہوں) یقیناً نیک لوگوں کا اعمال نامہ علّیین میں ہے۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ علّیین کیا ہے؟

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٢٠ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝٢١ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝٢٢

ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ جس کے پاس مقرّب (فرشتے) حاضر رہتے ہیں۔ بے شک نیک لوگ ضرور نعمتوں (والی جنّت) میں ہوں گے۔

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝٢٣ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝٢٤

تختوں پر (بیٹھے) نظارے کر رہے ہوں گے۔ آپ ان کے چہروں سے نعمتوں کی تازگی کو پہچان لیں گے۔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝٢٥ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكَ

اُنھیں خالص شراب مہر (بند) کی ہوئی پلائی جائے گی۔ اس کی مُہر مشک (خوش بُو) کی ہوگی اور انھی (نعمتوں کو حاصل کرنے) میں

فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝٢٦ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۝٢٧ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝٢٨

آگے بڑھنے والوں کو آگے بڑھنا چاہیے۔ اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ (وہ) ایک چشمہ (ہے) جس میں سے مقرّب (بندے) پئیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝٢٩ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ

بے شک جن لوگوں نے جُرم کیا وہ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے۔ اور جب وہ اُن (مومنوں) کے پاس سے گزرتے تھے

يَتَغَامَزُوْنَ ۝٣٠ وَ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝٣١

(تو) آنکھوں سے آپس میں اشارے کرتے تھے۔ اور جب وہ واپس جاتے اپنے گھر والوں کی طرف (تو) دل لگی (مذاق) کرتے ہوئے جاتے۔

وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝٣٢ وَ مَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝٣٣

اور جب وہ ان (مومنوں) کو دیکھتے (تو) کہتے کہ یقیناً یہی گمراہ ہیں۔ حالاں کہ وہ ان (مومنوں) پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝٣٤ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝٣٥

تو آج ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے۔ تختوں پر (بیٹھے) کافروں کا حال دیکھ رہے ہوں گے۔

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝٣٦ ع ۸

واقعی کافروں کو اس (بُرے سلوک) کا پورا بدلہ دے دیا گیا جو وہ (مومنوں سے) کیا کرتے تھے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i مُطَفِّفِیْن کا معنی ہے:

(الف) ناپ تول میں کمی کرنے والے (ب) جھوٹ بولنے والے (ج) لوٹ مار کرنے والے (د) اعتکاف کرنے والے

ii جنّت کی نعمتوں کی وجہ سے چہرے تروتازہ ہوں گے:

(الف) جوانوں کے (ب) فرشتوں کے (ج) بوڑھوں کے (د) نیک لوگوں کے

iii عِلِّیِّیْنَ یعنی بالاخانوں میں نامہ اعمال ہوں گے :

(الف) سب مسلمانوں کے (ب) بدکاروں کے (ج) فرماں برداروں کے (د) سب انسانوں کے

iv معاشرے کو کھوکھلا کر دینے والا جرم ہے:

(الف) چغل خوری (ب) بد نظری (ج) منافقت (د) کرپشن

v آخرت کے منکر قرآنِ مجید کو سمجھتے تھے:

(الف) ایک معجزہ (ب) سچی کتاب (ج) تاریخی کتاب (د) پچھلی کہانیاں

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے مطابق ناپ تول میں کمی کرنا کس چیز کی علامت ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اسلام میں تجارت کے اصولوں کے حوالے سے اپنے مطالعہ کو وسعت دیجیے۔
- ناپ تول پورا رکھنے کے حوالے سے سیرتِ طیّبہ کا کوئی ایک واقعہ اپنے ہم جماعتوں کو سنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- اس سورت کی تدریس اس طرح کریں کہ طلبہ میں تجارتی دیانت داری پیدا ہو۔ طلبہ کو بتائیں کہ ناپ تول میں کمی کرنا گناہ کبیرہ اور حرام ہے، کیوں کہ ایسا کرنے والوں کے لیے ہلاکت کا اعلان ہوا۔ قرآنِ مجید میں جس عمل کے کرنے والوں کے لیے ہلاکت کا اعلان ہو وہ عمل حرام اور گناہِ کبیرہ ہوتا ہے۔

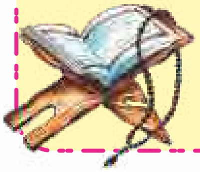

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

انشقاق کا معنیٰ ہے: پھٹ جانا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قیامت کے دن آسمان کے پھٹ جانے کا ذکر ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ ہے۔

فضیلت:

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ، سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ اور سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ کو پڑھ لے۔ (سنن ترمذی: 3333)

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ کا مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول قیامت اور آخرت کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

اس سورت کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کا منظر بیان فرمایا ہے۔ قیامت کے دن آسمان کے پھٹنے، زمین کے ہموار کیے جانے اور زمین کے خالی ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انسان دنیا کی زندگی میں مشقّتیں اٹھاتا ہوا بالآخر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا۔ قیامت کے دن انسان کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے

گا۔ نیک لوگوں کو نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اورانھیں جنّت میں داخل کر دیا جائے گا ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا انکار کرنے والوں کو ان کی پیٹھ کے پیچھے سے ان کے نامۂ اعمال دے کر جہنّم میں پھینک دیا جائے گا۔

سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال سے خوب واقف ہے۔ کفر کرنے والوں اور حق کو یعنی قرآنِ مجید کو جھٹلانے والوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

اس سورت میں قیامت کے دن کے حساب وکتاب کا خاص طور پر ذکر کر کے انسان کو اچھے اعمال کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ جب تک آخرت کے حساب وکتاب کا یقین انسان کے دل میں نہیں ہوگا، وہ نہ گناہوں سے بچ سکتا ہے اور نہ ہی نیکی کے راستے پر چل سکتا ہے۔

> **جانیے !**
>
> سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ کی آیت 21، آیتِ سجدہ ہے۔ جب کوئی آیتِ سجدہ پڑھے یا سنے اس پر سجدہ کرنا لازم ہے۔ قرآنِ مجید میں چودہ آیاتِ سجدہ ہیں۔

اٰيَاتُهَا ٢٥	(٨٤) سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ (٨٣)	رُكُوْعُهَا ١

سورۃ الانشقاق مکّی ہے (آیات: ۲۵ / رکوع: ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ﴿۳﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور وہ اپنے ربّ کا (حکم) مان لے گا اور یہی اُس پر لازم ہے۔ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔

وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ۙ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ؕ﴿۵﴾

اور اس کے اندر جو کچھ ہے وہ اسے باہر پھینک دے گی اور خالی ہو جائے گی۔ اور وہ اپنے ربّ کا (حکم) مان لے گی اور یہی اُس پر لازم ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ

اے انسان! بے شک تو محنت کرنے والا ہے اپنے ربّ کی طرف (پہنچنے تک) خوب محنت کرتے ہوئے پھر تو اس سے ملنے والا ہے۔ تو جس کو اس کا

كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿۸﴾ وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۹﴾

اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا گیا۔ تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف ہنسی خوشی واپس آئے گا۔

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ؕ﴿۱۲﴾

اور جس کو اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا گیا۔ تو عنقریب وہ موت کو پُکارے گا۔ اور وہ بھڑکتی آگ میں جھلسے گا۔

اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۚ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى ۚ معانقة ١٧

بے شک وہ (دنیا میں) اپنے گھر والوں میں خوش تھا۔ بے شک اس کا خیال تھا کہ وہ (اللہ کی طرف) واپس نہ جائے گا۔ کیوں نہیں!

اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ؕ﴿۱۵﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾ وَ الَّيْلِ وَ مَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾

بے شک اس کا ربّ اس کو خوب دیکھنے والا تھا۔ تو مجھے قسم ہے شام کی سرخی کی۔ اور رات کی اور اُن (چیزوں) کی جن کو وہ سمیٹ لیتی ہے۔

وَ الْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾

اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے۔ تم ایک حالت سے دوسری حالت پر ضرور پہنچو گے۔ پھر اُنھیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟

وَ اِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ السجدة بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۫ۖ﴿۲۲﴾ السجدة ١٣

اور جب اُن کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے (تو) وہ سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ جنھوں نے کفر کیا وہ جھٹلاتے ہیں۔

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۫ۖ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور اللہ (اس کو) خوب جانتا ہے جو وہ (دِلوں میں) چھپاتے ہیں۔ تو آپ اُنھیں دردناک عذاب کی خوش خبری دیجیے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۧ﴿۲۵﴾ ع ۲۵

اور انھوں نے نیک عمل کیے اُن کے لیے نہ ختم ہونے والا اَجر ہے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ کی پہلی آیت میں پھٹنے کا ذکر ہے:

(الف) دلوں کے (ب) بادلوں کے (ج) آسمان کے (د) زمین کے

ii قیامت کے دن انسانوں کو تقسیم کیا جائے گا:

(الف) دو گروہوں میں (ب) تین گروہوں میں (ج) چار گروہوں میں (د) پانچ گروہوں میں

iii قیامت کے دن نیک لوگوں کو نامۂ اعمال دیا جائے گا:

(الف) سامنے سے (ب) پیٹھ پیچھے سے (ج) بائیں ہاتھ میں (د) دائیں ہاتھ میں

iv سُوۡرَۃُ الۡاِنۡشِقَاقِ میں ان لوگوں کو دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے جو جھٹلاتے ہیں:

(الف) تورات کو (ب) زبور کو (ج) انجیل کو (د) قرآنِ مجید کو

v قرآنِ مجید میں آیات سجدہ کی تعداد ہے:

(الف) 5 (ب) 7 (ج) 14 (د) 30

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوۡرَۃُ الۡاِنۡشِقَاقِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوۡرَۃُ الۡاِنۡشِقَاقِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوۡرَۃُ الۡاِنۡشِقَاقِ کی فضیلت تحریر کیجیے۔

3 تفصیلی جواب دیں:

i سُوۡرَۃُ الۡاِنۡشِقَاقِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوۡرَۃُ الۡاِنۡشِقَاقِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُوۡرَۃُ الۡاِنۡشِقَاقِ کی آیت 21 آیتِ سجدہ ہے۔ قرآنِ مجید کی جن سورتوں میں آیات سجدہ آتی ہیں، ان کی فہرست مرتب کریں۔ سجدہ تلاوت کا کیا شرعی حکم ہے؟ اس حوالے سے اپنی معلومات کو وسعت دیجیے اور اس موضوع پر تحقیق کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- اس سورت کا ترجمہ اس طرح پڑھائیں کہ طلبہ میں قرآنِ مجید کی فہم پیدا ہو اور وہ اس عظیم کتاب سے استفادہ کر سکیں۔
- طلبہ کو سجدۂ تلاوت کے بارے میں شرعی احکام سے آگاہ کیجیے۔

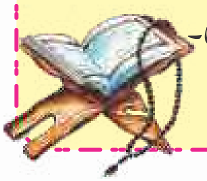

سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

1. سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ :

سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ کی پہلی آیت میں آسمان کی قسم بیان فرمائی گئی ہے اور اسے برجوں والا قرار دیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ رکھا گیا ہے۔

فضیلت :

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عشاء کی نماز میں سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ اور سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کی تلاوت فرماتے تھے۔ (مسند احمد: 8332)

شانِ نزول :

سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ میں اللہ تعالیٰ نے اصحاب الاخدود یعنی خندقوں والوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اس واقعہ کی تفصیل کچھ یوں ہے :

پچھلی کسی امّت میں ایک بادشاہ تھا جو ایک جادوگر سے کام لیا کرتا تھا۔ جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میرے پاس کوئی لڑکا بھیج دیا کرو جسے میں جادو سکھاؤں تاکہ میرے بعد وہ تمھارے کام آ سکے۔ بادشاہ نے ایک لڑکے کو جادوگر کے پاس بھیجنا شروع کر دیا۔

یہ لڑکا جب جادوگر کے پاس جاتا تو راستے میں ایک عبادت گزار شخص کے پاس سے گزرتا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے دین حق پر تھا اور توحید کا قائل تھا۔ یہ لڑکا اس کے پاس بیٹھ جاتا اور اس عبادت گزار کی باتیں سنتا جو اسے اچھی لگتی تھیں۔

ایک دن وہ جا رہا تھا تو راستے میں ایک بڑا جانور نظر آیا، جس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا، لوگ اس سے ڈر رہے تھے۔ لڑکے نے ایک پتھّر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ! اگر راہب کی باتیں آپ کو جادوگر کی باتوں سے زیادہ پسند ہیں تو پتھّر سے اس جانور کو مار دیجیے۔ پھر اس نے پتھّر جانور کی طرف پھینکا تو وہ مر گیا اور لوگوں کا راستہ کھل گیا۔

اس کے بعد لوگوں کو اندازہ ہوا کہ اس لڑکے کے پاس کوئی خاص علم ہے۔ چناں چہ ایک اندھے شخص نے اس سے درخواست کی کہ اس کی بینائی واپس آجائے۔ لڑکے نے کہا کہ اگر تم وعدہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لے آؤ گے تو میں تمھارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا۔ نابینا شخص نے یہ شرط مان لی۔ لڑکے نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اندھے شخص کی بینائی لوٹا دی اور وہ توحید پر ایمان لے آیا۔

ان واقعات کی خبر جب بادشاہ کو ہوئی تو اس نے لڑکے، راہب اور بینائی پانے والے شخص کو گرفتار کر لیا اور انھیں توحید کے انکار پر مجبور کیا۔ جب وہ نہ مانے تو اس نے راہب اور بینائی پانے والے شخص کو آرے سے چِروا دیا۔ پھر اس نے لڑکے کے بارے میں اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اسے کسی اونچے پہاڑ پر لے جا کر نیچے پھینک دیں۔ جب وہ لڑکے کو لے کر گئے تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ پہاڑ پر زلزلہ آیا جس سے سپاہی مر گئے اور لڑکا زندہ سلامت رہا۔

اس کے بعد پھر بادشاہ نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ لڑکے کو کشتی میں لے جا کر سمندر میں ڈبو دیا جائے۔ لڑکے نے پھر دعا کی جس کے نتیجے میں کشتی الٹ گئی، سپاہی ڈوب گئے اور لڑکا سلامت رہا۔

جب بادشاہ کی ہر تدبیر ناکام ہوگئی تو لڑکے نے اس سے کہا: "اگر تم مجھے مارنا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے، وہ یہ کہ تم سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر کے مجھے سُولی پر چڑھاؤ اور اپنے ترکش سے تیر نکال کر کمان میں چڑھا دو، پھر یہ کہو کہ اس اللہ کے نام پر جو اس لڑکے کا پروردگار ہے۔ پھر اس تیر سے میرا نشانہ لگاؤ۔"

بادشاہ نے ایسا ہی کیا، تیر اس لڑکے کی کنپٹی پر جا کر لگا اور وہ شہید ہو گیا۔ لوگوں نے جب یہ منظر دیکھا تو بہت سے لوگ ایمان لے آئے۔ اس پر بادشاہ نے ان کو سزا دینے کے لیے سڑکوں کے کناروں پر خندقیں کھدوا کر ان میں آگ بھڑکائی اور حکم دیا کہ جو کوئی توحید کے دین کو نہ چھوڑے، اسے ان خندقوں میں ڈال دیا جائے۔ چناں چہ اِیمان

والوں کی ایک بڑی تعداد کو زندہ جلا دیا گیا۔ ان سب کو اللہ تعالیٰ نے ایسی ہمّت عطا فرمائی کہ کوئی بھی ایمان چھوڑنے پر راضی نہ ہوا اور ان میں سے ہر ایک نے آگ میں جل کر شہید ہونا قبول کر لیا۔

پھر اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ خندقوں کے کناروں پر بیٹھے ہوئے کافر بھی آگ کی لپیٹ میں آ کر خاکستر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بھی ان ظالموں کو جہنّم کی آگ کا سخت عذاب دے گا۔ (صحیح مسلم:3005)

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ کا مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول کفارِ مکّہ کو ان کے ظلم و ستم کے بُرے انجام سے آگاہ کرنا اور اہلِ ایمان کو تسلی دینا ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے یوم موعود (یعنی قیامت کے دن)، شاہد (یعنی جمعہ کے دن) اور مشہود (یعنی عرفہ کے دن) کی قسمیں بیان فرما کر اصحاب الاخدود یعنی خندقوں والوں کی ہلاکت کا اعلان کیا کہ ان کے لیے دنیا میں بھی سزا ہے اور آخرت میں جہنّم کا عذاب ہے۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہماری نصیحت کے لیے قرآنِ مجید میں اچھے اور بُرے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے۔ کفار اور مشرکین کا ظلم و ستم ایمان والوں کے لیے آزمائش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالم اور مظلوم سب کو اچھی طرح جانتا ہے۔ ہمیں کسی پر ظلم نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ ظالم کو سزا مل کر رہتی ہے۔ جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے۔ ایمان لا کر نیک اعمال کرنے والوں کے لیے جنّت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی دینے والوں کو اللہ تعالیٰ عظیم اَجر عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کی سخت گرفت کرنے والا ہے کوئی مجرم اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ نکلنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے، کوئی اللہ تعالیٰ کو اس کے ارادوں سے روکنے والا نہیں۔ لوگوں کے جھٹلانے سے قرآنِ مجید کی عظمت پر کوئی فرق نہیں پڑتا جو لوحِ محفوظ میں موجود ہے۔

سورۃ البروج مکّی ہے (آیات: ۲۲ / رکوع: ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ۝۱ وَ الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ۝۲ وَ شَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ ؕ۝۳

قسم ہے بُرجوں والے آسمان کی۔ قسم ہے وعدہ والے دن کی۔ قسم ہے حاضر ہونے والے کی اور جس کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ۝۴ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ۝۵ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ۝۶

خندقوں والے ہلاک کر دیے گئے۔ (جن میں بھڑکتی ہوئی) ایندھن والی آگ تھی۔ جب کہ وہ اس (کے کناروں) پر بیٹھے ہوئے تھے۔

وَّ هُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ۝۷ وَ مَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ

اور وہ اہل ایمان پر جو کچھ (سختیاں) کر رہے تھے (اُسے) دیکھ رہے تھے۔ اور انھوں نے ان (مومنوں) سے صرف اس (بات) کا بدلہ لیا

اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ۝۸ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے جو بہت غالب بہت تعریفوں والا ہے۔ جس کے لیے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے

وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا

اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ بے شک جن لوگوں نے مومن مَردوں اور مومن عورتوں کو تکلیف پہنچائی پھر توبہ نہ کی

فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؕ۝۱۰ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تو اُن کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور اُن کے لیے جلانے والا عذاب ہے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے

لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ۬ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ؕ۝۱۱ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ

اُن کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ ہے بہت بڑی کامیابی۔ یقیناً آپ کے ربّ کی پکڑ

لَشَدِيْدٌ ؕ۝۱۲ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَ يُعِيْدُ ۚ۝۱۳ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ۝۱۴

بہت سخت ہے۔ بے شک وہی پہلی بار پیدا فرماتا ہے اور (وہی) دوبارہ پیدا فرمائے گا۔ اور وہ بہت بخشنے والا بہت محبت فرمانے والا ہے۔

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۙ۝۱۵ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ؕ۝۱۶ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۙ۝۱۷ فِرْعَوْنَ

عرش کا مالک ہے (اور) بلند شان والا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ کیا آپ کے پاس لشکروں کی خبر آئی ہے۔ (یعنی) فرعون

وَ ثَمُوْدَ ؕ۝۱۸ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۙ۝۱۹ وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۚ۝۲۰

اور ثمود (کے لشکروں) کی۔ بلکہ جنھوں نے کفر کیا وہ (حق کو) جھٹلانے میں (لگے ہوئے) ہیں۔ اور اللہ ان کا ہر طرف سے احاطہ کرنے والا ہے۔

آیۃ حصینۃ ۱۲

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿٢١﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿٢٢﴾

(قرآن جھٹلانے کی بات نہیں) بلکہ یہ بڑی عظمت والا قرآن ہے۔(جو) لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا ہے)۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ میں ذکر ہے:

(الف) اصحابِ الفیل کا (ب) اصحاب الاخدود کا (ج) اصحابِ صفہ کا (د) اصحابِ کھف کا

ii اصحاب الاخدود سے مراد ہیں:

(الف) خندقوں والے (ب) غاروں والے (ج) کنویں والے (د) پہاڑوں والے

iii اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں رکھا ہے:

(الف) تورات کو (ب) زبور کو (ج) انجیل کو (د) قرآنِ مجید کو

iv سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ کی پہلی آیت میں قسم کھائی گئی ہے:

(الف) زمانہ کی (ب) انجیر کی (ج) آسمان کی (د) زمین کی

v بادشاہ نے تیر پر کس کا نام لیا تو مومن لڑکا شہید ہوا:

(الف) اپنے بت کا (ب) ایک فرشتے کا (ج) اپنا (د) اللہ تعالیٰ کا

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ کے مطابق قرآنِ مجید میں اچھے اور بُرے لوگوں کا تذکرہ کیوں ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i. اصحاب الاُخدود یعنی خندق والوں کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

ii. سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ کے تعارف اور مضامین پر روشنی ڈالیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- مسلمانوں پر کفار کے ظلم و ستم کے کوئی سے دو واقعات تحریر کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو اصحاب الاُخدود سے حاصل ہونے والے علمی و عملی نکات بتائیں۔ قرآنِ مجید میں اس نوعیت کے جو دوسرے واقعات آئے ہیں جیسے اصحابِ کہف کا واقعہ، بنی اسرائیل کے مومن مرد کا واقعہ اور حضرت عُزَیر علیہ السّلام کا واقعہ، ان کی تفصیل بھی طلبہ کو بتائیے۔

سُوْرَۃُ الطَّارِقِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

طارق کا معنٰی ہے: رات کو آنے والا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں رات کو ظاہر ہونے والے چمک دار ستارے کی قسم بیان کی گئی ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الطَّارِقِ ہے۔

فضیلت:

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ عشاء کی نماز میں سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ اور سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کی تلاوت فرماتے تھے۔ (مسند احمد: 8332)

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کا مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول انسان کی پیدائش کے مقصد کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور رات کو نکلنے والے ستارہ کی قسم بیان فرما کر انسان کو اس حقیقت سے آگاہ کیا ہے کہ اسے اپنی حیثیت کو پہچاننا چاہیے۔ جس اللہ نے انسان کو پیدا فرمایا وہی اسے لوٹانے پر بھی قادر ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کے سب رازوں کو ظاہر کر دیا جائے گا۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں نہ کسی کے پاس

طاقت ہو گی اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔

سُوۡرَۃُ الطَّارِقِ میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور رات کو نکلنے والے ستارہ کی قسم کھا کر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہر انسان پر ایک نگران مقرر ہے جو اس کے تمام کاموں کو دیکھتا اور جانتا ہے۔ اس لیے انسان کو غور کرنا چاہیے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس محفوظ ہو رہا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قسم فرما کر قرآنِ مجید کی عظمت بیان فرمائی۔ ہماری کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ قرآنِ مجید پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے ہو گا۔ قرآنِ مجید جس کو حق کہے، وہی حق ہے اور جس کو باطل قرار دے وہی باطل ہے۔ قرآنِ مجید میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

> **حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم**
>
> حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قرآنِ مجید ایک ایسی کتاب ہے جس میں تم سے پہلی امتّوں کے حالات ہیں، تمھارے بعد آنے والوں کے لیے احکام ہیں، یہ فیصلہ کن قول ہے، ہنسی مذاق نہیں۔
>
> (سنن ترمذی:2806)

سُوۡرَۃُ الطَّارِقِ کے آخر میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کفار کی سازشوں سے پریشان نہ ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی سب سازشوں کو خاک میں ملا دے گا۔

اٰیَاتُھَا ١٧ — (٨٦) سُوۡرَۃُ الطَّارِقِ مَکِّیَّۃٌ (٣٦) — رُکُوۡعُھَا ١

سورۃ الطارق مکّی ہے (آیات: ١٧ / رکوع: ١)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾ النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾

قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟۔(وہ) چمکتا ہوا ستارہ ہے۔

اِنۡ کُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَیۡہَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾ فَلۡیَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾

کوئی شخص ایسا نہیں جس پر کوئی محافظ نہ ہو۔ لہٰذا انسان کو غور کرنا چاہیے (کہ) وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ ﴿٧﴾

وہ ایک اُچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینے (کی ہڈیوں) کے درمیان سے۔

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهٗ

بے شک (اللہ) اسے لوٹا دینے پر ضرور قادر ہے۔ جس دن سب راز ظاہر کر دیے جائیں گے۔ پھر (اس وقت)

مِنْ قُوَّةٍ وَّ لَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾ وَ الْاَرْضِ

اس (انسان) کے پاس نہ کوئی قوت ہوگی اور نہ کوئی مددگار۔ قسم ہے آسمان کی جو بار بار بارش لانے والا ہے۔ قسم ہے زمین کی

ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾ وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ اِنَّهُمْ

جو پھٹنے والی ہے۔ بے شک یہ (قرآن) ضرور ایک فیصلہ کن کلام ہے۔ اور یہ ہنسی مذاق نہیں ہے۔ بے شک وہ

يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

(کافر) چال چل رہے ہیں۔ اور میں بھی ایک خفیہ تدبیر کر رہا ہوں۔ تو آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کافروں کو مہلت دیجیے تھوڑی سی مہلت۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i طارق کا معنی ہے:

(الف) دن کو نکلنے والا ستارہ (ب) رات کو ظاہر ہونے والا ستارہ (ج) دُمدار ستارہ (د) قیامت کے دن کا ستارہ

ii سُوْرَةُ الطَّارِقِ کے آغاز میں ستارے کے ساتھ قسم کھائی گئی ہے:

(الف) زمین کی (ب) چاند کی (ج) سورج کی (د) آسمان کی

iii سُوْرَةُ الطَّارِقِ کے مطابق کفّار کے مقابلے میں خفیہ تدبیر کر رہا ہے:

(الف) جِن (ب) مجاہد (ج) اللہ تعالیٰ (د) فرشتہ

iv شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے:

(الف) استاد کی بات میں (ب) والدین کی بات میں (ج) حکمرانوں کی بات میں (د) قرآنِ مجید میں

v سُوْرَةُ الطَّارِقِ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر انسان پر مقرر ہے:

(الف) ایک استاد (ب) ایک داروغہ (ج) ایک نگران (د) ایک جِن

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کے مطابق قیامت کے دن کامیابی اور ناکامی کا فیصلہ کس بات پر ہوگا؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- آسمان، زمین، چاند، ستارے اور انسان اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی مزید دس نشانیاں تحریر کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- سُوْرَۃُ الطَّارِقِ کے عملی پہلو طلبہ کے سامنے رکھیں اور ان کی اس طرح تربیت فرمائیں کہ وہ بہتر انسان بن سکیں۔

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰى

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ الْاَعْلٰى کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الْاَعْلٰى کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الْاَعْلٰى کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

اعلیٰ کا معنیٰ ہے: بلند شان والا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت اعلیٰ یعنی بلند شان والا بیان کی گئی ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْاَعْلٰى ہے۔

فضیلت:

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نمازِ جمعہ اور عیدین کی پہلی رکعت میں سُوْرَۃُ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں سُوْرَۃُ الْغَاشِيَةِ تلاوت فرماتے تھے۔ (سنن ابی داؤد: 1125)

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰى کا مرکزی مضمون اللہ تعالیٰ کی قدرت، قرآنِ مجید کی عظمت، کامیاب انسان کی نشانی اور آخرت کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰى کا آغاز تسبیح کے حکم سے ہوتا ہے یعنی تم اپنے اونچی شان والے ربّ کی پاکی بیان کرو۔ پاکی کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا ربّ ہر کمی، ہر عیب اور ہر نقص سے پاک ہے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى (میرا اونچی شان والا ربّ پاک ہے) پڑھنے کا حکم دیا۔ (صحیح الجامع: 4766)

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا گیا ہے کہ ہم آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اس طرح قرآن پڑھائیں گے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کبھی نہیں بھولیں گے۔

جانیے!

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سُوْرَةُ الْاَعْلٰى نازل ہوئی تو رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اِجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ یعنی یہ کلمہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى اپنے سجدوں میں کہا کرو۔ (سنن ابی داؤد: 869)

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى میں کامیاب انسان کی یہ نشانی بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے آپ کو پاکیزہ بناتا ہے۔ وہ اپنے جسم اور لباس کو بھی صاف ستھرا رکھتا ہے اور اپنے دل و دماغ کو بھی۔ دل و دماغ کو پاک رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ بُرے اخلاق کو اپنے اندر سے ختم کر کے اچھے اخلاق کو اختیار کرتا ہے۔

اس سورت کے آخر میں دنیا اور آخرت کی حقیقت بیان ہوئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ آخرت کا ذکر پچھلے انبیاء کرام علیھم السلام کی تعلیمات میں بھی موجود تھا۔

اٰيَاتُهَا ١٩	(٨٧) سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ (٨)	رُكُوْعُهَا ١

سورۃ الاعلیٰ مکّی ہے (آیات: ۱۹ / رکوع: ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ﴿۲﴾

آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اپنے ربّ کے نام کی پاکی بیان کیجیے جو سب سے بلند (شان والا) ہے۔ جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا پھر (ہر لحاظ سے) درست فرمایا۔

وَ الَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ﴿۵﴾

اور جس نے (ہر چیز کا) اندازہ ٹھہرایا پھر (اسے) راستہ دکھایا۔ اور جس نے (زمین سے) چارا نکالا۔ پھر اُسے سیاہ کُوڑا کر دیا۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓی ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ

ہم خود آپ (خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلّم) کو (اس طرح) پڑھائیں گے پھر آپ (خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلّم کبھی) نہیں بھولیں گے۔ مگر جو اللہ چاہے بے شک وہ جانتا ہے ہر ظاہر (بات) کو

وَ مَا یَخْفٰی ﴿۷﴾ وَ نُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰی ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ

اور ہر چھپی (بات) کو۔ اور ہم (دین پر عمل کی) آسانی کے لیے آپ کو سہولت عطا فرمائیں گے۔ تو آپ (خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلّم) نصیحت کرتے رہیں اگر نصیحت کرنا

الذِّكْرٰی ﴿۹﴾ سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰی ﴿۱۰﴾ وَ یَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَی ﴿۱۱﴾ الَّذِیْ یَصْلَی

فائدہ مند ہو۔ عنقریب نصیحت وہی قبول کرے گا جو (اللہ سے) ڈرتا ہے۔ اور بدنصیب اس سے دور رہے گا۔ جو سب سے بڑی

النَّارَ الْكُبْرٰی ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَ لَا یَحْیٰی ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰی ﴿۱۴﴾

آگ میں جھلسے گا۔ پھر نہ وہ اس میں مرے گا اور نہ جیے گا۔ یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے پاکیزگی اختیار کی۔

وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۱۶﴾ وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ

اور جس نے اپنے ربّ کے نام کا ذکر کیا پھر نماز ادا کی۔ مگر تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالاں کہ آخرت بہت بہتر

وَّ اَبْقٰی ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی ﴿۱۹﴾ ع ۱۹ ۱۲

اور (ہمیشہ) باقی رہنے والی ہے۔ یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ہے۔ (یعنی) ابراہیم (علیہ السّلام) اور موسیٰ (علیہ السّلام) کے صحیفوں میں۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i اعلیٰ کا معنی ہے:

(الف) عظیم (ب) بلند شان والا (ج) قدرت رکھنے والا (د) بہترین

ii اپنے ربّ کی پاکی بیان کرو، یہ معنی ہے:

(الف) تحمید کا (ب) تکبیر کا (ج) تہلیل کا (د) تسبیح کا

iii سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کا آغاز ہوتا ہے:

(الف) تسبیح کے حکم سے (ب) کلمۂ حمد سے (ج) حروفِ مقطعات سے (د) اللہ کی قسم سے

iv سُبحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا چاہیے:

(الف) سجدہ میں (ب) رکوع میں (ج) قعدہ میں (د) تشہُّد میں

v سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کے آخر میں حقیقت بیان کی گئی ہے:

(الف) خیر اور شر کی (ب) اچھے اور بُرے کی (ج) دُنیا اور آخرت کی (د) زمین اور آسمان کی

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii تسبیح کا کیا معنی ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- احادیث مبارکہ کے مطابق حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مختلف نمازوں میں مختلف قرآنی سورتیں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اس بارے میں تحقیق کر کے اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔
- اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی پر دس جملے تحریر کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو تسبیح کے فضائل سے آگاہ کیجیے۔ انھیں بتائیں کہ ایک مرتبہ سُبحَانَ اللهِ کہنے کا کیا اَجر ہے؟
- طلبہ کو ”تسبیح فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا“ کی فضیلت سے آگاہ کیجیے۔

سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

غاشیہ کا معنٰی ہے: چھا جانے والی۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قیامت کی ایک صفت چھا جانے والی بیان کی گئی ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ ہے۔

فضیلت:

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نمازِ جمعہ اور عیدین کی پہلی رکعت میں سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ تلاوت فرماتے تھے۔ (سنن ابی داؤد: 1125)

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ کا مرکزی مضمون قیامت و آخرت، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور تبلیغ کے اصول کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کا ذکر فرمایا ہے۔ اس دن کافر اور بدکار لوگ اپنی بداعمالیوں اور ان کے نتائج کو دیکھ کر خوف زدہ ہوں گے، جب کہ اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے جنّت کی نعمتوں میں ہوں گے۔

سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ میں جنّت کی بہت سی نعمتوں کا ذکر ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ جنّتی لوگ کوئی بے کار بات نہیں سنیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ الزام تراشی اور بے تکی باتیں بہت تکلیف دہ چیز ہے۔ اسی لیے قرآنِ مجید نے جنّت والوں کے حالات میں خاص طور پر اس بات کو بیان فرمایا ہے کہ جنّتی لوگوں کے کانوں میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں پڑے گی جس سے ان کا دل بُرا ہو۔

سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ میں جنّت کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہاں پانی پینے کے برتن اپنی مقرّرہ جگہ پر ترتیب کے ساتھ رکھے ہوں گے۔ اس سے ہمیں معاشرت کا ایک ادب سکھایا گیا ہے کہ ہم ہر چیز کو ترتیب اور سلیقہ کے ساتھ رکھیں۔ جس چیز کو جہاں سے اٹھائیں وہیں واپس بھی رکھ دیں۔ زندگی میں نفاست اور سلیقہ جنّتی لوگوں کی نشانی ہے۔

معلومات

خشک علاقوں میں اونٹ بہت ہی مفید جانور ہے، کیوں کہ یہ درختوں کی شاخیں اور جھاڑیاں کھا کر بھی گزارہ کر لیتا ہے۔ یہ سات آٹھ دن کا پانی اپنے جسم میں محفوظ کر لیتا ہے۔ محنت کش اتنا ہے کہ سب جانوروں سے زیادہ بوجھ اٹھا لیتا ہے۔ ساری ساری رات چلنے کا عادی ہوتا ہے۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بے شمار نشانیوں میں سے چار نشانیوں اونٹ، آسمان، پہاڑ اور زمین کا ذکر کر کے ان پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے دین کی دعوت دینے والوں کو یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ ان کا کام حق پہنچانا ہے منوانا نہیں۔ کسی کو ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ کے آخر میں آخرت کے حساب و کتاب کی تیاری کی نصیحت کی گئی ہے۔ کیوں کہ ہر ذی رُوح کو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

آیاتھا ٢٦ | (٨٨) سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ (٦٨) | رکوعها ١

سورۃ الغاشیۃ مکّی ہے (آیات: ٢٦ / رکوع: ١)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢ عَامِلَةٌ

کیا آپ کے پاس چھا جانے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟ کئی چہرے اس دن ذلیل ہوں گے۔ محنت کرنے والے

نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥

(اور) مشقّت اُٹھانے والے ہوں گے۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں جھلس رہے ہوں گے۔ اُنھیں کھولتے ہوئے چشمہ سے پانی پلایا جائے گا۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦ لَّا يُسْمِنُ وَ لَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧

ان کے لیے کانٹے دار خشک زہریلے درخت کے سوا (کچھ) کھانا نہ ہوگا۔ نہ (یہ کھانا) موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک ختم کرے گا۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠ لَّا تَسْمَعُ

(جب کہ) اس دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے۔ اپنی (نیک) کوششوں کی وجہ سے خوش ہوں گے۔ عالی شان جنّت میں ہوں گے۔ وہ اس (جنت) میں

فِيْهَا لَاغِيَةً ۝١١ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤

کوئی بے کار بات نہیں سنیں گے۔ اس میں بہتا ہوا چشمہ ہے۔ اس میں اُونچے اُونچے تخت ہوں گے۔ اور رکھے ہوئے پیالے ہوں گے۔

وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ

اور قطاروں میں لگے ہوئے تکیے ہوں گے۔ اور بچھے ہوئے قالین ہوں گے۔ کیا وہ (منکرین قدرت) اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے

خُلِقَتْ ۝١٧ وَ اِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝١٨ وَ اِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝١٩ وَ اِلَى الْاَرْضِ

وہ کیسے بنایا گیا؟ اور آسمان کی طرف وہ کیسے بلند کیا گیا ہے؟ اور پہاڑوں کی طرف وہ کیسے گاڑے گئے ہیں؟ اور زمین کی طرف وہ کیسے بچھائی گئی

كَيْفَ سُطِحَتْ ۝٢٠ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝٢١ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝٢٢

ہے؟ تو آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نصیحت فرماتے رہیں بے شک آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) تو نصیحت ہی فرمانے والے ہیں۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں۔

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ ۝٢٣ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝٢٤ اِنَّ اِلَيْنَآ

مگر جس نے منہ موڑا اور کفر کیا۔ تو اللہ اسے بڑا (سخت) عذاب دے گا۔ بے شک اُنھیں ہماری ہی طرف

اِيَابَهُمْ ۝٢٥ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝٢٦ ع

واپس آنا ہے۔ پھر بے شک ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا ہے۔

وقف لازم

ع ١٣ النصف

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i اونٹ، پہاڑ، آسمان اور زمین کا ذکر ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی میں (ب) سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ میں (ج) سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں (د) سُوْرَۃُ الَّیْلِ میں

ii دعوت دینے والوں کی ذمّہ داری ہے:

(الف) بات منوانا (ب) عمل کروانا (ج) حق پہنچانا (د) غور وفکر کرنا

iii کافر لوگ قیامت کے دن اپنے گناہوں کو دیکھ کر ہوں گے:

(الف) مطمئن (ب) خوف زدہ (ج) خوش (د) پُرسکون

iv مرنے کے بعد لوگ جائیں گے:

(الف) زمین میں (ب) پانی میں (ج) اللہ تعالیٰ کے پاس (د) آگ میں

v غاشیہ کا معنٰی ہے:

(الف) خوف کھانا (ب) چھا جانے والی (ج) پھٹ جانا (د) خبر سنانا

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ میں دین کا کام کرنے والوں کو کیا بات سمجھائی گئی ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اس سورت میں اونٹ کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں شمار کیا گیا ہے اور لوگوں کو دعوتِ فکر دی گئی ہے۔ بلاشبہ جانور اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس حوالے سے اپنی معلومات کو وسعت دیجیے اور کسی ایک جانور مثلاً گھوڑا وغیرہ کے خواص اور خوبیوں کو تحریر کیجیے۔
- بندوں پر اللہ تعالیٰ کے حقوق کے بارے میں دس جملے تحریر کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو بتائیں کہ بے کار و فضول کاموں اور باتوں سے بچیں اور اپنے وقت کو ہمیشہ کسی اچھے کام میں لگائیں۔

سُوْرَۃُ الْفَجْرِ

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ الْفَجْرِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الْفَجْرِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الْفَجْرِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

فجر کا معنٰی ہے: صبح یا فجر۔ اس سورت کی پہلی آیت میں فجر کے وقت کی قسم بیان کی گئی ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْفَجْرِ ہے۔

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَۃُ الْفَجْرِ کا مرکزی مضمون پچھلی قوموں اور آخرت کے تذکرے کے ذریعے سے کردار سازی ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَۃُ الْفَجْرِ کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے عقل مندوں کے لیے مختلف چیزوں کی قسمیں بیان فرمائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے عقل مندوں کے لیے فجر کے وقت، ذی الحجہ کی دس راتوں اور مختلف چیزوں کی قسمیں بیان فرمائی ہیں۔

اس سورت میں قومِ عاد (جسے قومِ ارم بھی کہتے ہیں)، قومِ ثمود اور آلِ فرعون کی نافرمانیوں اور ان پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ذکر عبرت کے طور پر کیا گیا ہے۔

اس سورت میں فرعون کو میخوں والا کہا گیا ہے۔ اس لفظ سے اس کے ظلم اور وحشیانہ سزاؤں کی طرف اشارہ ہے، کیوں کہ فرعون جس شخص سے ناراض ہو جاتا تھا اس کے ہاتھ پاؤں میں میخیں گاڑ کر اسے دھوپ میں لٹا دیتا تھا۔

پھر انسان کی کمزوری کا بیان ہے کہ وہ نعمتوں پر خوش ہو جاتا ہے اور تنگ دستی پر اداس اور پریشان ہو جاتا ہے۔

اس سورت میں فرمایا گیا ہے کہ آخرت کا یقین نہ رکھنے والے برے اعمال میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً یتیم کی عزت نہ کرنا، مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا، وراثت کا مال ہڑپ کر جانا اور مال سے بہت زیادہ محبت کرنا۔ اس سورت سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہم یتیموں، محتاجوں اور ضرورت مندوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

سورت کے آخر میں قیامت کا منظر کھینچا گیا ہے کہ قیامت کے دن گناہ گار انسان اپنی زندگی پر پچھتائے گا، اس دن عذاب کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہوگا، جب کہ اہلِ ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنّت میں داخلے کا اعلان ہوگا۔

حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی: اے اللہ! میری امّت کے صبح کے وقت میں برکت عطا فرما۔ (سنن ابی داؤد: 2606)

رُکُوْعُهَا ۱	(۸۹) سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۰)	اٰيَاتُهَا ۳۰

سورۃ الفجر مکّی ہے (آیات: ۳۰/ رکوع: ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ الْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ﴿۴﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ

قسم ہے صبح کی۔ اور دس راتوں کی۔ اور جفت اور طاق کی۔ اور رات کی جب وہ جانے لگے۔ بے شک اس میں عقل مندوں کے لیے

قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ

(بہت بڑی) قسم ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا آپ کے ربّ نے (قوم) عاد کے ساتھ کیا سلوک کیا؟۔ (جو) ارم (کہلاتے) ستونوں (کی طرح اونچے قد

الْعِمَادِ ۙ﴿۷﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۙ﴿۸﴾ وَ ثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ

اور محلات) والے تھے۔ اس (قوم) جیسا ملکوں میں پیدا نہیں کیا گیا۔ اور ثمود کے ساتھ (کیا سلوک کیا) جو وادی میں (گھر بنانے کے لیے)

بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَ فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ﴿١١﴾

چٹانوں کو تراشتے تھے۔ اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (کیا سلوک کیا)۔ (یہ وہ تھے) جنھوں نے (اپنے اپنے) ملکوں میں سرکشی کی۔

فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾

پھر ان (ملکوں) میں بہت فساد مچایا۔ تو آپ کے ربّ نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ

بے شک آپ کا ربّ (سرکشوں کی) گھات میں ہے۔ تو انسان (کا حال یہ ہے کہ) جب اس کا ربّ اسے آزماتا ہے

فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ

(اس طرح) کہ اسے عزّت اور نعمتیں عطا فرماتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے ربّ نے مجھے عزّت بخشی۔ لیکن جب وہ اسے آزماتا ہے

فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ﴿١٧﴾

(اس طرح) کہ اس پر اس کا رزق تنگ کرتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے ربّ نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ہرگز (ایسا) نہیں! بلکہ تم لوگ یتیم کی عزّت نہیں کرتے۔

وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿١٨﴾ وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾

اور نہ ہی تم مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو۔ اور تم وراثت کا مال خوب سمیٹ سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾

اور تم مال سے شدید محبت کرتے ہو۔ (ایسا) ہرگز نہیں! (کہ عذاب نہ ہو) جب زمین کُوٹ کُوٹ کر برابر کر دی جائے گی۔

وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَ جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ یَوْمَىٕذٍ

اور آپ کا ربّ (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوگا اور فرشتے قطار بنا کر (حاضر ہوں گے)۔ اور اس دن جہنم لائی جائے گی اس دن

یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿٢٤﴾

انسان کو سمجھ آجائے گی مگر (اب) اس کے سمجھنے کا کیا (فائدہ)۔ وہ کہے گا کاش میں نے اپنی (آخرت کی) زندگی کے لیے (کچھ عمل نیک) آگے بھیجا ہوتا۔

فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَّ لَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿٢٦﴾

لہٰذا اس دن نہ اس (اللہ) کے عذاب کی طرح کوئی عذاب دے سکے گا۔ اور نہ اس کے باندھنے کی طرح کوئی باندھ سکے گا۔

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿٢٨﴾

اے نفس مطمئنہ! اپنے ربّ کی طرف واپس چل (اس حال میں کہ) تُو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی۔

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿٢٩﴾ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿٣٠﴾ ع ١٤

لہٰذا میرے (نیک) بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری جنّت میں داخل ہو جا۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْفَجْرِ میں قسم بیان فرمائی گئی ہے:

(الف) صبح کے وقت کی (ب) چاشت کے وقت کی (ج) شام کے وقت کی (د) رات کے وقت کی

ii سُوْرَۃُ الْفَجْرِ کے شروع میں قسمیں بیان کی گئی ہیں:

(الف) تاجروں کے لیے (ب) حاکموں کے لیے (ج) آسمان اور رات (د) عقل مندوں کے لیے

iii سُوْرَۃُ الْفَجْرِ کے مطابق آخرت پر ایمان نہ رکھنے والے مبتلا ہو جاتے ہیں:

(الف) بُرے کاموں میں (ب) اسراف میں (ج) ریاکاری میں (د) غفلت میں

iv قومِ عاد کا دوسرا نام ہے:

(الف) قومِ سبا (ب) قومِ تبع (ج) اہلِ مدین (د) قومِ ارم

v سُوْرَۃُ الْفَجْرِ میں میخوں والا کہا گیا ہے:

(الف) قارون کو (ب) نمرود کو (ج) فرعون کو (د) شداد کو

2 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْفَجْرِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْفَجْرِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوْرَۃُ الْفَجْرِ میں انسان کی کیا کمزوری بیان کی گئی ہے؟

3 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْفَجْرِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْفَجْرِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- فجر یعنی صبح کا وقت بہت برکت والا وقت ہے۔ صبح جلدی اٹھنا انسانی صحت کے لیے بھی بہت مفید ہے۔ رات کو جلدی سونے اور صبح جلدی اٹھنے کا معمول بنائیں۔
- پانچوں نمازوں کے اوقات اچھی طرح یاد کیجیے۔ نمازوں کے دائمی نقشۂ اوقات سے نمازوں کا وقت دیکھنا سیکھیے، اس بارے میں کسی صاحبِ علم سے رہ نمائی حاصل کیجیے۔
- سُوْرَۃُ الْفَجْرِ میں جو انسانی کوتاہیاں بیان کی گئی ہیں ان سے بچنے کی کوشش کیجیے۔
- اس سورت میں تین قوموں (قومِ عاد، قومِ ثمود اور آل فرعون) کا ذکر آیا ہے۔ تحقیق کر کے ان قوموں کی طرف بھیجے گئے انبیاء کرام علیہم السّلام کے نام تحریر کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو یتیموں اور مسکینوں کی مدد کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ محبّت اور حسنِ سلوک کا درس دیں۔
- طلبہ کو بتائیں کہ قومِ عاد کا ذکر قرآنِ مجید میں کس کس جگہ اور کس کس حیثیت سے آیا ہے۔

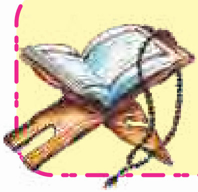

سُوْرَۃُ الْبَلَدِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کے بنیادی مضامین اور علمی نکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کا با محاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

بلد کا معنٰی ہے: شہر۔ اس سورت کی پہلی آیت میں شہرِ مکّہ کی قسم بیان کی گئی ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْبَلَدِ ہے۔

اس شہر کی قسم بیان کرنے کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی کہ میرے محبوب خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس شہر میں رہتے ہیں۔ مکّہ مکرّمہ دنیا کا سب سے زیادہ برکت والا شہر ہے۔ اس میں خانۂ کعبہ اور مسجد الحرام ہے۔ خانۂ کعبہ دنیا کا سب سے زیادہ مقدس مقام ہے اور مسجدِ حرام سب سے زیادہ افضل مسجد ہے۔ اس مسجد میں نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کا مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول نعمتوں کے تذکرے کے ذریعہ سے کردار سازی اور کمزوروں کے لیے تسلی کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُورَۃُ الْبَلَدِ کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے شہرِ مکّہ، حضرت آدم علیہ السّلام اور تمام انسانیت کی قسم بیان کر کے فرمایا کہ انسان اس دنیا میں مشقّتوں میں پیدا کیا گیا ہے۔ وہ اس دنیا میں ذمہ دار بنا کر بھیجا گیا ہے اور وہ یہاں مکمل آزاد نہیں ہے۔ اسے صالح بننے کے لیے بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں جیسے مال، آنکھیں، زبان اور ہونٹ۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اچھائی اور بُرائی دونوں راستوں کی پہچان سکھائی۔ انسان بظاہر مشکل راستے یعنی نیکی کے راستے پر چلنے سے گھبراتا ہے لیکن جو لوگ غلاموں کو آزاد کرائیں، رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلائیں، ان کی بات اور ہے۔

نیکی کی قبولیت کے لیے ایمان شرط ہے اور نیکی پر قائم رہنے کے لیے نیک لوگوں سے تعلق رکھنا اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم دلی کی تلقین کرتے رہنا ضروری ہے۔

اٰیَاتُھَا ۲۰	(۹۰) سُوْرَۃُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ (۳۵)	رُكُوْعُهَا ۱

سورۃ البلد مکّی ہے (آیات: ۲۰ / رکوع: ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ

میں اس شہر (مکّہ) کی قسم فرماتا ہوں۔ اس حال میں کہ (اے محبوب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) آپ اس شہر میں رہتے ہیں۔ اور والد اور اُن کی اولاد کی (قسم)۔ یقیناً

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا

ہم نے انسان کو (اس کی) مشقّت میں پیدا فرمایا ہے۔ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر ہرگز کوئی قابو نہ پا سکے گا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال

لُّبَدًا ؕ﴿۶﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ؕ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ﴿۸﴾ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ ۙ﴿۹﴾

لُٹا دیا۔ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا؟ کیا ہم نے اس کے لیے نہیں بنائیں دو آنکھیں؟ اور ایک زبان اور دو ہونٹ؟

وَ هَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۖ﴿۱۱﴾ وَ مَآ اَدْرٰىكَ

اور ہم نے اسے (نیکی و بدی کے) دونوں راستوں کی ہدایت عطا فرمائی۔ تو وہ (نیکی کی) دشوار گھاٹی میں داخل نہیں ہوا۔ اور آپ کو کیا معلوم

وقف لازم

مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعٰمٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾

کہ وہ دشوار گھاٹی کیا ہے؟۔(وہ ہے) کسی گردن کو (غلامی سے) آزاد کرانا۔ یا بھوک والے دن میں کھانا کھلانا۔کسی یتیم رشتہ دار کو۔

أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

یا کسی انتہائی غریب محتاج کو۔ پھر وہ شخص ان لوگوں میں سے بھی ہو جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے رہے

وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِنَا

اور آپس میں رحم کرنے کی نصیحت کرتے رہے۔یہی لوگ دائیں طرف والے (خوش نصیب) ہیں۔اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا

هُمْ أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾ ع

وہ بائیں طرف والے (بدنصیب) ہیں۔ان پر (ہر طرف سے) بند کی ہوئی آگ ہوگی۔

ع ۱۵

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i دنیا کا سب سے زیادہ فضیلت والا شہر ہے:

(الف) کُوفہ (ب) یروشلم (ج) حمص (د) مکّہ مکرّمہ

ii انسان اس دنیا میں پیدا کیا گیا ہے:

(الف) راحتوں میں (ب) مشقّتوں میں (ج) خوشیوں میں (د) شادمانیوں میں

iii نیکی کی قبولیت کے لیے شرط ہے:

(الف) وضو (ب) مخصوص وقت (ج) ایمان (د) قبلہ رو ہونا

iv دنیا کی سب سے زیادہ فضیلت والی مسجد ہے:

(الف) مسجدِ اقصیٰ (ب) مسجدِ قُبا (ج) مسجدِ نبوی (د) مسجد الحرام

v سُوْرَةُ الْبَلَدِ کے نازل ہونے کا مقصد ہے:

(الف) کردار سازی (ب) تجارت کے آداب (ج) علم کی فضیلت کا بیان (د) جہاد کے احکام

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii دنیا کی سب سے افضل مسجد کون سی ہے اور کہاں واقع ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں:

i سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْبَلَدِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- مکّہ مکرّمہ سب سے زیادہ بابرکت شہر ہے۔اس شہر کے فضائل کے حوالہ سے اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔
- دنیا کے نقشے میں سعودی عرب اور مکّہ مکرّمہ کو تلاش کیجیے۔مکّہ مکرّمہ کے بارے میں انٹرنیٹ اور دوسرے ذرائع کے ذریعہ سے اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔
- دنیا کی کوئی سی پانچ مشہور مساجد کی فہرست بنائیں اور ان کی تصاویر چارٹ پر چسپاں کر کے کمرا جماعت میں آویزاں کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

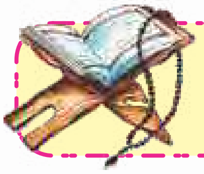

- طلبہ کو مکّہ مکرّمہ کے فضائل، حدود اربعہ، جغرافیہ اور عصرِ حاضر میں اس کی اہمیت سے آگاہ کیجیے۔

سُوْرَةُ الشَّمْسِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَةُ الشَّمْسِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَةُ الشَّمْسِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَةُ الشَّمْسِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

شمس کا معنیٰ ہے: سورج۔ اس سورت کی پہلی آیت میں سورج کی قسم بیان کی گئی ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الشَّمْسِ ہے۔

فضیلت:

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عشاء کی نماز میں سُوْرَةُ الشَّمْسِ اور اس جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔ (جامع ترمذی:309)

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَةُ الشَّمْسِ کا مرکزی مضمون نیکی اور بدی کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَةُ الشَّمْسِ میں سات چیزوں کی قسم کھا کر نیکی اور بدی کے فرق کو سمجھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور بدی دونوں کی پہچان عطا فرمائی ہے۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ نفس کو بُرائیوں سے پاک کر کے تقویٰ

اختیار کرنے والا کامیاب ہے، جب کہ نفس کی پیروی کر کے گناہوں کی زندگی گزارنے والا ناکام ہے۔

سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں قومِ ثمود کے بُرے انجام کی مثال بیان کی گئی ہے، جن کی طرف حضرت صالح علیہ السّلام کو بھیجا گیا تھا۔ انھوں نے قوم کو کفر و شرک سے منع کیا تو قوم نے ان سے مطالبہ کیا کہ اگر آپ سچے ہیں تو کوئی معجزہ لے آئیں۔ قوم کے مطالبے پر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ سے ایک زندہ اونٹنی نکالی جو ان کے لیے ایک معجزہ تھی۔ حضرت صالح علیہ السّلام نے لوگوں کو سمجھایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے، لٰہذا اس کا خیال کرو۔

قوم نے حضرت صالح علیہ السّلام کو جھٹلایا، ان میں سے ایک برے آدمی نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ کر اسے ہلاک کر دیا۔ پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور زلزلے کے ذریعے اس قوم کو ہلاک کر دیا گیا۔

سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں کامیابی اور ناکامی کے راستے بیان کر دیے گئے۔ ناکام لوگوں کی ایک مثال قومِ ثمود ہے۔ اس قوم کے تذکرے سے پتہ چلتا ہے کہ بعض دفعہ بُرے آدمی کو بُرائی سے نہ روکنا پوری قوم کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السّلام ہمیشہ اپنی قوم کو بھلائی کی نصیحت فرماتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السّلام کی بات نہ ماننے والے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الشَّمْسِ کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے فیصلہ فرمائے اسے کوئی ڈر اور خوف نہیں۔

اٰیَاتُہَا ۱۵	(۹۱) سُوْرَۃُ الشَّمْسِ مَکِّیَّۃٌ (۲۶)	رُکُوْعُہَا ۱

سورۃ الشّمس مکّی ہے (آیات: ۱۵ / رکوع: ۱)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا ۝۱ وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝۲ وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝۳

قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی۔ اور قسم ہے چاند کی جب وہ اس (سورج) کے پیچھے آئے۔ اور دن کی جب وہ اس (سورج) کو روشن کر دے۔

وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰىهَا ۝۴ وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰىهَا ۝۵ وَ الْاَرْضِ وَ مَا طَحٰىهَا ۝۶

اور رات کی جب وہ اس (سورج) کو ڈھانپ لے۔ اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا ہے۔ اور زمین کی اور اس ذات کی جس نے اسے بچھایا۔

وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۝۷ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ۝۸

اور (انسانی) نفس کی اور اس ذات کی جس نے اسے درست بنایا۔ پھر (اللہ نے) اس (نفس) میں اس کی بُرائی اور پرہیز گاری (کی پہچان) رکھ دی۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿٩﴾ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿١٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

یقیناً جس نے اس (نفس) کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا۔اور یقیناً وہ ناکام ہوا جس نے اسے (گناہوں میں) دبادیا۔(قومِ) ثمود نے (صالح علیہ السّلام کو) جھٹلایا

بِطَغْوٰىهَآ ﴿١١﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اپنی سرکشی کی وجہ سے۔جب ان میں سے ایک بڑا بدبخت (شخص) اُٹھا۔تو ان سے اللہ کے رسول (صالح علیہ السّلام) نے فرمایا کہ (حفاظت کرو)

نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيٰهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا

اللہ کی اونٹنی اور اس کو پانی پلانے کی۔تو ان لوگوں نے اُن (صالح علیہ السّلام) کو جھٹلایا پھر اس (اُونٹنی) کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿١٤﴾ وَ لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿١٥﴾ ع ۱۵/۱۶

تو اُن کے ربّ نے اُنھیں عذاب دیا ان کے اس گناہ کی وجہ سے پھر سب کو (ہلاک کرکے) برابر کردیا۔اور (اللہ) اس کے انجام سے نہیں ڈرتا۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i شمس کا معنیٰ ہے:

(الف) ستارہ (ب) سورج (ج) چاند (د) پہاڑ

ii سُوْرَةُ الشَّمْسِ میں تذکرہ ہے:

(الف) قومِ عاد کا (ب) قومِ سبا کا (ج) قومِ ثمود کا (د) اہلِ مَدْیَن کا

iii سُوْرَةُ الشَّمْسِ میں بیان ہے:

(الف) زندگی اور موت کا (ب) صحّت اور بیماری کا (ج) غم اور خوشی کا (د) نیکی اور بدی کا

iv سُوْرَةُ الشَّمْسِ کے مطابق بُرے آدمی کو برائی سے نہ روکنا عذاب میں مبتلا کردیتا ہے:

(الف) برے آدمی کو (ب) اس کے گھر والوں کو (ج) اس کے خاندان کو (د) پوری قوم کو

v حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا گیا:

(الف) قومِ عاد کی طرف (ب) اہلِ مَدْیَن کی طرف (ج) قومِ ثمود کی طرف (د) قومِ سبا کی طرف

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوۡرَۃُ الشَّمۡسِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوۡرَۃُ الشَّمۡسِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوۡرَۃُ الشَّمۡسِ میں کامیابی اور ناکامی کا کیا معیار بیان کیا گیا ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوۡرَۃُ الشَّمۡسِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوۡرَۃُ الشَّمۡسِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُوۡرَۃُ الشَّمۡسِ میں قومِ ثمود کا ذکر آیا ہے۔ اس قوم کے بارے میں مزید مطالعہ کیجیے۔
- قرآن مجید میں چھبیس (26) انبیاء کرام علیہم السلام کے نام آئے ہیں۔ ان میں سے دس کے نام تلاش کر کے ایک چارٹ پر تحریر کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- قومِ ثمود کے بارے میں طلبہ کی معلومات کو وسعت دیجیے۔
- حضرت صالح علیہ السّلام اور قومِ ثمود کا واقعہ تفصیل کے ساتھ طلبہ کے سامنے پیش کیجیے۔

سُوۡرَۃُ الَّیۡلِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

1. سُوۡرَۃُ الَّیۡلِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوۡرَۃُ الَّیۡلِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوۡرَۃُ الَّیۡلِ کا با محاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

لیل کا معنٰی ہے: رات۔ اس سورت کی پہلی آیت میں رات کی قسم بیان کی گئی ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوۡرَۃُ الَّیۡلِ ہے۔

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوۡرَۃُ الَّیۡلِ کا مرکزی مضمون مختلف کوششوں اور ان کے مختلف انجام کا بیان ہے۔

شانِ نزول:

روایت کے مطابق اس سورت کی آخری آیات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوئیں، جنھوں نے کسی پر احسان جتلانے کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سخاوت کا اعلیٰ ترین مظاہرہ فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر بے یار و مددگار اہلِ ایمان کو خرید کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد کر دیا تھا۔ اس بنا پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب سے بڑے متقی ہونے کا شرف عطا فرمایا گیا اور ان کو خوش خبری دی گئی کہ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ان کو اس قدر اعزاز و اکرام سے نوازے گا کہ وہ راضی ہو جائیں گے۔

سُوۡرَۃُ الَّیۡلِ کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح انسانوں کی کوششیں مختلف ہوتی ہیں، اسی طرح ان

کے اعمال کے نتائج بھی مختلف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو اسی راستے کی توفیق عطا فرماتا ہے جس راستے کو انسان اپنی مرضی سے اختیار کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، تقویٰ اختیار کرنا اور اچھی بات کی تصدیق کرنا نیک لوگوں کی صفات ہیں۔ نیکی کا راستہ فطرت کے قریب اور آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو جنّت کی طرف لے جانے والے آسان راستہ کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

کنجوسی کرنا، لاپروائی کرنا اور اچھی بات کو جھٹلانا بُرے لوگوں کی صفات ہیں۔ بُرائی کا راستہ فطرت سے دور اور مشکلات میں اضافہ کا سبب ہوتا ہے۔

سُوْرَةُ الَّيْلِ میں دو نتیجوں کا بیان ہے، یعنی نافرمانوں کے لیے عذاب اور فرماں برداروں کے لیے انعام۔

آیاتُها ۲۱	(۹۲) سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ (۹)	رُكُوعُها ۱

سورۃ الیل مکّی ہے (آیات: ۲۱ / رکوع: ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝۱ وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝۲ وَ مَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰۤى ۝۳

قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے۔ اور دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔ اور اس ذات کی (قسم) جس نے نر اور مادہ پیدا فرمائے۔

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝۴ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى ۝۵ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝۶

بے شک تمھاری کوشش ضرور مختلف ہے۔ تو جس نے (اللہ کی راہ میں مال) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی۔ اور اچھی بات کی تصدیق کی۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝۷ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى ۝۸ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝۹

تو ہم عنقریب اسے (نیکی کے) آسان راستہ کے لیے سہولت دیں گے۔ اور جس نے بخل کیا اور (اللہ سے) بے پروا رہا۔ اور اس نے اچھی بات کو جھٹلایا۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝۱۰ وَ مَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ۝۱۱

تو ہم عنقریب اسے (بُرائی کے) مشکل راستہ کے لیے سہولت دیں گے۔ اور اس کا مال اس کو فائدہ نہیں دے گا جب وہ (جہنم میں) گرے گا۔

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝۱۲ وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى ۝۱۳ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝۱۴

بے شک ہدایت دینا ہمارے ہی ذمہ ہے۔ اور بے شک ہم ہی آخرت اور دنیا کے مالک ہیں۔ تو میں نے تمھیں بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا ہے۔

لَا يَصۡلٰىهَاۤ اِلَّا الۡاَشۡقَى ۙ﴿۱۵﴾ الَّذِىۡ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ؕ﴿۱۶﴾ وَ سَيُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَى ۙ﴿۱۷﴾

اس میں وہی جلے گا جو بڑا بدبخت ہے۔ جس نے (حق کو) جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ اور عنقریب اس (جہنم) سے دُور رکھا جائے گا (اُسے) جو بڑا پرہیزگار ہے۔

الَّذِىۡ يُؤۡتِىۡ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ﴿۱۸﴾ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنۡدَهٗ مِنۡ نِّعۡمَةٍ تُجۡزٰٓى ۙ﴿۱۹﴾

جو اپنا مال (اللہ کے راستہ میں) دیتا ہے تاکہ وہ پاک ہو جائے۔ اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دینا ہو۔

اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِ الۡاَعۡلٰى ۚ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوۡفَ يَرۡضٰى ؏﴿۲۱﴾ ع ۱۷ / ۲۱ / ۱

مگر (وہ) صرف اپنے ربِّ اعلیٰ کی رضامندی چاہنے کے لیے (مال دیتا ہے)۔ اور عنقریب وہ ضرور راضی ہو جائے گا۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i لیل کا معنیٰ ہے:

(الف) صبح (ب) دوپہر (ج) شام (د) رات

ii روایت کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہے:

(الف) سُوۡرَةُ الۡفَجۡرِ میں (ب) سُوۡرَةُ الۡبَلَدِ میں (ج) سُوۡرَةُ الَّيۡلِ میں (د) سُوۡرَةُ الشَّمۡسِ میں

iii نیکی کا راستہ قریب ہے:

(الف) فطرت کے (ب) شجاعت کے (ج) بصارت کے (د) ہمّت کے

iv اللہ تعالیٰ انسان کو اس راستے کی توفیق دیتا ہے:

(الف) جسے وہ اختیار کرے (ب) جس پر اس کا خاندان چلے (ج) جس پر معاشرہ چلے (د) جسے حکمران اختیار کرے

v سُوۡرَةُ الَّيۡلِ کے مطابق فطرت سے دور ہے:

(الف) شہری زندگی (ب) دیہاتی زندگی (ج) برائی کا راستہ (د) نیکی کا راستہ

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوۡرَةُ الَّيۡلِ کی وجہ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوۡرَةُ الَّيۡلِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوْرَۃُ الَّیْلِ میں کس صحابی کی فضیلت کا بیان آیا ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوْرَۃُ الَّیْلِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الَّیْلِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جن خصوصیات سے نوازا تھا، ان کی فہرست بنائیں۔
- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی سخاوت کے واقعات سکول کی اسمبلی میں سنائیں۔
- قرآنِ مجید کی ان آیات کا مطالعہ کیجیے جن میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے فضائل آئے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اور خدمات کا مذاکرہ کیجیے۔
- صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی خدمات اور مناقب سے طلبہ کو آگاہ کیجیے اور اس موضوع پر ایک تقریری مقابلہ منعقد کروائیں۔

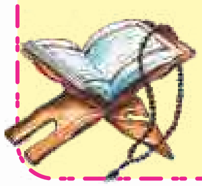

سُوْرَۃُ الضُّحٰی

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

1. سُوْرَۃُ الضُّحٰی کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الضُّحٰی کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الضُّحٰی کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ :

ضُحٰی کا معنٰی ہے: چڑھتے دن کی روشنی۔ اس سورت کی پہلی آیت میں چڑھتے دن کی روشنی کی قسم بیان کی گئی ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الضُّحٰی ہے۔

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَۃُ الضُّحٰی کا مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ مبارک کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عظیم شخصیت کے اہم ترین اوصاف کا بیان ہے۔ اللہ تعالٰی نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر جو احسانات اور انعامات فرمائے ہیں وہ بھی اس سورت میں بیان کیے گئے ہیں۔

اللہ تعالٰی نے سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی کہ نہ اللہ تعالٰی نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اکیلا چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

وَسَلَّمَ سے ناراض ہوا ہے۔ مشکلات کا دور مختصر ہے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے ہر آنے والا وقت پہلے سے بہتر ہو گا۔

سُوۡرَۃُ الضُّحٰی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رَسُوۡلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر اپنے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یتیمی کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کا اہتمام آپ کے دادا حضرت عبد المطلب اور چچا حضرت ابو طالب کے ذریعے فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو نبوّت و رسالت سے سرفراز فرمایا اور اپنی معرفتِ کاملہ عطا فرمائی۔ پھر زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو غنی بنا دیا۔

سُوۡرَۃُ الضُّحٰی کے آخر میں حضرت محمد رَسُوۡلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے امّت کو تلقین کی گئی ہے کہ نہ یتیموں کے ساتھ سختی کی جائے اور نہ ہی مانگنے والوں کو جھڑکا جائے۔ نیز لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا ذکر کیا جائے، کیوں کہ یہ عمل شکر ادا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

اٰیَاتُهَا ۱۱	(۹۳) سُوۡرَۃُ الضُّحٰی مَکِّیَّۃٌ (۱۱)	رُکُوۡعُهَا ۱

سورۃ الضحیٰ مکّی ہے (آیات: ۱۱ / رکوع: ۱)

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ الضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَ الَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ

قسم ہے چڑھتے دن کی روشنی کی۔ اور قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے۔ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کے ربّ نے نہ تو آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو چھوڑا ہے

وَ مَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾ وَ لَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ﴿۴﴾

اور نہ وہ (آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے) ناراض ہوا۔ اور یقیناً ہر آنے والا (وقت) بہتر ہے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کے لیے پہلے (گزرے ہوئے وقت) سے۔

وَ لَسَوۡفَ یُعۡطِیۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾ اَلَمۡ

اور عنقریب آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کا ربّ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو (اتنا) عطا فرمائے گا کہ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ) راضی ہو جائیں گے۔ کیا

یَجِدۡكَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ۪﴿۶﴾ وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا

اس (اللہ) نے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو یتیم نہیں پایا پھر اس نے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو) ٹھکانا عطا فرمایا۔ اور اس نے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو (حق کی) تلاش میں پایا

فَهَدٰی ﴿۷﴾ وَ وَجَدَكَ عَآىٕلًا فَاَغْنٰی ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾

تو راہ دکھائی۔ اور آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) کو تنگ دست پایا تو اس نے غنی فرما دیا۔ تو آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) یتیم پر سختی نہ فرمائیں۔

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ ع

اور مانگنے والے کو نہ جھڑکیں۔ اور اپنے ربّ کی نعمتوں کا خوب بیان فرمائیں۔

ع ۱۸

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i سُوْرَةُ الضُّحٰی میں قسم بیان فرمائی گئی ہے:

(الف) چڑھتے دن کی روشنی کی (ب) چاشت کے وقت کی (ج) دوپہر کی دھوپ کی (د) ڈھلتے سورج کی

ii شکر ادا کرنے کا ایک ذریعہ ہے:

(الف) نعمتوں کا تذکرہ (ب) فرماں برداری (ج) زبان سے شکر (د) تینوں

iii حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی پرورش کرنے والے چچا کا نام ہے:

(الف) حضرت حمزہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه (ب) حضرت عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه (ج) حضرت ابو طالب (د) ابولھب

iv سُوْرَةُ الضُّحٰی میں ڈانٹنے اور جھڑکنے سے منع کیا گیا ہے:

(الف) شاگردوں کو (ب) بیٹیوں کو (ج) بہن بھائیوں کو (د) مانگنے والوں کو

v سُوْرَةُ الضُّحٰی میں مشکلات کے دور کو قرار دیا ہے:

(الف) طویل (ب) مختصر (ج) لامحدود (د) صبر آزما

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَةُ الضُّحٰی کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَةُ الضُّحٰی کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوْرَۃُ الضُّحٰی میں کن لوگوں سے سختی نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوْرَۃُ الضُّحٰی کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الضُّحٰی کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- قرآنِ مجید کی جن آیات میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے کمالات اور اوصاف بیان ہوئے ہیں ان میں سے کم از کم پانچ آیات ترجمہ کے ساتھ یاد کیجیے۔ حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مبارکہ کا سب سے اہم مصدر قرآنِ مجید ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ کو جاننے کے لیے ہمیں سب سے پہلے قرآنِ مجید سے رہ نمائی لینی چاہیے۔
- حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ معاشرے کے کمزور لوگوں، یتیموں، مسکینوں، غریبوں، مسافروں اور مریضوں کے ساتھ کیسے پیش آتے تھے، اس بارے میں سیرتِ طیّبہ کی کتابوں سے رہ نمائی حاصل کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بہت سے کمالات اور اوصاف عطا فرمائے، جیسے ختمِ نبوّت، غلبۂ دین وغیرہ۔ تحقیق کر کے ان کمالات میں سے دس کا تذکرہ طلبہ کے سامنے کیجیے۔

سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کے بنیادی مضامین اور علمی نکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

اَلَمْ نَشْرَحْ کا معنٰی ہے کیا ہم نے کشادہ نہیں فرما دیا؟ اس سورت کی پہلی آیت میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سینۂ مبارک کے کشادہ کیے جانے کا ذکر ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ ہے۔

شانِ نزول:

مکّہ مکرّمہ میں مسلمانوں کو بہت سی پریشانیوں کا سامنا تھا۔ ان حالات میں جب قرآنِ مجید کی کوئی آیت نازل ہوتی تو اس میں دوسری ہدایات کے ساتھ ساتھ تسلی کا انتظام بھی ہوتا تھا۔ سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ میں بھی مسلمانوں کے لیے اور خاص طور پر حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے تسلی فراہم کی گئی ہے کہ ان مشکلات کا دور جلد ختم ہونے والا ہے اور آسانی کا دور زیادہ دُور نہیں ہے۔

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ کا مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شانِ مبارک اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دل جوئی کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے خصوصی خطاب فرمایا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عزّت و عظمت کا ذکر فرما کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دل جوئی اور تسلی فرمائی ہے۔

ابتدائی آیات میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کی جانے والی تین بڑی نعمتوں کا بیان ہے۔

1. اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سینۂ مبارک کو علم و حکمت، ہدایت اور نبوّت کی عظیم ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے کشادہ فرمایا۔
2. اپنی قوم کی جہالت، ظلم اور شرک کو دیکھ کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر رنج و غم کا جو بوجھ پڑ رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس بوجھ کو دُور فرمایا۔
3. آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ذکرِ مبارک کو اللہ تعالیٰ نے خوب بلند فرمایا۔

پھر اس سورت میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بتایا گیا ہے کہ جن مشکل مراحل سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ گزر رہے ہیں، وہ چند روزہ ہیں اور اب ان مشکلات کے بعد آسانیاں ہی آسانیاں ہیں۔

سورت کے آخر میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تلقین فرمائی گئی ہے کہ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسلام کی دعوت کو پھیلانے کی جد وجہد سے فارغ ہوا کریں تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کے لیے مزید کوشش کریں۔

سورۃ الم نشرح مکّی ہے (آیات: ۸ / رکوع: ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿١﴾ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿٢﴾

کیا ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) کی خاطر آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) کا سینہ کشادہ نہیں فرمادیا؟ اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) سے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) کا (وہ) بوجھ اتار دیا۔

الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿٣﴾ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ﴿٤﴾

جس نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) کی کمر جھکا دی تھی۔ اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) کی خاطر آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) کا ذکر بلند فرما دیا۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿٥﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ﴿٦﴾

تو بے شک (ہر) مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بے شک (ہر) مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿٧﴾ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ع﴿٨﴾ ع ٨ ١٩

تو جب آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) تبلیغ کی ذمہ داری سے) فارغ ہو جایا کریں تو (عبادت میں) محنت فرمائیں۔ اور اپنے ربّ کی طرف راغب ہو جائیں۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i اَلَمْ نَشْرَحْ کا معنیٰ ہے:

(الف) کیا ہم نے کشادہ نہیں فرمادیا؟ (ب) کیا ہم نے بتا نہیں دیا؟ (ج) کیا ہم نے پیدا نہیں کیا؟ (د) کیا ہم نے بنا نہیں دیا؟

ii حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ذکرِ مبارک کو بلند کرنے کا تذکرہ ہے:

(الف) سُوْرَةُ الْقَدْرِ میں (ب) سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ میں (ج) سُوْرَةُ الشَّمْسِ میں (د) سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ میں

iii سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ کے مطابق مشکلات کے ساتھ ہیں:

(الف) اموات (ب) تکالیف (ج) آسانیاں (د) پریشانیاں

iv سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ میں اللہ تعالیٰ نے خصوصی خطاب فرمایا ہے:

(الف) فرشتوں سے (ب) امتِ مسلمہ سے (ج) انبیاءِ کرام علیہم السّلام سے (د) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم سے

v سُوۡرَۃُ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ کے مطابق اسلام کی دعوت سے فارغ ہو کر مزید کوشش کرنی چاہیے:

(الف) ذکر اور عبادت میں　(ب) تعلیم و تعلم میں　(ج) جہاد و قتال میں　(د) نماز و روزہ میں

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوۡرَۃُ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوۡرَۃُ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوۡرَۃُ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ میں کن کی شانِ مبارک بیان ہوئی ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوۡرَۃُ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوۡرَۃُ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- غور کیجیے کہ حضرت محمد رَسُوۡلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ذکر مبارک کو اللہ تعالیٰ نے کیسے بلند فرمایا ہے، اس کی کچھ مثالیں تحریر کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

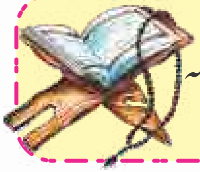

- وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ (اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند فرمادیا) کے موضوع پر طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ کا انعقاد کروائیں۔

سُوْرَۃُ التِّیْنِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

1. سُوْرَۃُ التِّیْنِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان لیں۔
2. سُوْرَۃُ التِّیْنِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان لیں۔
3. سُوْرَۃُ التِّیْنِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ :

اَلتِّیْن کا معنٰی ہے : انجیر۔ اس سورت کی پہلی آیت میں انجیر کی قسم بیان کی گئی ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ التِّیْنِ ہے۔

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَۃُ التِّیْنِ کا مرکزی مضمون انسانی کیفیات کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات :

سُوْرَۃُ التِّیْنِ کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کی قسم بیان فرمائی ہے : انجیر، زیتون، طورِ سینا اور شہرِ مکّہ۔ اس کے بعد انسان کی دو مختلف کیفیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی کیفیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا فرمایا ہے، جس کی نمایاں اور اعلیٰ ترین مثال انبیاء کرام علیہم السّلام ہیں۔ دوسری کیفیت یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں مبتلا ہو کر پستیوں میں گر پڑتے ہیں۔ البتہ ایمان لانے کے بعد نیک اعمال کرنے والے لوگ نہ صرف اس پستی میں گرنے سے بچتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین اجر و ثواب کے حق دار ٹھہرتے ہیں۔

سُوْرَۃُ التِّیْنِ کے آخر میں دو بڑی حقیقتوں کا بیان ہے، یعنی آخرت پر سچے دل سے یقین رکھنا اور اللہ تعالیٰ کو حقیقی حاکم ماننا۔ سُوْرَۃُ التِّیْنِ کے مطابق انسان تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ حسین ہے۔

سورۃ التین مکّی ہے (آیات: ۸ / رکوع: ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالتِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ ۝۱ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ ۝۲ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۝۳

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طُورِ سینا کی۔ اور اس امن والے شہر (مکّہ) کی۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝۴ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝۵

یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا فرمایا۔ پھر ہم نے اس کو پست ترین حالت کی طرف پھیر دیا۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۶

مگر جو لوگ ایمان لائے اورانھوں نے نیک عمل کیے تو ان کے لیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۝۷ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۝۸

تو اس (حقیقت) کے بعد روزِ جزا کو جھٹلانے پر تمھیں کون سی چیز آمادہ کرتی ہے؟ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں؟ (یقیناً وہی ہے)

ع ۲

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i. اَلتِّیْن کا معنٰی ہے:

(الف) انگور (ب) انجیر (ج) زیتون (د) انار

ii. سُوْرَۃُ التِّیْنِ میں البلد الامین سے مُراد ہے:

(الف) مکّہ مکرّمہ (ب) مدینہ منورہ (ج) یروشلم (د) کوفہ

iii. انجیر، زیتون، طورِ سینا اور شہرِ مکّہ کا ذکر ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الْقَدْرِ میں (ب) سُوْرَۃُ الْعَلَقِ میں (ج) سُوْرَۃُ التِّیْنِ میں (د) سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ میں

iv. انسانی تخلیق کی اعلیٰ ترین مثال ہیں:

(الف) اہلِ ایمان (ب) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم (ج) علماء کرام (د) انبیاء کرام علیھم السّلام

v اللہ تعالیٰ کی حسین ترین مخلوق ہیں:

(الف) انسان　　(ب) فرشتے　　(ج) جنّات　　(د) چرندوپرند

2 مختصر جواب دیجیے:

i سُوۡرَۃُ التِّیۡنِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوۡرَۃُ التِّیۡنِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوۡرَۃُ التِّیۡنِ کے شروع میں کن چار چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں:

i سُوۡرَۃُ التِّیۡنِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوۡرَۃُ التِّیۡنِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُوۡرَۃُ التِّیۡنِ کے شروع میں انجیر اور زیتون کی قسم بیان فرمائی گئی ہے۔ ان پھلوں کے بارے میں انٹرنیٹ اور دوسرے ذرائع سے اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو قرآنِ مجید میں مذکور پھلوں کے نام عربی زبان میں یاد کروائیں۔

سُوْرَۃُ الْعَلَقِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ الْعَلَقِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الْعَلَقِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الْعَلَقِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
4. سُوْرَۃُ الْعَلَقِ کی پہلی پانچ آیات کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان دینے کے قابل ہو سکیں۔
5. سُوْرَۃُ الْعَلَقِ کی پہلی پانچ آیات کے منتخب الفاظ کے معنیٰ جان سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

العلق کا معنیٰ ہے: جما ہوا خون۔ اس سورت کی دوسری آیت میں انسان کی پیدائش کے سلسلے میں جمے ہوئے خون کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْعَلَقِ ہے۔

فضیلت:

سُوْرَۃُ الْعَلَقِ کی ابتدائی پانچ آیات حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر غارِ حرا میں قرآنِ مجید کی پہلی وحی کی صورت میں نازل ہوئیں، جب کہ سورت کا باقی حصّہ چند سال بعد مکّہ مکرّمہ میں نازل ہوا۔

شانِ نزول:

نزولِ وحی سے پہلے حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکّہ مکرّمہ کے باہر غارِ حرا (جبلِ نور) میں تشریف لے جاتے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔ رمضان المبارک کے مہینے میں ایک دن آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسی غار میں عبادت میں مشغول تھے کہ حضرت جبریل علیہ السّلام آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آئے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا: پڑھیں، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس پر حضرت جبریل علیہ السّلام نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنے ساتھ لگایا۔ اس کی برکت سے حضرت محمد رَسُوۡلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے وہ آیات پڑھیں جو حضرت جبریل علیہ السّلام نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو پڑھائیں، یہ سُوۡرَۃُ الۡعَلَقِ کی ابتدائی پانچ آیات تھیں۔

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوۡرَۃُ الۡعَلَقِ کا مرکزی مضمون علم کی اہمیّت کا اور آخرت سے غافل انسان کے کردار کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوۡرَۃُ الۡعَلَقِ کی ابتدائی پانچ آیات میں علم کی اہمیّت کو واضح کیا گیا ہے۔ انسان کی عظمت کی ایک وجہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم عطا کیا جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قلم کو علم سیکھنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کو تمام علوم سکھائے ہیں۔

اس سورت میں آخرت سے غافل انسان کا کردار بیان کیا گیا ہے۔ پھر ابو جہل کا نام لیے بغیر اس کی مذمّت بیان کی گئی ہے، جو حضرت محمد رَسُوۡلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو خانۂ کعبہ میں نماز پڑھنے اور عبادت کرنے سے روکتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں بُرے اعمال کی سزا نہ ملنے کی وجہ سے انسان اکثر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور سرکشی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا احساس انسان کو بُرے اعمال سے محفوظ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر اچھے اور بُرے عمل کو دیکھ رہا ہے۔

سُوۡرَۃُ الۡعَلَقِ میں بیان کیا گیا ہے کہ سجدہ کی حالت میں بندہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

سورۃ العلق مکّی ہے (آیات:١٩ / رکوع:١)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾

آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) اپنے ربّ کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔

اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿۵﴾

آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) پڑھیے اور آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کا ربّ بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ (جس نے) انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

کَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی ۙ﴿۶﴾ اَنۡ رَّاٰہُ اسۡتَغۡنٰی ؕ﴿۷﴾

ہرگز (نافرمانی) نہیں (کرنی چاہیے مگر) بےشک انسان ضرور سرکشی کرنے لگتا ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔

اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجۡعٰی ؕ﴿۸﴾ اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡہٰی ۙ﴿۹﴾ عَبۡدًا

بےشک (اسے) آپ کے ربّ ہی کی طرف واپس جانا ہے۔ بھلا آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے۔ ایک بندہ کو

اِذَا صَلّٰی ؕ﴿۱۰﴾ اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَانَ عَلَی الۡہُدٰۤی ۙ﴿۱۱﴾ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰی ؕ﴿۱۲﴾

جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ بھلا دیکھیے اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔ یا وہ پرہیزگاری کا حکم دیتا (تو اچھا ہوتا)۔

اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ؕ﴿۱۳﴾ اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ؕ﴿۱۴﴾

بھلا دیکھیے تو اگر اس نے جھٹلایا اور منہ موڑا۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ بےشک اللہ دیکھ رہا ہے۔

کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہِ ۬ۙ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِیَۃِ ۙ﴿۱۵﴾

ہرگز (بےخوف) نہیں (ہونا چاہیے!) اگر وہ باز نہ آیا تو ہم ضرور (اسے) پیشانی کے بالوں سے (پکڑ کر) گھسیٹیں گے۔

نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ۚ﴿۱۶﴾ فَلۡیَدۡعُ نَادِیَہٗ ۙ﴿۱۷﴾ سَنَدۡعُ الزَّبَانِیَۃَ ۙ﴿۱۸﴾

وہ پیشانی (جو) جھوٹی (اور) خطا کار ہے۔ تو وہ اپنی مجلس (والوں) کو بُلا لے۔ ہم بھی (عذاب کے) فرشتوں کو بلا لیں گے۔

کَلَّا ؕ لَا تُطِعۡہُ وَ اسۡجُدۡ وَ اقۡتَرِبۡ ﴿۱۹﴾

(اسے عذاب سے بےخوف) ہرگز نہیں (ہونا چاہیے)! آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم) اس کی بات نہ مانیں اور سجدہ کریں اور (اللہ کا) قرب حاصل کریں۔

ع ٩ ٢١ السجدۃ ١٢

نوٹ:

جماعت ہفتم کے امتحانات میں سُوْرَۃُ الْعَلَقِ کی ابتدائی پانچ آیات کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ کے معنٰی اور تعارفی متن (سبق) سے کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اِقْرَاْ	پڑھیے	عَلَقٍ	جما ہوا خون
عَلَّمَ	اس نے سکھایا	مَالَمْ يَعْلَمْ	جو وہ نہ جانتا تھا

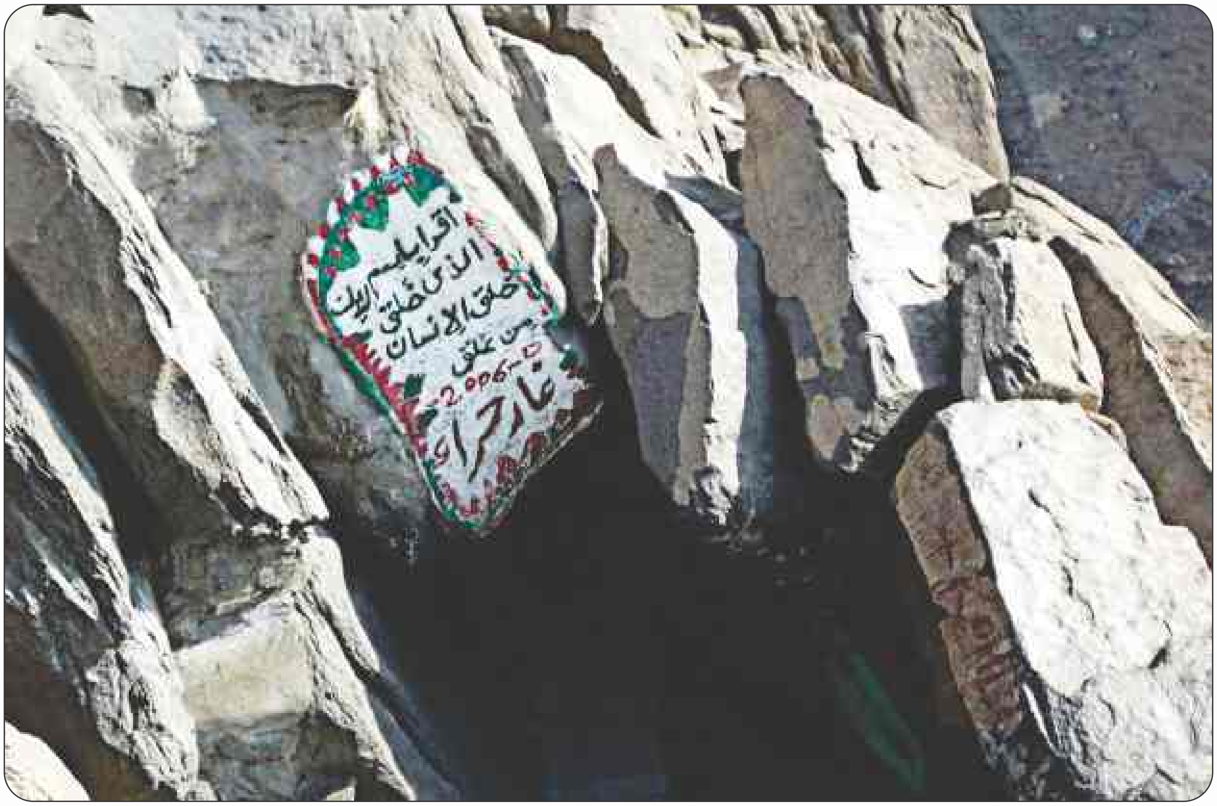

غارِ حرا (جبلِ نور)، مکّہ مکرّمہ

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات حصّہ ہیں:

(الف) سُوْرَةُ الْعَلَقِ کا (ب) سُوْرَةُ الْقَدْرِ کا (ج) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کا (د) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کا

ii پہلی وحی نازل ہوئی:

(الف) غارِ ثور میں (ب) میدانِ عرفات میں (ج) غارِ حرا میں (د) کوہِ صفا پر

iii وحی لانے والے فرشتے کا نام ہے:

(الف) حضرت اسرافیل علیہ السّلام (ب) حضرت میکائیل علیہ السّلام (ج) حضرت عزرائیل علیہ السّلام (د) حضرت جبریل علیہ السّلام

iv جما ہوا خون معنیٰ ہے:

(الف) اَلْعَلَق کا (ب) اَلتِّيْن کا (ج) اَلْقَدْر کا (د) اَلْبَيِّنَة کا

v سُوْرَةُ الْعَلَقِ کے مطابق بندہ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے:

(الف) احرام کی حالت میں (ب) روزہ کی حالت میں (ج) اعتکاف کی حالت میں (د) سجدہ کی حالت میں

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَةُ الْعَلَقِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَةُ الْعَلَقِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوْرَةُ الْعَلَقِ کے اہم مضامین میں سے ایک تحریر کیجیے۔

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

اِقْرَاْ — عَلَقٍ — عَلَّمَ — مَا لَمْ يَعْلَمْ

4 درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں:

i. اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝١

ii. الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝٤ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝٥

5 تفصیلی جواب دیں۔

i. پہلی وحی کا واقعہ تحریر کیجیے۔

ii. سُوْرَةُ الْعَلَقِ کے تعارف اور مضامین پر روشنی ڈالیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اللہ تعالیٰ نے انسان کو قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ قلم کے علاوہ علم کے کئی اور ذرائع بھی ہیں، مثلاً کتاب، مکالمہ اور انٹرنیٹ وغیرہ۔ ان ذرائع کے کم از کم پانچ اچھے استعمال چارٹ پر لکھیں۔
- پہلی وحی کے نازل ہونے کا پورا واقعہ سیرتِ طیبہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کتابوں سے پڑھیے اور اس بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔
- علم کے پانچ فوائد تحریر کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَةُ الْعَلَقِ کے تعارف، وجہِ تسمیہ، بنیادی مضامین اور اہم علمی و عملی نکات کے کثیر الانتخابی سوالات، مختصر سوالات اور تفصیلی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔
- طلبہ کو سُوْرَةُ الْعَلَقِ کی ابتدائی پانچ آیات کے بامحاورہ ترجمہ اور منتخب الفاظ کے ترجمہ کے امتحانی جائزہ کے لیے بھی تیار کریں۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَةُ الْقَدْرِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَةُ الْقَدْرِ کے بنیادی مضامین اور علمی نکات جان سکیں۔
3. سُوْرَةُ الْقَدْرِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

قدر کا ایک معنٰی ہے: عزّت و شرف اور دوسرا معنٰی ہے: تقدیر سُوْرَةُ الْقَدْرِ میں شبِ قدر کی فضیلت کا بیان ہے، اس لیے اس کا نام سُوْرَةُ الْقَدْرِ رکھا گیا ہے۔

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَةُ الْقَدْرِ کا مرکزی مضمون شبِ قدر کی فضیلت کا بیان ہے۔

شانِ نزول:

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی امّت کی عمریں گذشتہ امّتوں کے مقابلے میں کم ہیں۔ اس لیے اس امّت کے اعمال دوسری امّتوں کے اعمال کے برابر نہیں ہو سکتے تھے جن کی عمریں زیادہ تھیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے امّتِ محمدی کو شبِ قدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے شبِ قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی پانچ طاق راتوں میں تلاش کرنے کی تلقین فرمائی۔ (صحیح بخاری:2020)

آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جس نے شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ اور صرف ثواب کے حُصول کے لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرما دے گا۔ (صحیح بخاری:2014)

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَۃُ الْقَدْرِ میں بتایا گیا ہے کہ شبِ قدر اپنی فضیلت کے اعتبار سے ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس رات پورا قرآنِ مجید لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل فرمایا گیا۔ پھر وہاں سے 23 سال کے عرصے کے میں حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعہ حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر تھوڑا تھوڑا کر کے نازل فرمایا گیا۔

سُوْرَۃُ الْقَدْرِ میں بیان کیا گیا ہے کہ شبِ قدر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رمضان سے اگلے رمضان تک تمام مخلوقات کے لیے مقرر کردہ احکام فرشتوں کے سپرد کیے جاتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْقَدْرِ میں شبِ قدر کو سلامتی والی رات قرار دیا گیا ہے۔

شبِ قدر کی دعا

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے شبِ قدر میں پڑھنے کے لیے یہ دعا سکھائی ہے:

"اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ"

"اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے، تو معافی کو پسند کرتا ہے، تو مجھے معاف فرمادے۔"

(سنن ترمذی: 3513)

آیاتها ۵ | (۹۷) سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ (۲۵) | رُكُوْعُهَا ۱

سورۃ القدر مکّی ہے (آیات: ۵ / رکوع: ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ الْقَدْرِ

بےشک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل فرمایا۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر

خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور رُوح (الامین جبریل علیہ السّلام) اُترتے ہیں اپنے ربّ کے حکم سے

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝٤ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥

ہر (نیک) کام (کے انتظام) کے لیے۔ یہ (رات) فجر کے طلوع ہونے تک سلامتی (ہی سلامتی) ہے۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ع ۲۲ معانقۃ ۱۸ الثالثۃ

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i قرآنِ مجید کا نزول ہوا:

(الف) شبِ براءت میں (ب) شبِ معراج میں (ج) شبِ عید میں (د) شبِ قدر میں

ii شبِ قدر بہتر ہے:

(الف) ایک ہزار مہینوں سے (ب) دو ہزار مہینوں سے (ج) تین ہزار مہینوں سے (د) چار ہزار مہینوں سے

iii شبِ قدر ہوتی ہے:

(الف) ماہ شعبان میں (ب) ماہ رمضان میں (ج) ماہ شوال میں (د) ماہ ربیع الاوّل میں

iv سُوْرَةُ الْقَدْرِ میں شبِ قدر کو رات قرار دیا گیا ہے:

(الف) روشن (ب) مختصر (ج) طویل (د) سلامتی والی

v قرآنِ مجید نازل ہوا:

(الف) 23 سال میں (ب) 24 سال میں (ج) 25 سال میں (د) 26 سال میں

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوۡرَۃُ الۡقَدۡرِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوۡرَۃُ الۡقَدۡرِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii شبِ قدر کب آتی ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوۡرَۃُ الۡقَدۡرِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوۡرَۃُ الۡقَدۡرِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- شب قدر کی دعا کو ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کیجیے اور اسے اپنی عبادت کے معمولات میں شامل کیجیے۔
- شبِ قدر میں ہمیں کون کون سے اعمال کرنے چاہییں؟ ایک فہرست بنائیں۔
- شبِ قدر کی فضیلت کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ اس میں قرآنِ مجید نازل کیا گیا۔ قرآنِ مجید کی عظمت کے حوالے سے اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

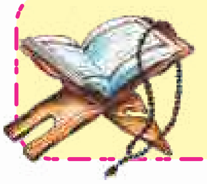

- طلبہ کو شبِ قدر کے اعمال سے آگاہ کیجیے۔ اس رات کے حقیقی فضائل بتا کر توبہ اور دین پر عمل کی ترغیب دیجیے۔
- طلبہ کو شبِ قدر کے تناظر میں قرآنِ مجید کے فضائل سے آگاہ کیجیے۔

سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ کے بنیادی مضامین اور علمی نکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ کا با محاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

اَلْبَیِّنَۃ کا معنٰی ہے: روشن دلیل۔ اس سورت کی پہلی آیت میں غیر مسلموں کے پاس روشن دلیل آنے کا ذکر ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ ہے۔

فضیلت:

جب سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ نازل ہوئی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو حکم فرمایا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ یہ سورت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلاوت فرما کر سنائیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بات سن کر حیرت سے عرض کرنے لگے: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے میرا نام لے کر یہ فرمایا ہے! حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بے شک۔ یہ سن کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشی سے رونے لگے۔

(جامع ترمذی: 3793)

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ کا مرکزی مضمون روشن دلیل آجانے کے بعد حق کو تسلیم نہ کرنے کی سزا کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوۡرَةُ الۡبَيِّنَةِ میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قوموں کو کفر و شرک کی گمراہی سے نکالنے کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کو واضح تعلیمات اور روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔ پھر یہ سمجھایا گیا ہے کہ جو لوگ رسول اور کتاب کے آنے کے بعد بھی ہدایت کا راستہ اختیار نہیں کرتے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ ہدایت کا راستہ اختیار کرتے ہیں، وہ بہترین مخلوق ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے جنّت اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

سُوۡرَةُ الۡبَيِّنَةِ میں بتایا گیا ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں جو کافر لوگ تھے، چاہے وہ اہلِ کتاب میں سے ہوں یا بُت پرستوں میں سے، وہ اس وقت تک اپنے کفر سے باز نہیں آ سکتے تھے۔ جب تک حضرت محمد رَسُوۡلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شکل میں ایک روشن دلیل ان کے سامنے نہ آجاتی۔ چناں چہ جن لوگوں نے حضرت محمد رَسُوۡلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی باتوں پر کھلے دل سے غور کیا، وہ واقعی اپنے کفر سے توبہ کر کے ایمان لے آئے، البتہ جن کی طبیعت میں ضد تھی، وہ اس نعمت سے محروم رہے۔

اٰيَاتُهَا ٨	(٩٨) سُوۡرَةُ الۡبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ (١٠٠)	رُكُوۡعُهَا ١

سورۃ البیّنۃ مدنی ہے (آیات: ٨ / رکوع: ١)

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ مُنۡفَكِّيۡنَ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ

اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے جنھوں نے کفر کیا وہ (کفر سے) الگ ہونے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس واضح دلیل (نہ)

الۡبَيِّنَةُ ۝١ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللهِ يَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝٢ فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝٣

آجائے۔ (یعنی) اللہ کی طرف سے ایک رسول جو (ان پر) پاکیزہ صحیفے تلاوت فرماتے ہیں۔ جن میں مضبوط (اور درست) احکام ہیں۔

وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُؕ ④

اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی وہ (اختلاف میں پڑ کر) جدا جدا ہوگئے مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح دلیل آ گئی (اور رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) تشریف لے آئے۔

وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

اور اُنھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل یک سو ہو کر اور نماز قائم کریں

وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِؕ ⑤ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ

اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہی مضبوط (اور درست) دین ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے

نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِؕ ⑥ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

جہنم کی آگ میں ہوں گے (وہ) اس میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے

اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِؕ ⑦ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

یہی لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ ان کی جزا ان کے ربّ کے پاس ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًاؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ⑧ع ع ٨/٢٣

وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس (اللہ) سے راضی ہوئے یہ (اجر) اس شخص کے لیے ہے جو اپنے ربّ سے ڈرتا رہا۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i اَلْبَيِّنَة کا معنیٰ ہے:

(الف) قربانی (ب) تقدیر (ج) روشن دلیل (د) شرف وعزّت

ii سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کے مطابق جو لوگ کتاب اور رسول آ جانے کے بعد بھی ہدایت اختیار نہیں کرتے، وہ ہیں:

(الف) بے وقوف (ب) بدترین مخلوق (ج) شرارتی لوگ (د) کم علم لوگ

iii لوگوں کے ایمان سے محروم رہنے کی وجہ ہے:

(الف) لاعلمی (ب) مصروفیت (ج) ضد (د) غرور

iv سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ کی پہلی آیت میں روشن دلیل آنے کا ذکر ہے:

(الف) علما کے پاس (ب) غیر مسلموں کے پاس (ج) تاجروں کے پاس (د) اہلِ عرب کے پاس

v لوگوں کو گمراہی سے نکالنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے واضح تعلیمات اور روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا:

(الف) علما کرام کو (ب) اولیا کرام کو (ج) انبیا کرام علیہم السّلام کو (د) اساتذہ کرام کو

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ کے مطابق بہترین مخلوق کا کیا انعام ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- شرک ایک بہت بڑا گناہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ یہودیوں، مسیحیوں اور مشرکینِ مکّہ نے کیا شرک کیا؟ تحریر کیجیے۔
- ہر انسان اچھا بننا چاہتا ہے۔سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ میں اچھا انسان بننے کی جو خوبیاں بیان کی گئی ہیں ان پر عمل کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

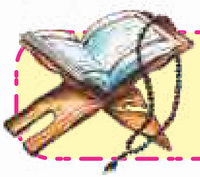

- سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ کی روشنی میں طلبہ کو اچھا کردار اختیار کرنے کی ترغیب دیجیے۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان لیں۔
2. سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان لیں۔
3. سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
4. سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان دینے کے قابل ہو سکیں۔
5. سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان لیں۔

وجہِ تسمیہ:

زلزال کا معنٰی ہے: زلزلہ یا ہلایا جانا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قیامت کے دن زمین پر زلزلہ آنے کا ذکر ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ ہے۔

فضیلت:

ایک مرتبہ ایک بوڑھے شخص نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے قرآنِ مجید پڑھانے کی درخواست کی۔ انھوں نے یہ بھی عرض کیا کہ میں بڑی بڑی سورتیں یاد نہیں کرسکتا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مجھے ایک مختصر اور جامع سورت پڑھا دیجیے۔ حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انھیں سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ پڑھائی۔ (صحیح ابن حبان: 6188)

آخرت پر ایمان لوگوں کے اعمال پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے، اسی لیے حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کو نصف قرآنِ مجید کے برابر قرار دیا ہے۔ (جامع ترمذی، 2894)

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کا مرکزی مضمون قیامت کے دن ہر پوشیدہ چیز کے ظاہر ہو جانے کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے حالات بیان فرمائے ہیں کہ اس دن زمین شدید زلزلے سے ہلا دی جائے گی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے اندر کی سب چیزیں یعنی خزانے اور انسان باہر نکال دے گی اور اپنے اوپر کی گئی تمام باتیں بیان کردے گی۔ اس دن تمام انسان اپنی چھوٹی سے چھوٹی نیکی یا گناہ سب دیکھ لیں گے۔

ہمیں سمجھنا چاہیے کہ قیامت کے دن انسان کے وہ گناہ اسے دکھائے جائیں گے جن سے اس نے دنیا میں توبہ نہیں کی، کیوں کہ سچی توبہ سے گناہ معاف ہو کر ایسے ہو جاتے ہیں جیسے وہ کیے ہی نہیں تھے۔ سچی توبہ میں یہ بات بھی داخل ہے کہ جس گناہ کی تلافی ممکن ہو، اس کی تلافی بھی کی جائے۔ مثلاً کسی کا حق ہے تو اسے دے دیا جائے یا اس سے معاف کرالیا جائے، یا فرائض چھوٹ گئے ہیں تو ان کی قضا کرلی جائے۔

آیاتُھا ۸ | (۹۹) سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ مَدَنِیَّۃٌ (۹۳) | رُکُوْعُھَا ۱

سورۃ الزلزال مدنی ہے (آیات: ۸ / رکوع: ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾

جب زمین اپنے زلزلہ سے پوری شدت سے ہلا دی جائے گی۔ اور زمین اپنے (اندر کے) تمام بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔

وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ﴿۳﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿۴﴾

اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ اس دن (زمین اپنے اوپر گزرے ہوئے واقعات کی) اپنی (سب) خبریں بیان کردے گی۔

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ﴿۵﴾ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ

اس لیے کہ آپ کے ربّ نے اسے (یہی) حکم دیا ہوگا۔ اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے

لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ﴿۶﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿۷﴾

تاکہ اُنھیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ تو جس نے ذرّہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾ ع

اور جس نے ذرّہ برابر بُرائی کی ہوگی (بھی) وہ اسے دیکھ لے گا۔

ع ۱ ۸ ۲۴

نوٹ: جماعت ہفتم کے امتحانات میں سُوۡرَۃُ الزِّلۡزَالِ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرہ الفاظ کے معنٰی اور تعارفی متن (سبق) سے کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنٰی	لفظ	معنٰی
اِذَا	جب	زُلۡزِلَتِ	ہلا دی جائے گی
اَلۡاَرۡضُ	زمین	اَخۡرَجَتِ	باہر نکال پھینکے گی
قَالَ	اس نے کہا	یَوۡمَئِذٍ	اُس دن
تُحَدِّثُ	بیان کر دے گی	اَشۡتَاتًا	گروہ گروہ
مَنۡ	جس نے	مِثۡقَالَ	برابر

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i سچی توبہ کے لیے ضروری چیز ہے:

(الف) معافی مانگنا (ب) تلافی کرنا (ج) فرائض کی قضا (د) شرمسار ہونا

ii نصفِ قرآن کے برابر قرار دیا گیا ہے:

(الف) سُوۡرَۃُ الۡبَیِّنَۃِ کو (ب) سُوۡرَۃُ الزِّلۡزَالِ کو (ج) سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ کو (د) سُوۡرَۃُ الۡقَارِعَۃِ کو

iii قیامت کے دن انسان کو وہ گناہ دکھائے جائیں گے:

(الف) جو اس نے کیے تھے (ب) جو چھپ کر کیے تھے (ج) جن سے توبہ نہیں کی تھی (د) جو علانیہ کیے تھے

iv سُوۡرَۃُ الزِّلۡزَالِ میں حالات بیان کیے گئے ہیں:

(الف) دنیا کے (ب) ریاستوں کے (ج) قبر کے (د) قیامت کے

v گناہ معاف ہو جاتے ہیں:

(الف) صدقہ دینے سے (ب) سچی توبہ کرنے سے (ج) مراقبہ کرنے سے (د) شرمسار ہونے سے

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کی ایک فضیلت تحریر کیجیے۔

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

اِذَا | زُلْزِلَتْ | اَشْتَاتًا | اَلْاَرْضُ

اَخْرَجَتْ | مِثْقَالَ

4 درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں:

i اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲

ii يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶

5 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- قرآنِ مجید میں سے کم از کم دس ایسی باتیں لکھیں جو قیامت کے دن رونما ہوں گی۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ، تعارف، وجہِ تسمیہ، بنیادی مضامین اور اہم علمی و عملی نِکات کے کثیر الانتخابی سوالات، مختصر سوالات اور تفصیلی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔
- طلبہ کو گناہِ صغیرہ اور نیکیوں کے بارے میں آگہی دیجیے۔

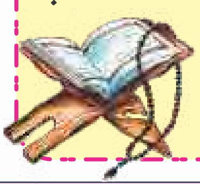

سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
4. سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان دینے کے قابل ہو سکیں۔
5. سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

عادیات کا معنٰی ہے: تیزی سے دوڑنے والے۔ اس سورت کی پہلی آیت میں گھوڑوں کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ تیزی سے دوڑنے والے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ ہے۔

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ کا مرکزی مضمون انسان کی ناشکری پر اسے تنبیہ کرنا ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ میں جنگی گھوڑوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ عرب کے لوگ گھوڑے کو مختلف کاموں کے لیے استعمال کرتے تھے۔ گھوڑا بہت وفادار جانور ہے جو اپنے مالک کے ہر حکم پر عمل کرتا ہے۔ اسی بات کا حوالہ دے کر اللہ تعالٰی کی فرماں برداری کی تلقین کی گئی ہے۔

سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ میں واضح کیا گیا ہے کہ ہر انسان اپنی ناشکری اور نافرمانی سے واقف ہوتا ہے۔

سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے جنگی گھوڑوں کی قسمیں کھائی ہیں۔ گھوڑے اپنے مالک کے فرماں بردار اور شکر گزار ہوتے ہیں، جب کہ انسان اپنے مالک کا نافرمان اور ناشکرا ہے۔ اس ناشکری کی اصل وجہ مال سے شدید محبّت ہے۔ مال کی محبّت کا علاج آخرت کو یاد رکھنا ہے۔

اس سورت میں گھوڑوں کی تعریف اس لیے بھی کی گئی ہے کیوں کہ گھوڑا جہاد کا ایک ذریعہ ہے۔ جہاد اسلام کا اہم شعبہ ہے۔ جہاد اتنا فضیلت والا عمل ہے کہ جو چیز اس سے وابستہ ہو جاتی ہے وہ بھی فضیلت والی ہو جاتی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی گھوڑے کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ ایک موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلۡخَیۡلُ مَعۡقُوۡدٌ فِیۡ نَوَاصِیۡہَا الۡخَیۡرُ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ الۡاَجۡرُ وَالۡمَغۡنَمُ

گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک کے لیے خیر باندھ دی گئی ہے، ان پر سوار ہو کر جہاد کرنے والوں کو اَجر بھی ملتا ہے اور مالِ غنیمت بھی۔ (صحیح بخاری: 2852)

اٰیَاتُہَا ۱۱ — (۱۰۰) سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ مَکِّیَّۃٌ (۱۴) — رُکُوۡعُہَا ۱

سورۃ العادیات مکّی ہے (آیات: ۱۱ / رکوع: ۱)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ الۡعٰدِیٰتِ ضَبۡحًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡمُوۡرِیٰتِ قَدۡحًا ۙ﴿۲﴾

قسم ان (گھوڑوں) کی جو (میدان جہاد میں) تیزی سے دوڑتے ہیں زور سے ہانپتے ہوئے۔ پھر سُم مار کر چنگاریاں نکالنے والے (گھوڑوں کی قسم)۔

فَالۡمُغِیۡرٰتِ صُبۡحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرۡنَ بِہٖ نَقۡعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطۡنَ بِہٖ

پھر صبح کے وقت حملہ کرنے والے (گھوڑوں) کی (قسم)۔ پھر وہ اس وقت گرد و غبار اُڑاتے ہیں۔ پھر وہ اس وقت (دشمن کی)

جَمۡعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوۡدٌ ۚ﴿۶﴾ وَ اِنَّہٗ

فوج میں گُھس جاتے ہیں۔ بے شک انسان اپنے ربّ کا یقیناً بڑا ناشکرا ہے۔ اور بے شک

عَلٰی ذٰلِکَ لَشَہِیۡدٌ ۚ﴿۷﴾ وَ اِنَّہٗ لِحُبِّ الۡخَیۡرِ لَشَدِیۡدٌ ؕ﴿۸﴾

وہ اس (ناشکری) پر خود بھی یقیناً گواہ ہے۔ اور بے شک وہ مال کی محبت میں یقیناً بہت سخت ہے۔

اَفَلَا	يَعۡلَمُ	اِذَا	بُعۡثِرَ	مَا	فِي	الۡقُبُوۡرِ ۙ﴿۹﴾	وَ	حُصِّلَ	مَا

تو کیا اسے معلوم نہیں؟ جب وہ (مُردے) اُٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں۔ اور جو سینوں میں (چھپے راز) ہیں

فِي	الصُّدُوۡرِ ۙ﴿۱۰﴾	اِنَّ	رَبَّهُمۡ	بِهِمۡ	يَوۡمَئِذٍ	لَّخَبِيۡرٌ ﴿۱۱﴾ ع

اُنھیں ظاہر کر دیا جائے گا۔ بے شک اس دن ان کا ربّ ان سے یقیناً خوب باخبر ہوگا۔

ع-۱۱-۲۵

نوٹ:

جماعت ہفتم کے امتحانات میں سُوۡرَۃُ الۡعٰدِیٰتِ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرہ الفاظ کے معنیٰ اور تعارفی متن (سبق) سے کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنیٰ	لفظ	معنیٰ
اَلۡعٰدِيٰتِ	تیزی سے دوڑتے ہوئے گھوڑے	ضَبۡحًا	ہانپتے ہوئے
اَلۡمُوۡرِيٰتِ	چنگاریاں نکالنے والے	قَدۡحًا	سُم مار کر
اَلۡمُغِيۡرٰتِ	حملہ کرنے والے	نَقۡعًا	غبار
اِنَّ	بے شک	عَلٰی	پر
اِنَّهٗ	بے شک وہ	لَا يَعۡلَمُ	وہ نہیں جانتا
بُعۡثِرَ	اٹھائے جائیں گے	فِيۡ	میں

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i عادیات کا معنیٰ ہے:

(الف) جان نکالنے والے (ب) جان کھینچنے والے (ج) تیزی سے دوڑنے والے (د) صف بنانے والے

ii گھوڑوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں:

(الف) سُوْرَةُ الْقَدْرِ میں (ب) سُوْرَةُ الْبَیِّنَةِ میں (ج) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ میں (د) سُوْرَةُ الْعٰدِیٰتِ میں

iii مال کی محبّت کا علاج ہے:

(الف) آخرت کو یاد رکھنا (ب) صدقہ کرنا (ج) خوب خرچ کرنا (د) مال نہ کمانا

iv سُوْرَةُ الْعٰدِیٰتِ میں بچنے کی تلقین کی گئی ہے:

(الف) سستی سے (ب) ناشکری سے (ج) زیادہ سونے سے (د) زیادہ باتیں کرنے سے

v عرب کے لوگ مختلف کاموں کے لیے استعمال کرتے تھے:

(الف) گدھے کو (ب) ہاتھی کو (ج) بیل کو (د) گھوڑے کو

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَةُ الْعٰدِیٰتِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَةُ الْعٰدِیٰتِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii گھوڑوں کے بارے میں ایک حدیث نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ترجمہ لکھیں۔

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

اَلْعٰدِیٰتِ — ضَبْحًا — نَقْعًا — اَلْمُوْرِیٰتِ

قَدْحًا — عَلٰی

4 درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں:

i وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾

ii اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾

5 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- گھوڑا پالنے کے بارے میں اسلامی شریعت کی کیا تعلیمات ہیں؟ گھوڑوں کے کیا فوائد ہیں؟ اس بارے میں انٹرنیٹ اور دوسرے ذرائع کے ذریعے سے اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ، تعارف، وجہِ تسمیہ، بنیادی مضامین اور اہم علمی و عملی نِکات کے کثیر الانتخابی سوالات، مختصر سوالات اور تفصیلی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔
- اس سورت کی روشنی میں طلبہ کی کردار سازی کیجیے اور انھیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بننے کی تلقین کیجیے۔

سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ کے بنیادی مضامین اور علمی نکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
4. سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان دینے کے قابل ہو سکیں۔
5. سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

القارعۃ کا معنیٰ ہے: کھڑکھڑانے والی۔ اس سورت کے شروع میں قیامت کی ایک صفت بیان ہوئی ہے: کھڑکھڑانے والی۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ ہے۔

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ کا مرکزی مضمون قیامت کے دن کامیابی اور ناکامی کا معیار ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ میں قیامت کے حالات بیان کیے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ قیامت کا واقع ہونا یقینی بات ہے۔ قیامت کا دن ایک ہولناک دن ہوگا۔ قیامت کے دن انسان پروانوں کی طرح بکھرے ہوئے ہوں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اُون کی طرح ہو جائیں گے۔ ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی، کسی دوسرے کا ہوش نہیں ہوگا۔

قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔ اس دن ثابت ہو جائے گا کہ نیکیاں کامیابی اور بُرائیاں ناکامی کا ذریعہ ہیں۔ نیک اعمال کرنے والے خوش و خرّم ہوں گے جب کہ بُرے اعمال کرنے والے سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

ایاتھا ۱۱ (۱۰۱) سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۰) رکوعھا ۱

سورۃ القارعۃ مکّی ہے (آیات: ۱۱/ رکوع: ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ

کھڑکھڑانے والی۔ کیا ہے کھڑکھڑانے والی؟ اور آپ کو کیا معلوم کہ کیا ہے کھڑکھڑانے والی؟ جس دن لوگ ہو جائیں گے

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵ فَاَمَّا مَنْ

بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح۔ اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اُون کی طرح ہو جائیں گے۔ تو وہ شخص جس کے

ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷ وَ اَمَّا مَنْ

(نیک اعمال کے) پلڑے بھاری ہوں گے۔ تو وہ خوش گوار پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ اور رہا وہ شخص جس کے (نیک اعمال کے)

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱

پلڑے ہلکے ہوں گے۔ تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟۔ (وہ) بھڑکتی ہوئی آگ (کا بے حد نیچا گڑھا) ہے۔

ع-۲۶ ۱

نوٹ: جماعت ہفتم کے امتحانات میں سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ کے معنٰی اور تعارفی متن (سبق) سے کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنٰی	لفظ	معنٰی
اَلْقَارِعَةُ	کھڑکھڑانے والی	اَلْفَرَاش	پروانے
اَلْمَبْثُوْثِ	بکھرے ہوئے	تَكُوْنُ	ہو جائیں گے
اَلْجِبَالُ	پہاڑ	اَلْعِهْنِ	رنگین اُون
اَلْمَنْفُوْشِ	دھنکی ہوئی	ثَقُلَتْ	بھاری ہوں گے
خَفَّتْ	ہلکے ہوں گے	نَارٌ	آگ

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i قیامت کے دن وزن کیا جائے گا:

(الف) اعمال کا (ب) مال کا (ج) انسانوں کا (د) ثواب کا

ii سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ کے مطابق قیامت کے دن لوگ ہوں گے:

(الف) چیونٹیوں کی طرح (ب) پرندوں کی طرح (ج) پروانوں کی طرح (د) ستاروں کی طرح

iii سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ کے مطابق قیامت کے دن پہاڑ ہوں گے:

(الف) برف کی طرح (ب) روئی کی طرح (ج) بادلوں کی طرح (د) مٹی کی طرح

iv اَلْقَارِعَةُ کا معنیٰ ہے:

(الف) کھینچنے والی (ب) کھڑ کھڑانے والی (ج) دوڑنے والی (د) واقع ہونے والی

v قیامت کے دن ثابت ہو جائے گا کہ کامیابی کا ذریعہ ہیں:

(الف) جائیدادیں (ب) دوستیاں (ج) نیکیاں (د) رشتے داریاں

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ کے مطابق قیامت کے دن نیک اعمال کرنے والوں کا کیا انعام ہو گا؟

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

اَلْقَارِعَةُ	اَلْفَرَاشِ	اَلْجِبَالُ	ثَقُلَتْ
اَلْمَبْثُوْثُ	تَكُوْنُ	اَلْمَنْفُوْشُ	نَارٌ

4 درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں:

i. يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿٤﴾

ii. فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿٦﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿٧﴾

5 تفصیلی جواب دیں:

i. سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii. سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- قیامت کے دن نیک اعمال کے ترازو کو وزنی کرنے والے کون سے اعمال ہیں؟ ان کی فہرست بنائیں اور انھیں اپنانے کی کوشش کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

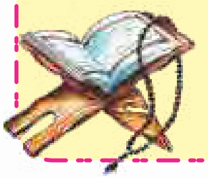

- طلبہ کو سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ، تعارف، وجہِ تسمیہ، بنیادی مضامین اور اہم علمی و عملی نکات کے کثیر الانتخابی سوالات، مختصر سوالات اور تفصیلی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔
- طلبہ کو آگاہ کیجیے کہ قیامت کے دن ترازو کے بھاری اور ہلکا ہونے کا کیا معنیٰ ہے؟

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
4. سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان دینے کے قابل ہو سکیں۔
5. سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان لیں۔

وجہِ تسمیہ:

التَّكَاثُرُ کا معنٰی ہے: ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ آیا ہے اور اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ ہے۔

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ کا مرکزی مضمون انسان کی مال و دولت سے محبّت اور آخرت سے غفلت کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ میں انسان کی مال و دولت سے بے پناہ محبت اور آخرت سے غفلت کا بیان ہے۔ انسان کی اسی کیفیت کے بارے میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ابنِ آدم کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ اس بات کو پسند کرے گا کہ اس کے پاس ایسی دو وادیاں ہو جائیں اور سنو! انسان کا منھ قبر کی مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ (صحیح بخاری:6439)

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں آزمائش کا ذریعہ ہیں۔ انسان سے ان نعمتوں

کے بارے میں آخرت کے دن پوچھ گچھ ہوگی۔

قرآن وسنّت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کسی آدمی کے پاس موجود مال اس وقت بُرا ہے جب اسے ناجائز طریقوں مثلاً سود اور رشوت وغیرہ سے کمائے اور مال کا حق یعنی زکوٰۃ وغیرہ ادا نہ کرے۔ اگر مال کو جائز طریقے سے کمائے اور مال کا حق ادا کرے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

اس سورت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اگر اپنے پاس موجود نعمتوں پر صبر وشکر کرتا رہے اور لوگوں سے مقابلہ نہ کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اور آخرت سے غافل نہیں ہوگا۔

حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

ایک روز نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ** کی تلاوت کر رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے: آدمی کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال، حالاں کہ اس میں تیرا حصّہ تو اتنا ہی ہے جس کو تو نے کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر بوسیدہ کر دیا، یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔ اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے۔ وہ تیرے ہاتھ سے جانے والا ہے اور تو اسے لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔ (صحیح مسلم:2959)

اٰیَاتُهَا ۸	(۱۰۲) سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ (۱۶)	رُكُوْعُهَا ۱

سورۃ التکاثر مکّی ہے (آیات:۸/ رکوع:۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ

بہت زیادہ (مال) کی خواہش نے تمھیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں پہنچ گئے۔ ہر گز (مال کام) نہیں (آئے گا) تم جلد ہی (یہ حقیقت)

تَعْلَمُوْنَ ۝٣ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝٥

جان لوگے۔ پھر ہرگز (مال کام) نہیں (آئے گا) تم جلد ہی (اپنا انجام) جان لوگے۔ ہرگز (ایسا) نہیں (ہوتا) اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو آخرت سے غافل نہ ہوتے)۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝٧

تم جہنم کو ضرور دیکھو گے۔ پھر تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨

پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا۔

ع۔۱۶

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنیٰ	لفظ	معنیٰ
اَلْھٰکُمُ	تمھیں غافل کر دیا	حَتّٰی	یہاں تک کہ
کَلَّا	ہرگز نہیں	سَوْفَ	عنقریب
ثُمَّ	پھر	لَوْ	اگر
اَلْجَحِیْمَ	دوزخ	عَنْ	کے بارے میں
اَلنَّعِیْمُ	نعمتیں	عَیْنَ	آنکھ

نوٹ:

جماعت ہفتم کے امتحانات میں سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ کے معنیٰ اور تعارفی متن (سبق) سے کثیرالانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i مال کی محبّت غافل کر دیتی ہے:

(الف) رشتہ داروں سے (ب) دوستوں سے (ج) آخرت سے (د) گھر بار سے

ii سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ کے مطابق قیامت کے دن پوچھا جائے گا:

(الف) جوانی کے بارے میں (ب) نعمتوں کے بارے میں (ج) علم کے بارے میں (د) دولت کے بارے میں

iii دنیا کی عارضی چیزوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کا بیان، مرکزی موضوع ہے:

(الف) سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ کا (ب) سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ کا (ج) سُوْرَةُ الْعَصْرِ کا (د) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ کا

iv مال کمانا بُرا ہے:

(الف) جھوٹ سے (ب) رشوت سے (ج) سود سے (د) تینوں سے

v تکاثر کا معنٰی ہے:

(الف) رزق کی کثرت (ب) مال کی کثرت (ج) ایک دوسرے سے آگے بڑھنا (د) اولاد کی کثرت

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ کے اہم مضامین میں سے ایک تحریر کیجیے۔

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

اَلْهٰكُمُ	ثُمَّ	حَتّٰى	لَوْ
كَلَّا	اَلْجَحِيْمَ	سَوْفَ	عَنْ

4 درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں:

i. كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾

ii. ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾

5 تفصیلی جواب دیں۔

i. سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii. سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اپنے پاس موجود نعمتوں میں سے اپنی دس پسندیدہ نعمتوں کے نام لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ، تعارف، وجہِ تسمیہ، بنیادی مضامین اور اہم علمی و عملی نِکات کے کثیر الانتخابی سوالات، مختصر سوالات اور تفصیلی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔
- طلبہ کو ایک چارٹ بنانے کو کہیں جس میں وہ کم از کم دس ایسی نعمتوں کے نام لکھیں، جن سے وہ ہر وقت فائدہ اٹھاتے ہیں۔

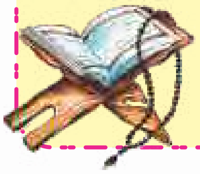

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَةُ الْعَصْرِ کا تعارف، وجہ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَةُ الْعَصْرِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَةُ الْعَصْرِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
4. سُوْرَةُ الْعَصْرِ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان دینے کے قابل ہو سکیں۔
5. سُوْرَةُ الْعَصْرِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

العصر کا معنٰی ہے: زمانہ۔ اس سورت کی پہلی آیت میں عصر یعنی زمانہ کی قسم بیان فرمائی گئی ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْعَصْرِ ہے۔

فضائل:

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب آپس میں ملاقات کرتے تو ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے جب تک ایک دوسرے کو سُوْرَةُ الْعَصْرِ نہ سنا لیتے۔

(المعجم الاوسط طبرانی، ج5 ص215)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ صرف سُوْرَةُ الْعَصْرِ پر غور کر لیں تو یہ ان کی ہدایت کے لیے کافی ہو جائے۔ (تفسیر الشافعی، ج3 ص1461)

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَةُ الْعَصْرِ کا مرکزی مضمون مستقل خسارے سے بچ جانے والے لوگوں کا بیان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ الْعَصْرِ میں تیزی سے گزرتے ہوئے زمانے کی قسم بیان فرما کر اعلان کیا کہ تمام انسان نقصان میں ہیں۔ کیوں کہ انسان کو زندگی گزارنے کے لیے ایک محدود وقت دیا گیا ہے اور وہ مسلسل گزر رہا ہے۔

اس نقصان سے صرف وہی لوگ بچیں گے جو چار کام کریں:

- ایمان لائیں
- نیک عمل کریں
- ایک دوسرے کو حق بات بتائیں
- مصیبتوں پر صبر کرتے ہوئے نیکیوں پر جمے رہیں

سُوْرَۃُ الْعَصْرِ سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت انسان کی سب سے قیمتی دولت ہے۔ ہمیں وقت کی قدر کرنی چاہیے اور اسے فضول کاموں میں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ وقت کو ضائع کرنے والے دنیا اور آخرت میں ناکام ہوتے ہیں۔

اس سورت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نجات کے لیے صرف اپنا نیک عمل ہی کافی نہیں، بلکہ دوسرے مسلمانوں کی فکر بھی ضروری ہے۔

آیاتُها ۳ | (۱۰۳) سُوْرَۃُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۳) | رُكُوْعُهَا ۱

سورۃ العصر مکّی ہے (آیات: ۳ / رکوع: ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ الْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

قسم ہے (تیزی سے گزرتے ہوئے) زمانے کی۔ بے شک انسان یقیناً نقصان میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۵ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ ع

ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی۔ اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔ ع ۳ ۲۸

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنیٰ	لفظ	معنیٰ
اَلْعَصْر	زمانہ	خُسْرٍ	نقصان

اِلَّا	سوائے	اٰمَنُوْا	وہ ایمان لائے
عَمِلُوْا	انھوں نے عمل کیے	الصّٰلِحٰتِ	نیک
تَوَاصَوْا	ایک دوسرے کو نصیحت کی	بِالصَّبْرِ	صبر کی

نوٹ:

جماعت ہفتم کے امتحانات میں سُوْرَۃُ الْعَصْرِ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ کے معنٰی اور تعارفی متن (سبق) سے کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i عصر کا معنٰی ہے:

(الف) زمانہ (ب) رات (ج) سورج (د) انجیر

ii زمانے کی قسم کھائی گئی ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ میں (ب) سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ میں (ج) سُوْرَۃُ الْعَصْرِ میں (د) سُوْرَۃُ الْهُمَزَۃِ میں

iii سُوْرَۃُ الْعَصْرِ میں نقصان سے بچنے کے لیے کام بتائے گئے ہیں:

(الف) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) چھے

iv انسان کو زندگی گزارنے کے لیے وقت دیا گیا ہے:

(الف) بے شمار (ب) لامحدود (ج) نہ ختم ہونے والا (د) محدود

v صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم ملاقات کے وقت ایک دوسرے کو سناتے تھے:

(الف) سُوْرَۃُ الْهُمَزَۃِ (ب) سُوْرَۃُ الْعَصْرِ (ج) سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ (د) سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْعَصْرِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْعَصْرِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوْرَۃُ الْعَصْرِ کے مطابق ہماری سب سے قیمتی دولت کیا ہے؟

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

اَلْعَصْر | خُسْرٍ | عَمِلُوْا | اِلَّا

اٰمَنُوْا | تَوَاصَوْا

4 درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں:

i وَالْعَصْرِ ۝١ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢

ii اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

5 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوْرَۃُ الْعَصْرِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْعَصْرِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سُوْرَۃُ الْعَصْرِ کی عبارت اور ترجمہ ایک چارٹ پر تحریر کریں اور اپنے کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْعَصْرِ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ، تعارف، وجہِ تسمیہ، بنیادی مضامین اور اہم علمی و عملی نِکات کے کثیر الانتخابی سوالات، مختصر سوالات اور تفصیلی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔
- سُوْرَۃُ الْعَصْرِ میں نقصان سے بچنے کے لیے جو چار کام بتائے گئے ہیں ان میں سے ہر ایک کی تفصیل طلبہ کے سامنے رکھیں۔

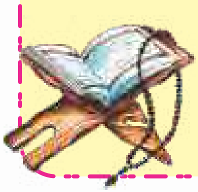

سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

1. سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ کا بامحاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
4. سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان دینے کے قابل ہو سکیں۔
5. سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان لیں۔

وجہِ تسمیہ :

ھُمَزَۃ کا معنیٰ ہے: طعنہ دینے والا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں ھُمَزَۃ یعنی طعنہ دینے والے شخص کے لیے ہلاکت کا اعلان ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ ہے۔

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ میں کفارِ مکّہ کے رویّے کا ذکر کیا گیا ہے۔ آخرت سے غافل اور دنیا سے محبّت کرنے والے انسان کا حال بیان کیا گیا ہے۔ ایسا شخص دوسروں کے عیب نکالتا ہے اور طعنے دیتا ہے۔ وہ لالچ کے ساتھ مال کو گِن گِن کر جمع کرتا ہے اور مال سے امیدیں رکھتا ہے۔ ایسے شخص کو آگ میں ڈالا جائے گا جو دلوں تک پہنچ جائے گی۔ جہنم کی آگ کی یہ خصوصیت اس لیے بیان کی گئی کہ دُنیا کی آگ جب انسان کے بدن کو لگتی ہے تو اس کے دل تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کی موت واقع ہو جاتی ہے، لیکن جہنم کی آگ دل تک پہنچ جائے گی لیکن انسان کی موت واقع نہیں ہو گی۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں دوسروں کے عیب نکالنے، ان کی غیبت کرنے اور ان کی برائی بیان کرنے سے دُور رہنا چاہیے۔ اسی طرح کسی کی بُرائی پر اسے طعنہ بھی نہیں دینا چاہیے۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی عظمت مال و دولت کے بجائے اچھے اعمال اور کردار کی وجہ سے ہوتی ہے۔

آیاتُها ۹	(۱۰۴) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۲)	رُكُوْعُهَا ۱

سورۃ الھمزۃ مکّی ہے (آیات: ۹ / رکوع: ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا

ہر ایسے شخص کے لیے ہلاکت ہے جو (آمنے سامنے) طعنہ دینے والا (اور پیٹھ پیچھے) عیب نکالنے والا ہو۔ وہ جس نے مال جمع کیا

وَّ عَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ

اور اس کو گِن گِن کر رکھا۔ وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ (ایسا) ہر گز نہیں (ہوگا!)

فِي الْحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾

وہ ضرور چُورہ چُورہ کر دینے والی میں پھینکا جائے گا۔ اور آپ کیا سمجھے چُورہ چُورہ کر دینے والی کیا ہے؟۔ (وہ) اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی۔

الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع ۱ / ۹ / ۲۹

جو دلوں تک پہنچ جائے گی۔ بے شک وہ ان پر (ہر طرف سے) بند کر دی جائے گی۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔

نوٹ: جماعت ہفتم کے امتحانات میں سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ کے معنٰی اور تعارفی متن (سبق) سے کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

لفظ	معنیٰ	لفظ	معنیٰ
هُمَزَةٍ	طعنہ دینے والا	وَيْلٌ	ہلاکت ہے
اَلَّذِیْ	جو، جس	لُمَزَةٍ	پیٹھ پیچھے عیب نکالنے والا
يَحْسَبُ	وہ خیال کرتا ہے	عَدَّدَهٗ	اس نے گن گن کر رکھا
اَلْمُوْقَدَةُ	بھڑکائی ہوئی	اَخْلَدَهٗ	اس کو ہمیشہ زندہ رکھے گا
عَمَدٍ	ستونوں میں	مُّؤْصَدَةٌ	بند کر دی جائے گی
مُّمَدَّدَةٍ	لمبے لمبے	اِنَّهَا	بے شک وہ

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i) هُمَزَةٍ کا معنیٰ ہے:

(الف) حرام کھانے والا (ب) گانے سننے والا (ج) طعنہ دینے والا (د) تکبّر کرنے والا

ii) آخرت سے غافل انسان کا رویّہ ہے:

(الف) طعنہ دینا (ب) غیبت کرنا (ج) مال سے امید لگانا (د) تینوں کام کرنا

iii) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ میں رویہ بیان کیا گیا ہے:

(الف) بنی اسرائیل کا (ب) کفارِ مکّہ کا (ج) قومِ عاد کا (د) قومِ ثمود کا

iv) لالچ کے ساتھ مال کو گن گن کر رکھتا ہے:

(الف) تاجر (ب) غریب انسان (ج) امیر انسان (د) آخرت سے غافل

v) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ کے مطابق جہنم کی آگ پہنچ جائے گی:

(الف) دلوں تک (ب) دماغ تک (ج) پاؤں تک (د) سر تک

2 مختصر جواب دیجیے۔

i. سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii. سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii. سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ کے مطابق انسان کی عظمت کس چیز میں ہے؟

3 درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں:

وَیۡلٌ	هُمَزَةٍ	عَدَّدَهٗ	مُّؤۡصَدَةٌ
لُّمَزَةِ	الَّذِیۡ	اَخۡلَدَهٗ	مُّمَدَّدَةٍ

4 درج ذیل قرآنی آیات کا ترجمہ لکھیں:

i. وَیۡلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾

ii. نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾

5 تفصیلی جواب دیں۔

i. سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii. سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- تحقیق کیجیے کہ مال کب نعمت ہوتا ہے اور کب آزمائش اور فتنہ بن جاتا ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ کے بامحاورہ ترجمہ، منتخب ذخیرۂ الفاظ، تعارف، وجہِ تسمیہ، بنیادی مضامین اور اہم علمی و عملی نِکات کے کثیر الانتخابی سوالات، مختصر سوالات اور تفصیلی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔
- اس سورت میں جن بُری عادتوں کی نشان دہی کی گئی ہے طلبہ کو ان سے بچنے کی تاکید کیجیے۔ انھیں گفت گو کے آداب سے روشناس کرائیں۔

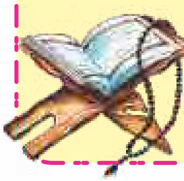

حضرت ابراہیم علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
2. حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی تعلیمات سے روشناس ہو سکیں۔
3. حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی سے رہ نمائی حاصل کر سکیں اور اپنی عملی زندگی میں ان کی صفات کو اپنا سکیں۔
4. حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے قرآنی تذکرہ کی اہمیّت کو جان سکیں۔
5. حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے ایمانی تذکرے سے اپنے دل و دماغ کو منوّر کر سکیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام ایک عظیم پیغمبر ہیں۔ آپ علیہ السّلام کو "خلیل اللہ" یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عراق میں پیدا ہوئے۔ آخری نبی حضرت محمد رَسُوْلُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا ذکر قرآنِ مجید میں متعدّد بار آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بعد جتنے بھی پیغمبر آئے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اولاد میں سے آئے۔ اسی وجہ سے آپ کو "ابوالانبیاء" یعنی پیغمبروں کا باپ کہا جاتا ہے۔ یہودیت، مسیحیت اور اسلام تینوں مذاہب میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو انتہائی قابلِ احترام اور قابلِ تعظیم سمجھا جاتا ہے، یہاں تک کہ مشرکینِ مکّہ بھی خود کو "ابراہیمی" کہتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام قریباً چار ہزار سال قبل عراق میں پیدا ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بچپن سے ہی بتّوں کی عبادت کی مخالفت کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی کھل کر بتّوں کی مخالفت کرنے پر ان کو قتل کرنے اور گھر سے نکالنے کی دھمکی دی گئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے ایک مرتبہ بت خانے میں جا کر بتّوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور آپ علیہ السّلام کا نمرود بادشاہ کے ساتھ مناظرہ ہوا۔ مناظرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے دلائل پر غور کرنے کے بجائے یہ شاہی فرمان جاری کیا گیا کہ ان کو جلا ڈالو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ میں ڈالے جانے کا واقعہ پیش آیا مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے لیے ٹھنڈی ہونے کے ساتھ سلامتی اور آرام کا باعث بن گئی۔ اس قوم کی بدنصیبی کی حد یہ تھی کہ اتنا بڑا معجزہ دیکھنے کے باوجود بھی وہ ایمان نہیں لائے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو عراق سے فلسطین ہجرت فرمانے کا حکم دیا۔ فلسطین اور شام کے علاقے میں آپ علیہ السّلام کی دعوت خوب پھیلی۔ آپ علیہ السّلام توحید کی تبلیغ کے لیے مصر بھی تشریف لے گئے۔ اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے دنیا کے ایک بڑے حصّے میں اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت کا پیغام پہنچایا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو عمر کے آخری حصّے میں اولاد سے نوازا۔ حضرت اسماعیل علیہ السّلام آپ علیہ السّلام کے بڑے بیٹے ہیں، جن کی والدہ کا نام حضرت ہاجرہ علیہا السّلام ہے۔ دوسرے بیٹے کا نام حضرت اسحاق علیہ السّلام ہے اور ان کی والدہ کا نام حضرت سارہ علیہا السّلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں بیٹوں کے ذریعے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو بڑی برکت عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنی بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السّلام اور بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو مکّہ مکرّمہ کے چٹیل میدان میں چھوڑ دیا۔ جب کھانے پینے کے لیے کچھ نہ رہا تو حضرت ہاجرہ علیہا السّلام بے چین ہو کر قریب ہی صفا اور مروہ نامی پہاڑیوں پر پانی کی تلاش میں دوڑیں۔ ایک ماں کی یہ بے چینی دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے وہاں پانی کا چشمہ جاری کر دیا، جسے زم زم کا چشمہ کہا جاتا ہے۔ اس طرح اس بے آباد وادی میں پانی کا انتظام ہو گیا۔ کچھ مدت کے بعد ایک قبیلہ بنو جرہم کا ادھر سے گزر ہوا۔ پانی کی سہولت دیکھ کر انھوں نے حضرت ہاجرہ علیہا السّلام سے قیام کی اجازت چاہی۔ حضرت ہاجرہ علیہا السّلام نے انھیں وہاں قیام کی اجازت دے دی۔

پھر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر تاریخِ انسانی کا وہ عظیم الشان کارنامہ انجام دیا، جس کا مشاہدہ نہ اس سے پہلے کبھی زمین و آسمان نے کیا اور نہ اس کے بعد کریں گے۔ اپنے جگر گوشے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو منھ کے بل زمین پر لٹا دیا۔ چھری تیز کی، آنکھوں پر پٹی باندی اور پوری طاقت سے چھری اپنے بیٹے کے گلے پر چلاتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ صدا آئی: "اے ابراہیم! تم نے خواب سچ کر دکھایا، ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔" چناں چہ حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے بدلے جنّت سے ایک مینڈھا

بھیج دیا گیا، جسے حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے ذبح کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کی قربانی قبول فرمائی۔ مسلمان ہر سال عید الاضحیٰ کے موقع پر سنّتِ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے جانوروں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔

اس عظیم امتحان میں کامیابی کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو حکم دیا کہ دنیا میں میری عبادت کے لیے گھر تعمیر کرو۔ چناں چہ باپ بیٹے نے مل کر مکّہ مکرّمہ میں بیت اللہ شریف (خانہ کعبہ) کی تعمیر کی۔

بیت اللہ کی تعمیر سے فراغت کے بعد اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کردو۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے حج کا اعلان کیا۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا اعلان نہ صرف اس وقت کے زندہ لوگوں تک پہنچادیا بلکہ عالمِ ارواح میں تمام روحوں نے بھی یہ آواز سنی۔ جس شخص کی قسمت میں بیت اللہ کی زیارت لکھی تھی اس نے اس اعلان کے جواب میں لبّیک کہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ سے مکّہ مکرّمہ کے بارے میں جو دعائیں مانگی تھیں، اللہ تعالیٰ نے ان تمام دعاؤں کو قبول فرمایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو پورا کیا۔ اس راہ میں آنے والی ہر قسم کی تکلیف کو برداشت کیا۔ اس کا صلہ یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ انھیں قیامت کے دن تو بلند مقام عطا فرمائیں گے ہی، لیکن اس کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے نام کو ایسا چمکایا کہ دنیا بھر کے مسلمان انھیں عقیدت اور احترام کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔

خانۂ کعبہ، مکّہ مکرّمہ

آیت 74 تا 90

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّیْۤ اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝٧٤

اور جب ابراہیم (علیہ السّلام) نے اپنے باپ آزر سے فرمایا کیا تُو بُتوں کو معبود بناتا ہے؟ بے شک میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

وَ كَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ۝٧٥

اور اسی طرح ہم نے ابراہیم (علیہ السّلام) کو دکھائے آسمانوں اور زمینوں کے عجائبات اور اس لیے کہ وہ خوب یقین کرنے والوں میں ہو جائیں۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ

پھر جب ان پر رات چھا گئی (تو) انھوں نے ایک ستارا دیکھا (ابراہیم علیہ السّلام نے) فرمایا (کیا) یہ میرا ربّ ہے؟ پھر جب وہ غائب ہو گیا

قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ۝٧٦ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ

(تو) انھوں نے فرمایا کہ میں غروب ہو جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر جب انھوں نے چاند کو چمکتا ہوا دیکھا (تو) فرمایا (کیا) یہ میرا ربّ ہے؟

فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ۝٧٧

پھر جب وہ بھی غائب ہو گیا تو (ابراہیم علیہ السّلام نے) فرمایا کہ اگر میرا ربّ مجھے ہدایت نہ فرماتا تو میں بھی ضرور گمراہ قوم میں سے ہو جاتا۔

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ

پھر جب سورج کو چمکتا ہُوا دیکھا (تو) فرمایا (کیا) یہ میرا ربّ ہے؟ یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو (ابراہیم علیہ السّلام نے) فرمایا

اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝٧٨ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ

کہ اے میری قوم! بے شک میں بے زار ہوں اُن سے جنھیں تم شریک ٹھہراتے ہو۔ بے شک میں نے اپنا رخ کر لیا سب سے الگ ہو کر

فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝٧٩ وَ حَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ

اُسی کی طرف جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اور اُن کی قوم اُن سے جھگڑنے لگی

قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنِ ؕ وَ لَاۤ اَخَافُ

(ابراہیم علیہ السّلام نے) فرمایا کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو؟ حالاں کہ اُس نے تو مجھے ہدایت عطا فرمائی ہے اور میں (اُن سے) نہیں ڈرتا

مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ

جنھیں تم اُس کا شریک ٹھہراتے ہو مگر میرا ربّ ہی کچھ (نقصان) چاہے (تو پہنچا سکتا ہے) میرا ربّ (اپنے) علم سے ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے

أَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَ كَيْفَ أَخَافُ مَآ أَشْرَكْتُمْ وَ لَا تَخَافُوْنَ

تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ اور میں کیوں ڈروں اُن سے جنھیں تم شریک ٹھہراتے ہو جب کہ تم نہیں ڈرتے

أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَأَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ

کہ تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو جس کی اس نے تم پر کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی تو دونوں فریقوں میں سے

أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۚ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ

کون امن کا زیادہ حق دار ہے ؟ اگرتم جانتے ہو۔ جو لوگ ایمان لائے اورانھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملایا

أُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَ تِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ إِبْرٰهِيْمَ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم (علیہ السّلام) کو عطا فرمائی تھی

عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ

اُن کی قوم کے مقابلہ میں ہم درجات میں بلند فرما دیتے ہیں جس کو ہم چاہتے ہیں بےشک آپ کا ربّ بڑی حکمت والا

عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗٓ إِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا

خوب جاننے والا ہے۔ اور ہم نے اُن (ابراہیم علیہ السّلام) کو اسحاق (علیہ السّلام) اور یعقوب (علیہ السّلام) عطا فرمائے ہم نے سب کو

هَدَيْنَا ۚ وَ نُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ

ہدایت عطا فرمائی اور اس سے پہلے ہم نے نوح (علیہ السّلام) کو بھی ہدایت عطا فرمائی اور اُن کی اولاد میں سے

دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ أَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ

داوٗد (علیہ السّلام) اورسلیمان (علیہ السّلام) اورایوب (علیہ السّلام) اوریوسف (علیہ السّلام) اورموسیٰ (علیہ السّلام) اورہارون (علیہ السّلام) کو (بھی ہدایت عطا فرمائی)

وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ إِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ

اورہم نیک کام کرنے والوں کواسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ اورزکریا (علیہ السّلام) اوریحییٰ (علیہ السّلام) اورعیسیٰ (علیہ السّلام) اورالیاس (علیہ السّلام) کو (بھی ہدایت عطا فرمائی)

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ إِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ

یہ سب صالحین میں سے تھے۔ اور اسماعیل (علیہ السّلام) اور الیسع (علیہ السّلام) اور یونس (علیہ السّلام) اور لوط (علیہ السّلام) کو (بھی ہدایت

وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ

عطا فرمائی) اور ان سب کو ہم نے (ان کے زمانے کے) تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ اور ان کے باپ دادا

وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ إِخْوَانِهِمْ ۚ وَ اجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾

اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے بھی (کچھ کو) اور ہم نے اُنھیں چُن لیا اور اُنھیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت عطا فرمائی۔

وقف لازم ۱۵ ع

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ

یہ ہے اللہ کی ہدایت جس سے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نوازے اگر وہ لوگ شرک کرتے تو ان کے کیے ہوئے

مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ۚ

تمام اعمال ضرور برباد ہوجاتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھیں ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوّت عطا فرمائی

فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰۤؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

تو اب اگر یہ لوگ ان کا انکار کریں تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کر رکھے ہیں جو ان کے منکر نہیں ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ

یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے ہدایت عطا فرمائی تو آپ ان کے طریقہ پر چلیں آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) فرما دیجیے

اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ ع

میں تم سے نہیں مانگتا اس (تبلیغ) پر کوئی اجر، یہ تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

آیت 69 تا 104

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾

اور آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) ان پر تلاوت کیجیے ابراہیم (علیہ السّلام) کا قصہ۔ جب انھوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ

وہ کہنے لگے ہم بتوں کی پوجا کرتے ہیں لٰہذا ہم ہمیشہ ان ہی (کی پوجا) پر جمے رہنے والے ہیں۔ (ابراہیم علیہ السّلام نے) فرمایا

هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ لا اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا

کیا وہ تمھاری (فریاد) سنتے ہیں جب تم (اُنھیں) پکارتے ہو؟ یا وہ تمھیں فائدہ پہنچاتے ہیں یا نقصان پہنچاتے ہیں؟ انھوں نے کہا

بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾ لا

بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا تھا اسی طرح کرتے ہوئے۔ (ابراہیم علیہ السّلام نے) فرمایا کیا تم نے (ان کی حقیقت میں) غور کیا جن کی تم پوجا کرتے ہو؟

اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾ لا الَّذِيْ خَلَقَنِيْ

تم بھی اور تمھارے پہلے باپ دادا بھی۔ تو بے شک وہ میرے دشمن ہیں سوائے تمام جہانوں کے ربّ کے۔ وہ جس نے مجھے پیدا فرمایا

وقف لازم

فَهُوَ یَهۡدِیۡنِ ﴿۷۸﴾ وَ الَّذِیۡ هُوَ یُطۡعِمُنِیۡ وَ یَسۡقِیۡنِ ﴿۷۹﴾ وَ اِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ یَشۡفِیۡنِ ﴿۸۰﴾

تو وہی میری رہ نمائی فرماتا ہے۔ اور وہی مجھے کھلاتا اور مجھے پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔

وَ الَّذِیۡ یُمِیۡتُنِیۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡنِ ﴿۸۱﴾ وَ الَّذِیۡۤ اَطۡمَعُ اَنۡ یَّغۡفِرَ لِیۡ خَطِیۡٓـَٔتِیۡ یَوۡمَ الدِّیۡنِ ﴿۸۲﴾

اور جو مجھے موت دے گا پھر مجھے زندہ فرمائے گا۔ اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میری خطائیں بخش دے گا بدلہ کے دن۔

رَبِّ هَبۡ لِیۡ حُکۡمًا وَّ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ﴿۸۳﴾ وَ اجۡعَلۡ لِّیۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۸۴﴾

اے میرے ربّ! مجھے حکمت عطا فرما اور مجھے صالحین میں شامل فرما۔ اور میرا ذکرِ خیر جاری فرما بعد میں آنے والوں میں۔

وَ اجۡعَلۡنِیۡ مِنۡ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیۡمِ ﴿۸۵﴾ وَ اغۡفِرۡ لِاَبِیۡۤ اِنَّهٗ کَانَ مِنَ الضَّآلِّیۡنَ ﴿۸۶﴾

اور مجھے بنا دے نعمتوں والی جنّت کے وارثوں میں سے۔ اور میرے باپ کو بخش دے بے شک وہ گمراہوں میں سے ہے۔

وَ لَا تُخۡزِنِیۡ یَوۡمَ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۸۷﴾ یَوۡمَ لَا یَنۡفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوۡنَ ﴿۸۸﴾

اور مجھے رُسوا نہ کرنا جس دن لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ جس دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے (اولاد)۔

اِلَّا مَنۡ اَتَی اللّٰهَ بِقَلۡبٍ سَلِیۡمٍ ﴿۸۹﴾ وَ اُزۡلِفَتِ الۡجَنَّۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۹۰﴾

مگر جو اللہ کے پاس آیا سلامتی والے (پاک) دل کے ساتھ (وہی کامیاب ہوگا)۔ اور جنّت قریب کر دی جائے گی پرہیزگاروں کے لیے۔

وَ بُرِّزَتِ الۡجَحِیۡمُ لِلۡغٰوِیۡنَ ﴿۹۱﴾ وَ قِیۡلَ لَهُمۡ اَیۡنَمَا کُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۹۲﴾ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ

اور جہنم ظاہر کر دی جائے گی گمراہوں کے لیے۔ اور ان سے کہا جائے گا وہ کہاں ہیں جن کو تم پوجتے تھے؟ اللہ کے سوا

هَلۡ یَنۡصُرُوۡنَکُمۡ اَوۡ یَنۡتَصِرُوۡنَ ﴿۹۳﴾ فَکُبۡکِبُوۡا فِیۡهَا هُمۡ وَ الۡغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَ جُنُوۡدُ اِبۡلِیۡسَ

کیا وہ تمھاری مدد کر سکتے ہیں یا وہ خود کو بچا سکتے ہیں؟ پھر وہ اور تمام گمراہ اس (جہنم) میں اوندھے مُنھ ڈال دیے جائیں گے۔ اور ابلیس کے لشکر بھی

اَجۡمَعُوۡنَ ﴿۹۵﴾ قَالُوۡا وَ هُمۡ فِیۡهَا یَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ اِنۡ کُنَّا لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۹۷﴾

سب کے سب۔ وہ سب اس (جہنم) میں آپس میں جھگڑتے ہوئے کہیں گے۔ اللہ کی قسم! یقیناً ہم تو کھلی گمراہی میں تھے۔

اِذۡ نُسَوِّیۡکُمۡ بِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۸﴾ وَ مَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا

جب ہم تمھیں ربّ العالمین کے برابر کرتے تھے۔ اور ہمیں تو ان مجرموں ہی نے گمراہ کیا تھا۔ تو (اب) ہمارے لیے کوئی نہیں ہے

مِنۡ شَافِعِیۡنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ لَا صَدِیۡقٍ حَمِیۡمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَوۡ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً

سفارش کرنے والوں میں سے۔ اور نہ کوئی گرم جوش دوست ہے۔ تو کاش (دنیا میں) ہمیں واپس ہونا نصیب ہو جاتا

فَنَکُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۰۳﴾

تو ہم مومنوں میں سے ہو جاتے۔ بے شک اس (قصّہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے اور ان کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں تھے۔

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ ع ٥ ٣٦ ٩

اور بے شک آپ کا ربّ ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ

آیت 51 تا 73

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾

اور ہم نے (موسیٰ علیہ السّلام سے بھی) پہلے ابراہیم (علیہ السّلام) کو ان کی (شان کے مطابق) کامل بصیرت عطا فرمائی تھی اور ہم اُن کو خوب جاننے والے تھے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿٥٢﴾

جب (ابراہیم علیہ السّلام نے) فرمایا اپنے باپ اور اپنی قوم سے یہ کیسی مُورتیاں ہیں جن (کی پوجا) پر تم جم کر بیٹھے ہو؟

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ

انھوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اُن کی پوجا کرتے ہوئے۔(ابراہیم علیہ السّلام نے) فرمایا یقیناً تم اور تمھارے باپ دادا

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿٥٥﴾

کھلی گمراہی میں پڑے رہے ہو۔ وہ بولے کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا تم کھیل تماشا کرنے والوں میں سے ہو؟۔

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ

(ابراہیم علیہ السّلام نے) فرمایا بلکہ تمھارا ربّ آسمانوں اور زمینوں کا ربّ ہے جس نے اُنھیں پیدا فرمایا ہے اور میں اس پر

مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَ تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾

گواہوں میں سے ہوں۔اور اللہ کی قسم! میں یقیناً تمھارے بُتوں کے ساتھ ضرور ایک تدبیر کروں گا اس کے بعد کہ جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے۔

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٨﴾

پھر انھوں (ابراہیم علیہ السّلام) نے ان (بتوں) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے ان کے ایک بڑے (بُت) کے تاکہ وہ لوگ اس کی طرف رجوع کریں۔

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٩﴾

وہ کہنے لگے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ یقیناً وہ ظالموں میں سے ہے۔

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾

(کچھ) لوگوں نے کہا کہ ہم نے ایک نوجوان کو سنا ہے جو ان کا ذکر (بُرائی سے) کرتا ہے اسے ابراہیم کہا جاتا ہے۔

قَالُوْا فَأْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالُوْٓا

وہ بولے تو لاؤ اسے لوگوں کے سامنے تاکہ وہ (اس کا انجام) دیکھ لیں۔ (جب ابراہیم علیہ السّلام آئے تو) ان لوگوں نے کہا

ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾

کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے اے ابراہیم!۔

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾

(ابراہیم علیہ السّلام نے) فرمایا (نہیں) بلکہ یہ کام کیا (ہوگا) ان کے اس بڑے (بُت) نے لہٰذا تم انھی (بُتوں) سے پوچھو اگر وہ بول سکتے ہیں۔

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾

پھر وہ اپنے دلوں میں سوچنے لگے تو (اپنے آپ سے) کہنے لگے بےشک تم خود ہی ظالم ہو۔

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾

پھر (شرمندہ ہو کر) سر نیچا کر لیا (اور کہنے لگے) یقیناً تم جانتے ہو کہ یہ (بُت) نہیں بولتے۔

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا

(ابراہیم علیہ السّلام نے) فرمایا تو کیا تم پوجتے ہو اللہ کے سوا (ان کو) جو نہ تمھیں کچھ فائدہ دے سکتے ہیں

وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

اور نہ تمھیں نقصان دے سکتے ہیں؟ افسوس ہے تم پر اور ان پر جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا تو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ

وہ لوگ کہنے لگے تم اس کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔ ہم (اللہ) نے فرمایا کہ اے آگ!

كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا

تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم (علیہ السّلام) پر۔ اور ان لوگوں نے ان کے ساتھ ایک بُری چال کا ارادہ کیا تھا

فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا

تو ہم نے ان ہی لوگوں کو کر دیا نقصان اُٹھانے والے۔ اور ہم نے اُنھیں (ابراہیم علیہ السّلام کو) اور لوط (علیہ السّلام) کو نجات عطا فرمائی

اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾

اُس سرزمین کی طرف جس میں ہم نے جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۗ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۗ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾

اور ہم نے اُنھیں (ابراہیم علیہ السّلام کو) عطا فرمائے اسحاق (علیہ السّلام) اور (اسحاق علیہ السّلام پر) زائد یعقوب (علیہ السّلام بھی) اور ہم نے ان سب کو نیکوکار بنایا۔

وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ

اورہم نے اُنھیں امام بنایا وہ ہمارے حکم سے ہدایت فرماتے تھے اورہم نے ان کی طرف وحی فرمائی نیک کام کرنے کی

وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۟ۙ (۷۳)

اور نماز قائم کرنے کی اور زکوۃ ادا کرنے کی اور وہ سب ہمارے عبادت گزار (بندے) تھے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا لقب ہے:

(الف) خلیل اللہ (ب) کلیم اللہ (ج) صفی اللہ (د) نجی اللہ

ii حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو بچپن ہی سے نفرت تھی:

(الف) کھیل کود سے (ب) بتّوں کی عبادت سے (ج) اپنی قوم سے (د) بادشاہ نمرود سے

iii حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے زمانے میں عراق کا بادشاہ تھا:

(الف) فرعون (ب) قارون (ج) نمرود (د) نجاشی

iv سنّتِ ابراہیمی کی یاد میں مسلمان ہر سال جانور قربان کرتے ہیں:

(الف) عیدالفطر کے موقع پر (ب) عیدالاضحٰی کے موقع پر (ج) رمضان المبارک میں (د) محرّم الحرام میں

v حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے لوگوں میں اعلان کیا:

(الف) نماز کا (ب) روزے کا (ج) زکوۃ کا (د) حج کا

2 مختصر جواب دیجیے۔

i حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی ایک خصوصیت تحریر کیجیے۔

ii حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو ابوالانبیاء یعنی انبیاء کرام علیہم السّلام کا باپ کیوں کہا جاتا ہے؟

iii حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بیٹوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

iv زم زم کا چشمہ کس طرح جاری ہوا؟

v حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں:

i حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا مقام و مرتبہ تحریر کیجیے۔

ii حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی زندگی کے اہم واقعات بیان کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی زندگی کے بارے میں اپنے مطالعہ کو وسعت دیجیے۔
- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بارے میں ایک تقریر تیار کیجیے اور کمرا جماعت میں پیش کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی زندگی کے مزید مستند واقعات طلبہ کو سنائیں اور پھر ان سے کہیں وہ ان واقعات کو کمرا جماعت میں بیان کریں۔
- طلبہ کو قرآنِ مجید کی ان آیات کا حوالہ دیں جن میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا ذکر آیا ہے۔
- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی زندگی سے حاصل ہونے والے اسباق طلبہ کے سامنے پیش کریں۔

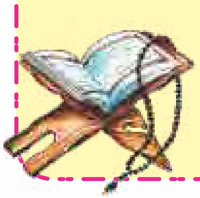

حضرت موسیٰ علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
2. حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی تعلیمات سے روشناس ہو سکیں۔
3. حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی سے رہ نمائی حاصل کر سکیں اور اپنی عملی زندگی میں ان کی صفات کو اپنا سکیں۔
4. حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے قرآنی تذکرہ کی اہمیّت جان سکیں۔
5. حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ایمانی تذکرے سے اپنے دل و دماغ کو منوّر کر سکیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام مصر میں پیدا ہوئے۔ آپ علیہ السّلام کے والد کا نام "عمران" ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام "تورات" اور آپ علیہ السّلام کا لقب "کلیم اللہ" ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش ہوئی تو مصر میں دو قومیں آباد تھیں۔ ایک حضرت یعقوب علیہ السّلام کی اولاد، جنھیں بنی اسرائیل کہا جاتا تھا اور دوسری قبطی قوم۔ قبطی قوم اپنے زمانے کے بادشاہوں کو خدا سمجھتی تھی، انھوں نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا اور ان پر طرح طرح کے ظلم ڈھاتے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے زمانے میں مصر کے بادشاہ کو "فرعون" کہا جاتا تھا۔ فرعون کو نجومیوں نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا، جو اس کی بربادی کا سبب بنے گا۔ اس لیے وہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے لڑکوں کو قتل کرا دیتا اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش ہوئی تو آپ علیہ السّلام کی والدہ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ علیہ السّلام کو صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں بہا دیا۔ فرعون کی بیوی حضرت آسیہ علیہا السّلام نے اس صندوق کو دریا میں تیرتے ہوئے دیکھا تو صندوق منگوا لیا۔ جب انھوں نے صندوق کھولا تو اس میں ایک بچّہ دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئیں۔ انھوں نے اِس بچّے کو اپنا بیٹا بنا کر پالنے کا فیصلہ کیا۔ اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السّلام فرعون کے محل میں

پرورش پانے لگے۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام جوان ہوئے تو مصر سے ہجرت فرما کر مدین چلے گئے۔ پھر جب وہاں سے واپس مصر آرہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو نبوّت عطا فرمائی۔ انھیں مصر والوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔ ان کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السّلام کو بھی نبی بنا کر اُن کے ساتھ بھیجا۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السّلام کے ساتھ مل کر فرعون اور مصر والوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کی۔ ان لوگوں نے نبیوں کی بات ماننے کے بجائے مقابلے کی ٹھان لی۔ انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے مقابلہ کرنے کے لیے مصر کے جادوگروں کو اکٹھا کیا۔ جب فرعون کے دربار میں جادوگروں نے اپنی لاٹھیوں کو سانپ بنا کر دکھایا تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا عصا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اژدھا بن کر جادوگروں کے تمام سانپ نگل گیا۔ جب جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا یہ معجزہ دیکھا تو وہ ان کی سچائی پر ایمان لے آئے۔ یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود فرعون اور اس کی قوم کے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر ایمان نہ لائے، بلکہ ان پر ظلم وستم شروع کر دیا۔

جب فرعون اور اس کی قوم کا ظلم حد سے بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے ہجرت کر جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنی قوم کے ساتھ مصر سے روانہ ہو گئے۔

جب فرعون کو پتا چلا تو وہ اپنے لشکر کے ساتھ ان کے پیچھے نکل پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام ایک سمندر کے کنارے پہنچے تو فرعون بھی اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور آپ علیہ السّلام کی قوم سمندر اور فرعون کے لشکر کے درمیان پھنس گئی۔ آگے سمندر تھا اور پیچھے فرعون کا لشکر۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو حکم دیا کہ اپنا عصا سمندر پر ماریں۔ آپ علیہ السّلام نے عصا مارا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے سمندر میں راستہ بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنی قوم کو لے کر سمندر میں سے سلامتی کے ساتھ گزر گئے۔ فرعون بھی اپنے لشکر سمیت دریا میں اتر پڑا، مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے سمندر کا پانی آپس میں مل گیا۔ اس طرح فرعون اور اس کے لشکر کو اللہ تعالیٰ نے غرق کر دیا۔

سمندر پار کرنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنی قوم کو لے کر ایک وادی میں پہنچے۔ وہاں سخت گرمی تھی اور کھانے پینے کا سامان نہ تھا۔ ان مشکل حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی دعا سے بنی اسرائیل پر کئی انعامات کیے۔ بادل ان پر سایہ کیے رہتا تاکہ وہ گرمی سے محفوظ رہیں۔ ان کے پینے کے لیے پانی کے بارہ چشمے جاری کر دیے۔ ان کی خوراک کے لیے آسمان سے مزے دار کھانا اتارا گیا جسے "منّ وسلویٰ" کہا جاتا ہے۔ بنی اسرائیل پر اور بھی بہت سے احسانات کیے گئے لیکن انھوں نے قدر نہ کی۔ اس وادی میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو "طور" نامی پہاڑ پر بلایا اور آپ علیہ السّلام کو تورات عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو کئی معجزے عطا کیے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پاس ایک عصا تھا۔ جب آپ علیہ السّلام اسے زمین پر ڈالتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سانپ بن جاتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈال کر نکالتے تو وہ چمکنے لگتا تھا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اپنا عصا پانی پر مارا تو اللہ تعالیٰ نے پانی میں راستے بنا دیے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد قرآنِ مجید میں سب سے زیادہ جس پیغمبر کا ذکر آیا ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے ظالم فرعون کے سامنے انتہائی جرأت سے حق کا پیغام پہنچایا اور اپنی قوم کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی کی زندگی عطا کی۔ فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں، بلکہ یہ حق و باطل کے معرکوں میں سے ایک عظیم معرکہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے تکبّر اور ظلم کو رُسوا کیا اور عاجزی، مظلومیّت اور صبر کو فتح عطا فرمائی۔ حق کا انکار کرنے والوں کو قیامت تک کے لیے عبرت کا نشان بنا دیا گیا اور نیکی کے راستے پر چلنے والوں کو عظیم مرتبہ عطا ہوا۔

اہرامِ مصر

کوہِ طور مصر

سُوْرَةُ الْقَصَصِ

آیت 01 تا 50

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

طٰسٓمّٓ ۝١ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ

طٰسٓمّٓ ۔ یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں موسیٰ (علیہ السّلام) اور فرعون کے کچھ حالات حق کے ساتھ

لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٣ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا

ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ بے شک فرعون زمین میں سرکش تھا اوراس نے وہاں کے لوگوں کو گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا

يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ يَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ

اُس نے کمزور کر دیا تھا اُن میں سے ایک گروہ کو وہ اُن کے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور اُن کی بیٹیوں کو زندہ رکھتا تھا

اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٤ وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ

بے شک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔ اور ہم نے چاہا کہ ہم احسان کریں ان لوگوں پر جو زمین میں کمزور کر دیے گئے تھے

وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝٥ۙ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ

اور ہم اُنھیں امام بنائیں اور ہم اُنھیں (ان کے ملک ومال کا) وارث بنائیں۔ اور ہم اُنھیں زمین میں اختیار عطا کریں

وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝٦

اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں کو اِن (کمزوروں) سے وہ دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔

وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ

اورہم نے موسیٰ (علیہ السّلام) کی والدہ کی طرف الہام کیا کہ تم اسے دودھ پلاتی رہو پھر جب تمھیں اس کے بارے میں کوئی خطرہ ہوتو اُسے دریا میں ڈال دینا

وَ لَا تَخَافِيْ وَ لَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٧

اور تم ڈرنا نہیں اور نہ تم غم کرنا بے شک ہم اُسے تمھاری طرف واپس پہنچانے والے ہیں اور اُسے رسولوں میں سے بنانے والے ہیں۔

فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّ حَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا

تو فرعون کے گھر والوں نے اسے اُٹھا لیا تاکہ وہ اُن کے لیے دشمنی اور غم کا ذریعہ بنیں بے شک فرعون اور ہامان اور اُن دونوں کے لشکر

كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝٨ وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَ لَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖۗ

(بڑے) گناہ گار تھے۔ اور فرعون کی بیوی (آسیہ علیہا السلام) نے کہا (یہ بچہ) میری اور تمھاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اِسے قتل نہ کرنا

عَسٰۤی اَنۡ یَّنۡفَعَنَاۤ اَوۡ نَتَّخِذَہٗ وَلَدًا وَّ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۹﴾ وَ اَصۡبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوۡسٰی فٰرِغًا ؕ

شاید یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اِسے بیٹا بنالیں اور وہ (انجام سے) بے خبر تھے۔ اور موسیٰ (علیہ السّلام) کی والدہ کا دل بے قرار ہو گیا

اِنۡ کَادَتۡ لَتُبۡدِیۡ بِہٖ لَوۡ لَاۤ اَنۡ رَّبَطۡنَا عَلٰی قَلۡبِہَا لِتَکُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۰﴾

قریب تھا کہ وہ اس (راز) کو ظاہر کر دیتیں اگر ہم نے اُن کے دل کو مضبوط نہ کیا ہوتا تا کہ وہ یقین رکھنے والوں میں سے رہیں۔

وَ قَالَتۡ لِاُخۡتِہٖ قُصِّیۡہِ ۫ فَبَصُرَتۡ بِہٖ عَنۡ جُنُبٍ وَّ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿ۙ۱۱﴾

اور (موسیٰ علیہ السّلام کی والدہ نے) اس کی بہن سے کہا تم اُس کے پیچھے پیچھے جاؤ تو وہ اُسے دُور سے دیکھتی رہی اور وہ لوگ بالکل بے خبر تھے۔

وَ حَرَّمۡنَا عَلَیۡہِ الۡمَرَاضِعَ مِنۡ قَبۡلُ فَقَالَتۡ ہَلۡ اَدُلُّکُمۡ عَلٰۤی اَہۡلِ بَیۡتٍ

اور ہم نے پہلے ہی سے اُن (موسیٰ علیہ السّلام) پر دائیوں کا دُودھ حرام کر دیا تھا تو (موسیٰ علیہ السّلام کی بہن نے) کہا کہ میں تمھیں بتاؤں ایسے گھر والوں کا پتا

یَّکۡفُلُوۡنَہٗ لَکُمۡ وَ ہُمۡ لَہٗ نٰصِحُوۡنَ ﴿۱۲﴾ فَرَدَدۡنٰہُ اِلٰۤی اُمِّہٖ

جو تمھارے لیے اس (بچے) کی پرورش کریں اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں؟ تو اس طرح ہم نے اُن (موسیٰ علیہ السّلام) کو ان کی والدہ کے پاس واپس پہنچا دیا

کَیۡ تَقَرَّ عَیۡنُہَا وَ لَا تَحۡزَنَ وَ لِتَعۡلَمَ اَنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّ لٰکِنَّ اَکۡثَرَہُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳﴾ ربع ع ۱۳

تا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہوں اور تا کہ وہ جان لیں کہ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَ اسۡتَوٰۤی اٰتَیۡنٰہُ حُکۡمًا وَّ عِلۡمًا ؕ وَ کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۴﴾

اور جب (موسیٰ علیہ السّلام) اپنی جوانی کو پہنچے اور جسمانی اعتدال پر آ گئے (تو) ہم نے اُنھیں حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔

وَ دَخَلَ الۡمَدِیۡنَۃَ عَلٰی حِیۡنِ غَفۡلَۃٍ مِّنۡ اَہۡلِہَا فَوَجَدَ فِیۡہَا رَجُلَیۡنِ یَقۡتَتِلٰنِ ٭۫

اور (موسیٰ علیہ السّلام) شہر میں داخل ہوئے ایسے وقت جب اس کے رہنے والے (نیند کی) غفلت میں تھے تو انھوں نے اس میں پایا دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے

ہٰذَا مِنۡ شِیۡعَتِہٖ وَ ہٰذَا مِنۡ عَدُوِّہٖ ۚ فَاسۡتَغَاثَہُ الَّذِیۡ مِنۡ شِیۡعَتِہٖ

ایک تو ان کے (اپنے) گروہ میں سے تھا اور ایک ان کے دشمنوں میں سے تھا تو اس شخص نے مدد طلب کی جو اُنھی کے گروہ میں سے تھا

عَلَی الَّذِیۡ مِنۡ عَدُوِّہٖ ۙ فَوَکَزَہٗ مُوۡسٰی فَقَضٰی عَلَیۡہِ ٭۫ قَالَ ہٰذَا مِنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ ؕ

اس کے خلاف جو ان کے دشمنوں میں سے تھا تو موسیٰ (علیہ السّلام) نے اسے ایک مُکا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا (موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا کہ یہ شیطان کا کام ہے

اِنَّہٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ

بے شک وہ کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔ (موسیٰ علیہ السّلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ! بے شک میں نے اپنی جان کا نقصان کیا

فَاغۡفِرۡ لِیۡ فَغَفَرَ لَہٗ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۶﴾

(اس لیے) تُو مجھے معاف فرما تو اللہ نے اُنھیں معاف فرما دیا بے شک وہی بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ فَلَنۡ اَکُوۡنَ ظَہِیۡرًا لِّلۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۱۷﴾

(موسیٰ علیہ السّلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ! تُو نے مجھ پر جو انعام فرمایا ہے تو میں ہرگز مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

فَاَصۡبَحَ فِی الۡمَدِیۡنَۃِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسۡتَنۡصَرَہٗ بِالۡاَمۡسِ

پھر (دوسرے دن موسیٰ علیہ السّلام نے) شہر میں صبح کی ڈرتے ڈرتے انتظار کرتے ہوئے تو اچانک (دیکھا) وہی شخص جس نے کل اُن سے مدد مانگی تھی

یَسۡتَصۡرِخُہٗ ؕ قَالَ لَہٗ مُوۡسٰۤی اِنَّکَ لَغَوِیٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنۡ اَرَادَ

(پھر) اُنھیں (مدد کے لیے) پکار رہا ہے موسیٰ (علیہ السّلام) نے اس سے فرمایا بے شک تُو ضرور کھلا گمراہ ہے۔ پھر جب (موسیٰ علیہ السّلام نے) ارادہ کیا

اَنۡ یَّبۡطِشَ بِالَّذِیۡ ہُوَ عَدُوٌّ لَّہُمَا ۙ قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اَتُرِیۡدُ اَنۡ تَقۡتُلَنِیۡ

اس شخص کو پکڑنے کا جو اِن دونوں کا دشمن تھا (تو اسرائیلی) بولا اے موسیٰ! کیا تم مجھے بھی (اسی طرح) قتل کرنا چاہتے ہو

کَمَا قَتَلۡتَ نَفۡسًۢا بِالۡاَمۡسِ ٭ۖ اِنۡ تُرِیۡدُ اِلَّاۤ اَنۡ تَکُوۡنَ جَبَّارًا فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا تُرِیۡدُ

جیسے تم نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا تھا؟ تم تو صرف یہی چاہتے ہو کہ زمین میں سرکش بن جاؤ اور تم نہیں چاہتے کہ تم

اَنۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡمُصۡلِحِیۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنۡ اَقۡصَا الۡمَدِیۡنَۃِ یَسۡعٰی ۫

اصلاح کرنے والوں میں سے ہو۔ اور ایک شخص شہر کے آخری کنارے سے دوڑتا ہوا آیا

قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اِنَّ الۡمَلَاَ یَاۡتَمِرُوۡنَ بِکَ لِیَقۡتُلُوۡکَ فَاخۡرُجۡ اِنِّیۡ لَکَ مِنَ

اس نے کہا اے موسیٰ! بے شک سردار آپ کے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ آپ کو قتل کر ڈالیں تو آپ نکل جائیں بے شک میں آپ کی بھلائی چاہنے والوں

ع ۸ ۲ ۵

النّٰصِحِیۡنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ مِنۡہَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۱﴾ؑ

میں سے ہوں۔ پس (موسیٰ علیہ السّلام) وہاں سے نکلے ڈرتے ڈرتے (اللہ کی مدد کا) انتظار کرتے ہوئے (موسیٰ علیہ السّلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ! مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرما۔

وَ لَمَّا تَوَجَّہَ تِلۡقَآءَ مَدۡیَنَ قَالَ عَسٰی رَبِّیۡۤ اَنۡ یَّہۡدِیَنِیۡ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ ﴿۲۲﴾

اور جب (موسیٰ علیہ السّلام نے) مدیَن کی طرف رُخ کیا (تو) فرمانے لگے اُمید ہے کہ میرا ربّ مجھے ہدایت عطا فرمائے گا سیدھے راستہ کی۔

وَ لَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدۡیَنَ وَجَدَ عَلَیۡہِ اُمَّۃً مِّنَ النَّاسِ یَسۡقُوۡنَ ۬۫ وَ وَجَدَ

اور جب وہ مدیَن کے کنویں پر آئے تو اس پر لوگوں کا ایک ہجوم پایا جو (جان وروں کو) پانی پلا رہے تھے اور ان سے الگ

مِنۡ دُوۡنِہِمُ امۡرَاَتَیۡنِ تَذُوۡدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطۡبُکُمَا ؕ قَالَتَا

دو لڑکیوں کو پایا (جو اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی تھیں (موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا تم دونوں اس حال میں کیوں (کھڑی) ہو؟ وہ دونوں بولیں

لَا نَسۡقِیۡ حَتّٰی یُصۡدِرَ الرِّعَآءُ ٜ وَ اَبُوۡنَا شَیۡخٌ کَبِیۡرٌ ﴿۲۳﴾

ہم (اپنی بکریوں کو) پانی نہیں پلا سکتیں جب تک چرواہے (اپنے جان وروں کو) واپس نہ لے جائیں اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں۔

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ

تو (موسیٰ علیہ السّلام نے) ان کی خاطر پانی پلایا پھر سائے کی طرف چلے گئے پھر عرض کیا اے میرے ربّ! (واقعی) میں اس خیر (وبرکت) کا جو تو نے

اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ

میری طرف اتاری ہے محتاج ہوں۔ پھر (تھوڑی دیر بعد) اُن کے پاس ان دونوں میں سے ایک لڑکی آئی شرم وحیا کے ساتھ چلتی ہوئی اُس نے کہا

اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ

میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تا کہ آپ کو اس کا بدلہ دیں جو آپ نے ہمارے لیے (بکریوں کو) پانی پلایا پھر جب (موسیٰ علیہ السّلام) اُن (کے والد) کے پاس آئے

وَ قَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾

اور اُن سے سارے واقعات بیان فرمائے تو (بزرگ نے) کہا آپ خوف نہ کریں آپ نے ظالم لوگوں سے نجات پالی ہے۔

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ

ان دونوں میں سے ایک لڑکی نے کہا اے ابّا جان! اُنھیں اُجرت پر رکھ لیجیے بے شک بہترین شخص جسے آپ اُجرت پر رکھیں وہی ہے

الْقَوِىُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّىْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَىَّ هٰتَيْنِ

جو طاقت ور اور امانت دار ہو۔ (لڑکیوں کے والد نے) کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ کا نکاح کردوں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک سے

عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِىْ ثَمٰنِىَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ

اس (عہد) پر کہ آپ میرے پاس اُجرت پر کام کریں آٹھ سال تک پھر اگر آپ دس سال پورے کردیں تو وہ آپ کی طرف سے (احسان) ہے

وَ مَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِىْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾

اور میں نہیں چاہتا کہ آپ پر کوئی مشقّت ڈالوں اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے نیک لوگوں میں سے پائیں گے۔

قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِىْ وَ بَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ

(موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا یہ (عہد) میرے اور آپ کے درمیان ہے دونوں مدتوں میں سے جو بھی میں پوری کر دوں

فَلَا عُدْوَانَ عَلَىَّ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ ع ۳ ۷

تو مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہوگی اور ہم جو بات کر رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَ سَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ

پھر جب موسیٰ (علیہ السّلام) نے مدّت پوری کر لی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو انھوں نے کوہِ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی

قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّىْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ

(موسیٰ علیہ السّلام نے) اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم (یہیں) ٹھہرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں وہاں سے تمھارے پاس کوئی خبر لے آؤں

اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝٢٩ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ

یا آگ کا کوئی انگارا تاکہ تم (ہاتھ) سینک سکو۔ پھر جب وہ وہاں پہنچے تو وادی کے دائیں کنارے سے ندا دی گئی

فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٠

ایک مبارک جگہ میں ایک درخت سے کہ اے موسیٰ! بےشک میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا ربّ۔

وَ اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا

اور (اللہ نے فرمایا) کہ اپنا عصا ڈال دو پھر جب اسے دیکھا کہ وہ تیزی سے (ایسے) حرکت کر رہا ہے جیسے وہ سانپ ہو (تو) وہ پیٹھ پھیر کر چل دیے

وَّ لَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَ لَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝٣١

اور پیچھے مڑ کر (بھی) نہ دیکھا (فرمایا گیا) اے موسیٰ! آگے آؤ اور ڈرو نہیں بےشک تم امن (پانے) والوں میں سے ہو۔

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّ اضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ

اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا اور اپنا بازو اپنی طرف ملا لو خوف سے (بچنے کے لیے)

فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝٣٢

تو یہ دو (مضبوط) دلیلیں ہیں تمھارے ربّ کی طرف سے (ان کے ساتھ) فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف (جاؤ) بےشک وہ نافرمان لوگ ہیں۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝٣٣

(موسیٰ علیہ السّلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ! بےشک میں نے اُن کا ایک آدمی قتل کر دیا تھا تو مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں۔

وَ اَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۫

اور میرے بھائی ہارون (علیہ السّلام) جن کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے لہٰذا اُنھیں میری مدد کے لیے (رسول بنا کر) میرے ساتھ بھیج دے کہ وہ میری تصدیق کریں

اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝٣٤ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا

کیوں کہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے۔ (اللہ نے) فرمایا ہم تمھارے بازو مضبوط کر دیں گے تمھارے بھائی کے ذریعہ اور ہم تم دونوں

سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚۛ بِاٰيٰتِنَآ ۚۛ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝٣٥

کو غلبہ عطا فرمائیں گے لہٰذا وہ تم دونوں تک نہیں پہنچ سکیں گے ہماری نشانیوں کی وجہ سے تم دونوں اور جنھوں نے تمھاری پیروی کی غالب رہیں گے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى

پھر جب موسیٰ (علیہ السّلام) ان کے پاس آئے ہماری کھلی نشانیوں کے ساتھ (تو) وہ کہنے لگے کہ یہ تو کچھ نہیں سوائے گھڑے ہوئے جادو کے

وَّ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝٣٦ وَ قَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ

اور ہم نے یہ (بات) نہیں سنی اپنے پچھلے باپ دادا میں۔ اور موسیٰ (علیہ السّلام) نے فرمایا میرا ربّ خوب جانتا ہے

معانقة ١١

بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٣٧

جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو بھی جس کے لیے آخرت کے گھر کا انجام ہوگا بے شک ظالم کامیاب نہیں ہوں گے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ

اور فرعون نے کہا کہ اے سردارو! میں تمھارے لیے اپنے سوا کوئی اور معبود نہیں جانتا تو اے ہامان! میرے لیے گارے کو آگ لگا (کر اینٹیں پکاؤ)

فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٣٨

پھر میرے لیے ایک اُونچی عمارت بناؤ تا کہ میں پہنچ سکوں موسیٰ کے معبود کی طرف اور بے شک میں اسے ضرور جھوٹوں میں سے سمجھتا ہوں۔

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ۝٣٩

اور اس نے اور اس کے لشکر نے زمین میں تکبر کیا ناحق اور انھوں نے خیال کیا بے شک وہ ہماری طرف واپس نہیں لائے جائیں گے۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝٤٠

تو ہم نے اسے (فرعون کو) اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا پھر ہم نے اُنھیں سمندر میں پھینک دیا تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝٤١

اور ہم نے اُنھیں (دوزخیوں کا) پیشوا بنایا جو (لوگوں کو) آگ کی طرف بلاتے رہے اور قیامت کے دن اُن کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ۝٤٢ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا ع

اور ہم نے اس دنیا میں اُن کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن (بھی) وہ بدحالوں میں سے ہوں گے۔ اور یقیناً ہم نے

مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً

موسیٰ (علیہ السّلام) کو کتاب عطا فرمائی پہلی اُمتوں کو ہلاک کرنے کے بعد جو لوگوں کے لیے بصیرت اور ہدایت اور رحمت تھی

لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝٤٣ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ

تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور آپ اس وقت (طور کی) مغربی جانب موجود نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ (علیہ السّلام) کی طرف (رسالت کا) حکم بھیجا

وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝٤٤ ۙ وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ

اور نہ آپ دیکھنے والوں میں سے تھے۔ لیکن ہم نے کئی اُمتوں کو پیدا فرمایا پھر اُن پر طویل مُدت گزر گئی

وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝٤٥

اور نہ آپ اہلِ مدین میں مقیم تھے کہ آپ (خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلّم) اُن پر ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہوں بلکہ ہم ہی (رسول) بھیجنے والے ہیں۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

اور نہ آپ (خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلّم) طُور کے کنارے پر تھے جب ہم نے (موسیٰ علیہ السّلام کو) پکارا تھا بلکہ یہ آپ (خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلّم) کے ربّ کی طرف سے رحمت ہے

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾

تا کہ آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) اُس قوم کو (بُرے انجام سے) ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔

وَلَوْ لَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

اور (آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو اس لیے رسول بنا کر بھیجا کہ) کہیں ایسا نہ ہو کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچے ان (گناہوں) کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے

فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْ لَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ

تو یہ کہنے لگیں اے ہمارے ربّ! تُو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے

وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْ لَآ اُوْتِيَ

اور ہم ایمان والوں میں سے ہوجاتے۔ پھر جب اُن کے پاس حق آ گیا ہماری طرف سے (تو) کہنے لگے اس (رسول) کو کیوں نہیں دی گئی

مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَ لَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ

ویسی (نشانیاں) جو موسیٰ (علیہ السّلام) کو دی گئی تھیں؟ کیا انھوں نے انکار نہیں کیا تھا ان (نشانیوں) کا جو اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السّلام) کو عطا فرمائی گئی تھیں؟

قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

انھوں نے کہا کہ یہ (تورات اور قرآن) دونوں جادو ہیں ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں اور کہنے لگے ہم سب کے منکر ہیں۔

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾

آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) فرما دیجیے تم کوئی کتاب لے آؤ اللہ کے پاس سے (ایسی) جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی ہو میں اُس کی پیروی کروں گا اگر تم سچّے ہو۔

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ

پھر اگر یہ آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) کی بات قبول نہ کریں تو آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) جان لیجیے وہ صرف اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ ع

اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے بغیر بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں فرماتا۔

منزل ۵

سُوْرَةُ طٰهٰ

آیت 09 تا 98

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۹﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا

وقف لازم

اور کیا آپ کے پاس موسیٰ (علیہ السّلام) کی خبر آئی؟ جب انھوں نے ایک آگ دیکھی تو انھوں نے اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم (یہیں) ٹھہرو

إِنِّيٓ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّيٓ اٰتِيكُمۡ مِّنۡهَا بِقَبَسٍ أَوۡ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝١٠

بے شک میں نے آگ دیکھی ہے شاید میں تمھارے لیے بھی اس میں سے کوئی چنگاری لے آؤں یا آگ کے پاس میں کوئی رہ نمائی پالوں۔

فَلَمَّآ أَتٰىهَا نُودِيَ يٰمُوسٰى ۝١١ إِنِّيٓ أَنَا رَبُّكَ فَاخۡلَعۡ نَعۡلَيۡكَ ۚ

پھر جب وہ اس (آگ) کے پاس پہنچے تو اُنھیں ندا کی گئی کہ اے موسیٰ! بے شک میں ہی تمھارا ربّ ہوں تو تم اپنے جوتے اُتار دو

إِنَّكَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٢ وَ أَنَا اخۡتَرۡتُكَ فَاسۡتَمِعۡ لِمَا يُوحٰى ۝١٣

بے شک تم مقدس وادی طویٰ میں ہو۔ اور میں نے تمھیں (رسول) چُن لیا ہے تو اسے غور سے سنو جو وحی کی جا رہی ہے۔

إِنَّنِيٓ أَنَا اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنَا فَاعۡبُدۡنِي ۙ وَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكۡرِي ۝١٤

بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے لہٰذا تم میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔

إِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ أَكَادُ أُخۡفِيهَا لِتُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا تَسۡعٰى ۝١٥

بے شک قیامت آنے والی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو خفیہ رکھوں تا کہ ہر جان کو بدلہ دیا جائے جو وہ کوشش کرتی ہے۔

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنۡهَا مَنۡ لَّا يُؤۡمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرۡدٰى ۝١٦

لہٰذا تمھیں وہ (شخص) اس سے روک نہ دے جو اس (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتا اور اس نے اپنی خواہش کی اتباع کی (ورنہ) پھر تم (بھی) ہلاک ہو جاؤ گے۔

وَ مَا تِلۡكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى ۝١٧ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ أَتَوَكَّؤُا عَلَيۡهَا

اور (اللہ نے پوچھا) اے موسیٰ! یہ تمھارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا یہ میرا عصا ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں

وَ أَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِي وَ لِيَ فِيهَا مَاٰرِبُ أُخۡرٰى ۝١٨ قَالَ

اور میں اس سے اپنی بکریوں کے لیے (پتے) جھاڑتا ہوں اور میرے لیے اس میں اور بھی کئی فائدے ہیں۔ (اللہ نے) فرمایا

أَلۡقِهَا يٰمُوسٰى ۝١٩ فَأَلۡقٰىهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسۡعٰى ۝٢٠ قَالَ خُذۡهَا وَ لَا تَخَفۡ ۟ وقفة

اے موسیٰ! اسے (زمین پر) ڈال دو۔ تو انھوں نے اسے ڈال دیا تو وہ (عصا) اچانک دوڑتا ہوا سانپ بن گیا۔ (اللہ نے) فرمایا اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں

سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الۡأُولٰى ۝٢١ وَ اضۡمُمۡ يَدَكَ إِلٰى جَنَاحِكَ تَخۡرُجۡ بَيۡضَآءَ مِنۡ غَيۡرِ سُوٓءٍ

ہم ابھی اسے اس کی پہلی حالت پر واپس لے آئیں گے۔ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دباؤ وہ سفید چمک دار ہو کر نکلے گا بغیر کسی عیب کے

اٰيَةً أُخۡرٰى ۙ ۝٢٢ لِنُرِيَكَ مِنۡ اٰيٰتِنَا الۡكُبۡرٰى ۝٢٣ اِذۡهَبۡ إِلٰى فِرۡعَوۡنَ إِنَّهُ طَغٰى ۝٢٤

(یہ) دوسری نشانی (ہے)۔ (یہ) اس لیے کہ ہم تمھیں اپنی بڑی نشانیوں میں سے کچھ دکھائیں۔ تم فرعون کے پاس جاؤ بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے۔

قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِي صَدۡرِي ۝٢٥ وَ يَسِّرۡ لِيٓ أَمۡرِي ۝٢٦ وَ احۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِي ۝٢٧

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ! میرے لیے میرا سینہ کھول دے۔ اور میرے لیے میرا کام آسان بنا دے۔ اور میری زبان کی

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ وَ اجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾

گرہ کھول دے۔ تا کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ اور میرا ایک وزیر (مددگار) مقرر فرمادے میرے گھر والوں میں سے۔ (یعنی) میرے بھائی ہارون (علیہ السّلام) کو۔

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ وَ اَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾

اُس سے میری قوّت کو مضبوط فرمادے۔ اور اُسے میرے کام میں شریک فرمادے۔ تا کہ (یک جان ہوکر) ہم کثرت سے تیری پاکی بیان کریں۔

وَّ نَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾

اور کثرت سے تیرا ذکر کریں۔ بے شک تو ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔ (اللہ نے) فرمایا اے موسیٰ! تمھیں دے دیا گیا جو کچھ تم نے مانگا ہے۔

وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾

اور بے شک ہم نے تم پر احسان کیا تھا ایک بار اور بھی۔ جب ہم نے الہام کیا تمھاری والدہ کی طرف جو کچھ (اب تم پر) وحی کیا جا رہا ہے۔

اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ

کہ تم ان (موسیٰ علیہ السّلام) کو صندوق میں رکھو پھر اُس (صندوق) کو دریا میں ڈال دو پھر دریا اُسے کنارے پر لا کر ڈال دے گا

يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَ عَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَ اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ۬ وَ لِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ﴿٣٩﴾

(پھر) میرا اور اس کا دشمن اسے اٹھالے گا اور میں نے تم پر ڈال دی تھی اپنی طرف سے محبت اور تا کہ میری نگرانی میں تمھاری پرورش کی جائے۔

اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ

جب تمھاری بہن (اجنبی کی طرح) چلتے چلتے آئی پھر (فرعون کے گھر والوں سے) کہنے لگی کیا میں تمھیں اس (عورت) کا پتہ بتاؤں جو اس کی پرورش کرے

فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ ۬ؕ

تو (اس طرح) ہم نے تمھیں تمھاری والدہ کے پاس پہنچا دیا تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہو

وَ قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَ فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ قف

اور (اے موسیٰ) تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا تو ہم نے تمھیں غم سے نجات عطا فرمائی اور ہم نے تمھیں کئی آزمائشوں سے گزارا

فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۬ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿٤٠﴾

پھر تم کئی سال مدیَن والوں میں رہے پھر اے موسیٰ! تم (ہمارے) مقررہ وقت پر آپہنچے۔

وَ اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿٤١﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَ اَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَ لَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٢﴾

اور میں نے تمھیں اپنے لیے خاص کر لیا ہے۔ تم اور تمھارا بھائی میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میرے ذکر میں سُستی نہ کرنا۔

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٤٣﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا

تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بے شک وہ (سرکشی میں) حد سے نکل چکا ہے۔ لہٰذا تم دونوں اُس سے نرمی سے بات کرنا

وقف لازم

لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَاۤ

شاید وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر جائے۔ دونوں نے عرض کیا اے ہمارے ربّ ! بے شک ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے

اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِىْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَ اَرٰى ﴿۴۶﴾

یا سرکش ہو جائے۔ (اللہ نے) فرمایا تم دونوں ڈرو نہیں بے شک میں تمھارے ساتھ ہوں میں سُن (بھی) رہا ہوں اور دیکھ (بھی) رہا ہوں۔

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬

(اللہ نے فرمایا) لہٰذا تم دونوں اس کے پاس جاؤ پھر کہو بے شک ہم دونوں تمھارے ربّ کے بھیجے ہوئے ہیں لہٰذا تم ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دو

وَ لَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَ السَّلٰمُ عَلٰى

اور اُنھیں تکلیفیں نہ پہنچاؤ ہم یقیناً تمھارے پاس تمھارے ربّ کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں اور سلامتی اس کے لیے ہے

مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِىَ اِلَيْنَاۤ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ

جو ہدایت کی پیروی کرے۔ یقیناً ہماری طرف وحی فرمائی گئی ہے بے شک عذاب اس کو ہوگا جس نے (حق کو) جھٹلایا اور مُنھ موڑا۔ (فرعون نے) کہا

فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْۤ اَعْطٰى كُلَّ شَىْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾

تو اے موسیٰ! تم دونوں کا ربّ ہے کون؟ (موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا ہمارا ربّ وہ ہے جس نے ہر چیز کو اُس کی بناوٹ عطا فرمائی پھر (اس کی) رہ نمائی فرمائی۔

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّىْ فِىْ كِتٰبٍ ۚ

(فرعون نے) کہا تو پہلی قوموں کا کیا حال ہوا؟ (موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا کہ اُن کا علم میرے ربّ کے پاس ایک کتاب میں محفوظ ہے

لَا يَضِلُّ رَبِّىْ وَ لَا يَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا

نہ میرا ربّ غلطی کرتا ہے اور نہ وہ بھولتا ہے۔ وہی ہے جس نے تمھارے لیے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمھارے لیے راستے بنائے

وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾ كُلُوْا وَ ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ

اور آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے نکالیں اس کے ذریعہ کئی اقسام کی مختلف نباتات۔ تم (خود بھی) کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ﴿۵۴﴾ع مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ ع ۲ ۱۱

بے شک اس میں عقل مندوں کے لیے یقیناً نشانیاں ہیں۔ اسی (زمین) سے ہم نے تمھیں پیدا فرمایا اور اسی میں تمھیں واپس لے جائیں گے

وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ وَ لَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰى ﴿۵۶﴾

اور اسی سے تمھیں ایک بار پھر نکالیں گے۔ اور یقیناً ہم نے اس (فرعون) کو اپنی ساری نشانیاں دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور انکار کیا۔

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾

(فرعون نے) کہا کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ تم ہمیں ہمارے ملک سے نکال دو اپنے جادو کے ذریعہ اے موسیٰ؟

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ مَوْعِدًا

لہٰذا یقیناً ہم بھی تمھارے سامنے اسی طرح کا جادو لائیں گے پھر تم ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کر لو

لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَ لَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۵۸ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ

جس کی نہ ہم خلاف ورزی کریں اور نہ تم (مقابلہ) کھلے ہموار میدان میں (ہوگا)۔ (موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا تمھارے وعدہ کا دن جشن کا دن ہے

وَ اَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۵۹ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۶۰

اور یہ کہ دن چڑھتے ہی لوگوں کو جمع کرلیا جائے۔ تو فرعون (اپنی جگہ) واپس چلا گیا تو اس نے اپنی چالیں جمع کیں پھر (مقابلہ کے لیے) آ گیا۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ

موسیٰ (علیہ السّلام) نے ان (جادوگروں) سے فرمایا تم پر افسوس ہے اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ورنہ وہ تمھیں ایک سخت عذاب کے ذریعہ تباہ و برباد کردے گا

وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۶۱ فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَ اَسَرُّوا النَّجْوٰى ۶۲

اور واقعی وہ شخص ناکام ہوا جس نے جھوٹ باندھا۔ چناں چہ وہ اپنے معاملہ میں آپس میں جھگڑ پڑے اور چپکے چپکے سرگوشیاں کرنے لگے۔

قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا

وہ کہنے لگے یہ دونوں واقعی جادوگر ہیں جو چاہتے ہیں کہ تمھیں تمھاری سرزمین سے نکال دیں اپنے جادو کے ذریعہ

وَ يَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۶۳ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ قَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ

اور تمھارے بہترین طریقہ (یعنی مذہب) کو ختم کر دیں۔ لہٰذا تم اپنی ساری چالیں جمع کرلو پھر صفیں باندھ کر آؤ اور یقیناً آج وہ کامیاب ہوگیا

مَنِ اسْتَعْلٰى ۶۴ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۶۵ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ

جو غالب رہا۔ (جادوگر) بولے اے موسیٰ! یا تو تم ڈالو یا ہم ہی پہلے ڈالتے ہیں۔ (موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا بلکہ تم ہی (پہلے) ڈالو

فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۶۶

پھر اچانک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے اثر سے اُن (موسیٰ علیہ السّلام) کو ایسی محسوس ہونے لگیں جیسے وہ دوڑ رہی ہیں۔

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۶۷ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۶۸

تو موسیٰ (علیہ السّلام) کو اپنے دل میں کچھ خوف محسوس ہوا۔ ہم نے فرمایا کہ خوف مت کرو بے شک تم ہی غالب رہو گے۔

وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ

اور تم (عصا زمین پر) ڈال دو جو تمھارے دائیں ہاتھ میں ہے وہ اس کو نگل جائے گا جو کچھ انھوں نے بنایا ہے

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَ لَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۶۹

بے شک جو کچھ انھوں نے بنا رکھا ہے (وہ) صرف جادوگر کا دھوکا ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہوگا جہاں کہیں (حق کے مقابلہ میں) آئے۔

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ﴿۷۰﴾

تو جادوگر سجدے میں گر پڑے وہ کہنے لگے ہم ہارون (علیہ السّلام) اور موسیٰ (علیہ السّلام) کے ربّ پر ایمان لائے۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ

(فرعون) بولا تم اس (موسیٰ علیہ السّلام) پر ایمان لے آئے ہو اس سے پہلے کہ میں تمھیں اجازت دوں؟ بے شک وہ تمھارا بڑا ہے

الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

جس نے تمھیں جادو سکھایا ہے تو اب میں ضرور کاٹوں گا تمھارے ہاتھ اور تمھارے پاؤں مخالف سمتوں سے

وَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ؗ وَ لَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ﴿۷۱﴾

اور تمھیں ضرور سولی پر لٹکا دوں گا کھجور کے تنوں پر اور تم ضرور جان لو گے ہم میں سے کس کا عذاب سخت اور زیادہ دیر باقی رہنے والا ہے۔

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الَّذِيْ فَطَرَنَا

انھوں نے کہا ہم تجھے ہرگز ترجیح نہیں دیں گے ان واضح دلائل پر جو ہمارے پاس آچکے ہیں اور اُس (اللہ) پر جس نے ہمیں پیدا فرمایا ہے

فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۷۲﴾ؕ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا

لہٰذا تُو کر لے جو تُو کرنے والا ہے تُو صرف اس دنیا کی زندگی کے متعلق ہی فیصلہ کر سکتا ہے۔ بے شک ہم اپنے ربّ پر ایمان لائے ہیں

لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَ مَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۷۳﴾ الثلثة

تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے اور اس جادو (کے گناہ) کو بھی جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا اور اللہ ہی سب سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ لَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾

بے شک جو شخص اپنے ربّ کے پاس مجرم بن کر آئے گا تو بے شک اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیے گا۔

وَ مَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۙ﴿۷۵﴾

اور جو شخص اُس کے پاس مومن بن کر آئے گا جس نے یقیناً نیک عمل بھی کیے ہوں گے تو انھی لوگوں کے لیے بلند درجات ہیں۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ ع ۳ / ۱۲

(یعنی) ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہ اُس کا بدلہ ہے جو پاک ہوا۔

وَ لَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السّلام) کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ پھر اُن کے لیے سمندر میں خشک راستہ بنا لو

لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ لَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ

کہ نہ تمھیں پکڑے جانے کا خوف رہے اور نہ (ڈوبنے کا) ڈر۔ پھر فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ اُن کا پیچھا کیا

فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَ اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَ مَا هَدٰى ﴿٧٩﴾

تو سمندر اُن پر چھا گیا جو اِن پر چھا جانا چاہیے تھا۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور اُنھیں صحیح راستہ نہ دکھایا۔

يٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ وٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ

اے بنی اسرائیل! یقیناً ہم نے تمھیں نجات عطا فرمائی تمھارے دشمن سے اور تم سے وعدہ فرمایا کوہِ طور کے دائیں جانب (آنے کا)

وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ لَا تَطْغَوْا فِيْهِ

اور ہم نے تم پر مَن وسَلویٰ نازل فرمایا۔ اُن پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمھیں رزق عطا فرمایا ہے اور اس میں حد سے نہ بڑھو

فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِیْ ۚ وَ مَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِیْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾

ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو جائے گا اور جس پر میرا غضب نازل ہوا تو یقیناً وہ تباہ ہوگیا۔

وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾

اور یقیناً میں بہت بخشنے والا ہوں اس شخص کو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے پھر ہدایت پر قائم رہا۔

وَ مَاۤ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰۤى اَثَرِیْ

اور اے موسیٰ! تم نے اپنی قوم سے (پہلے آنے میں) جلدی کیوں کی؟۔ (موسیٰ علیہ السّلام نے) عرض کیا وہ لوگ بھی میرے پیچھے آرہے ہیں

وَ عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا

اور اے میرے ربّ! میں نے تیرے پاس (آنے میں) جلدی کی تاکہ تُو راضی ہوجائے۔ (اللہ نے) فرمایا بے شک ہم نے آزمائش میں ڈال دیا

قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ

تمھاری قوم کو تمھارے (آنے کے) بعد اور اُنھیں سامری نے گمراہ کر ڈالا ہے۔ تو موسیٰ (علیہ السّلام) اپنی قوم کی طرف واپس آئے

غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۬ ؕ

غصّے (اور) غم کی حالت میں (موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا اے میری قوم! کیا تمھارے ربّ نے تم سے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟

اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

کیا تم پر طویل مُدّت گزر گئی تھی یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر تمھارے ربّ کی طرف سے کوئی غضب نازل ہو جائے؟

فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِیْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَاۤ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَ لٰكِنَّا حُمِّلْنَاۤ

لہٰذا تم نے میرے وعدہ کی خلاف ورزی کی۔ وہ کہنے لگے ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کی بلکہ ہم پر لادیے گئے تھے

اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِیُّ ﴿٨٧﴾

قوم کے زیورات کے بوجھ تو ہم نے اُنھیں (آگ میں) پھینک دیا پھر اسی طرح سامری نے (بھی اپنے حصّہ کے زیورات کو) ڈالا۔

فَاَخۡرَجَ لَهُمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوۡا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمۡ

پھر (سامری نے) اُن کے لیے ایک بچھڑا بنا کر نکال لیا ایک جسم تھا جس کی گائے کی سی آواز تھی تو لوگ کہنے لگے یہ تمھارا معبود ہے

وَ اِلٰهُ مُوۡسٰى ۬ فَنَسِیَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا یَرَوۡنَ اَلَّا یَرۡجِعُ اِلَیۡهِمۡ قَوۡلًا ۙ۬

اور موسیٰ کا بھی معبود ہے وہ (موسیٰ) تو بھول گئے۔ تو کیا وہ نہیں دیکھتے نہ وہ ان کو کسی بات کا جواب دیتا ہے

وَّ لَا یَمۡلِكُ لَهُمۡ ضَرًّا وَّ لَا نَفۡعًا ﴿۸۹﴾ ع وَ لَقَدۡ قَالَ لَهُمۡ هٰرُوۡنُ مِنۡ قَبۡلُ ع ۴ ۱۳ ۱۴

اور نہ ہی ان کے کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہے اور نہ ہی فائدہ کا۔ اور یقیناً ہارون (علیہ السّلام) نے اُن سے پہلے ہی فرما دیا تھا

یٰقَوۡمِ اِنَّمَا فُتِنۡتُمۡ بِهٖ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحۡمٰنُ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ

اے میری قوم! بے شک تم اس کے ذریعہ آزمائے گئے ہو حالاں کہ بے شک تمھارا ربّ تو رحمٰن ہے لٰہذا تم میری پیروی کرو

وَ اَطِیۡعُوۡۤا اَمۡرِیۡ ﴿۹۰﴾ قَالُوۡا لَنۡ نَّبۡرَحَ عَلَیۡهِ عٰكِفِیۡنَ حَتّٰی یَرۡجِعَ اِلَیۡنَا مُوۡسٰی ﴿۹۱﴾

اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔ وہ کہنے لگے ہم تو اسی (کی پوجا) پر جمے رہیں گے جب تک موسیٰ ہمارے پاس واپس نہیں آجاتے۔

قَالَ یٰهٰرُوۡنُ مَا مَنَعَكَ اِذۡ رَاَیۡتَهُمۡ ضَلُّوۡۤا ﴿۹۲﴾ ۙ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ

(موسیٰ علیہ السّلام نے واپس آکر) فرمایا اے ہارون! تمھیں کس چیز نے روکا تھا؟ جب تم نے اُنھیں دیکھا کہ یہ گمراہ ہوگئے ہیں۔ (اس بات سے کہ) تم میری پیروی کرتے

اَفَعَصَیۡتَ اَمۡرِیۡ ﴿۹۳﴾ قَالَ یَبۡنَؤُمَّ لَا تَاۡخُذۡ بِلِحۡیَتِیۡ وَ لَا بِرَاۡسِیۡ ۚ

کیا تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی؟ (ہارون علیہ السّلام نے) فرمایا اے میری ماں کے بیٹے! آپ نہ میری داڑھی پکڑیں اور نہ میرا سر

اِنِّیۡ خَشِیۡتُ اَنۡ تَقُوۡلَ فَرَّقۡتَ بَیۡنَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَ لَمۡ تَرۡقُبۡ قَوۡلِیۡ ﴿۹۴﴾

مجھے ڈر تھا کہ آپ یہ کہیں گے کہ تم نے تفرقہ ڈال دیا ہے بنی اسرائیل کے درمیان اور میری بات کا خیال نہیں رکھا۔

قَالَ فَمَا خَطۡبُكَ یٰسَامِرِیُّ ﴿۹۵﴾ قَالَ بَصُرۡتُ بِمَا لَمۡ یَبۡصُرُوۡا بِهٖ

(موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا اے سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے وہ چیز دیکھی جو اِن لوگوں نے نہیں دیکھی تھی

فَقَبَضۡتُ قَبۡضَةً مِّنۡ اَثَرِ الرَّسُوۡلِ فَنَبَذۡتُهَا وَ كَذٰلِكَ

تو میں نے فرشتے کے نقشِ قدم سے ایک مٹھی بھر لی پھر اس کو (بچھڑے پر) ڈال دیا اور اسی طرح

سَوَّلَتۡ لِیۡ نَفۡسِیۡ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذۡهَبۡ فَاِنَّ لَكَ فِی الۡحَیٰوةِ اَنۡ تَقُوۡلَ

میرے نفس نے (اس کام کو) مجھے اچھا بتایا۔ (موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا پھر تُو چلا جا لٰہذا تیرے لیے زندگی میں یہ (سزا) ہے کہ تُو کہتا رہ

لَا مِسَاسَ ۪ وَ اِنَّ لَكَ مَوۡعِدًا لَّنۡ تُخۡلَفَهٗ ۚ وَ انۡظُرۡ اِلٰۤی اِلٰهِكَ

(مجھے) نہ چھونا اور تیرے لیے ایک (اور عذاب کا) وعدہ (بھی) ہے جس کی ہرگز خلاف ورزی نہ ہوگی اور دیکھ اپنے (اس) معبود کی طرف

الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾

جس (کی پوجا) پر تُو جم کر بیٹھا رہا ہم اسے ضرور جلا ڈالیں گے پھر اُس (کی راکھ) کو ہم ضرور دریا میں اچھی طرح بکھیر دیں گے۔

اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾

بے شک تمھارا معبود تو اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے (اپنے) علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

آیت 10 تا 68

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ اِذْ نَادٰی رَبُّكَ مُوْسٰۤی اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا یَتَّقُوْنَ ﴿۱۱﴾

اور جب آپ کے ربّ نے موسیٰ (علیہ السّلام) کو ندا دی کہ تم ظالم قوم کے پاس جاؤ۔ (یعنی) قومِ فرعون کے پاس کیا وہ لوگ (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرتے نہیں؟

قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۱۲﴾ ؕ وَ یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَ لَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ

(موسیٰ علیہ السّلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ! میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔ اور میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زبان (خوب روانی سے) نہیں چلتی

فَاَرْسِلْ اِلٰی هٰرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَهُمْ عَلَیَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ﴿۱۴﴾ ۚ

پس تُو ہارون (علیہ السّلام) کی طرف بھی (نبوّت) بھیج دے۔ اور ان کا میرے اوپر ایک (قتل کا) الزام بھی ہے تو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل (نہ) کر دیں۔

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾

(اللہ نے) فرمایا ہرگز (ایسا) نہیں (ہوگا!) لہٰذا تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ بے شک ہم تمھارے ساتھ سننے والے ہیں۔

فَاْتِیَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۷﴾ ؕ

لہٰذا تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ پھر کہو کہ ہم تمام جہانوں کے ربّ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ کہ تم بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو۔

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِیْنَا وَلِیْدًا وَّ لَبِثْتَ فِیْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَ فَعَلْتَ

(فرعون نے) کہا کیا ہم نے تمھیں بچپن میں اپنے پاس نہیں پالا تھا اور تم نے ہمارے پاس اپنی عمر کے کئی سال گزارے۔ اور (پھر) تم نے کر ڈالا

فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾ قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۲۰﴾ ؕ

اپنا کام جو تم نے کیا اور تم تو ناشکروں میں سے ہو۔ (موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا میں نے وہ اس حال میں کیا جب کہ مجھے پتہ نہیں تھا۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ حُكْمًا وَّ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۱﴾

تو میں تمھارے پاس سے چلا گیا جب کہ مجھے تم سے خوف ہوا پھر میرے ربّ نے مجھے حکم (یعنی نبوّت اور علم) عطا فرمایا اور مجھے رسولوں میں سے بنایا۔

وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ﴿۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَ مَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ﴿۲۳﴾

اور یہ کوئی احسان ہے جو تم مجھ پر جتا رہے ہو (جب) کہ تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔ فرعون نے کہا اور (یہ) تمام جہانوں کا ربّ کیا ہے؟۔

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ

(موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا (وہ) ربّ ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اگر تم یقین کرنے والے ہو۔ (فرعون نے) کہا

لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾

اپنے اردگرد کے لوگوں سے کیا تم سن نہیں رہے؟۔ (موسیٰ علیہ السّلام نے مزید) فرمایا وہ تمھارا بھی ربّ ہے اور تمھارے پچھلے باپ دادا کا بھی ربّ ہے۔

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ

(فرعون نے) کہا یقیناً تمھارے رسول جو تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں وہ ضرور دیوانے ہیں۔ (موسیٰ علیہ السّلام نے مزید) فرمایا (وہ) ربّ ہے مشرق اور مغرب کا

وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ

اور (اس سب کا) جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اگر تم عقل سے کام لو۔ (فرعون نے) کہا اگر تم نے میرے سوا کسی کو معبود بنایا

لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ اَوَ لَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۚ﴿۳۰﴾

تو میں تمھیں ضرور قیدیوں میں سے بنا دوں گا۔ (موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا اور اگر میں تمھارے پاس کوئی واضح چیز لاؤں (تو پھر)؟۔

قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۚۖ﴿۳۲﴾

(فرعون نے) کہا تو پیش کرو اسے اگر تم سچوں میں سے ہو۔ پھر (موسیٰ علیہ السّلام نے) اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک دم واضح اژدہا بن گیا۔

وَّ نَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ؑ﴿۳۳﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ ٢ ع ٢٤ ٢

اور انھوں نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لیے سفید (چمکتا ہوا) تھا۔ (فرعون نے) اپنے اردگرد کے سرداروں سے کہا

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۙ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖۗ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

یقیناً یہ کوئی ماہر جادوگر ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ تمھیں تمھاری سرزمین سے نکال دے اپنے جادو کے ذریعہ تو تمھاری کیا رائے ہے؟۔

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ ابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۙ﴿۳۶﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ

(سرداروں نے) کہا اسے اور اس کے بھائی کو کچھ مہلت دیں اور تمام شہروں میں (جادوگروں کو) جمع کرنے والے بھیج دیں۔ وہ آپ کے پاس تمام

سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ﴿۳۸﴾ وَّ قِيْلَ لِلنَّاسِ

ماہر جادوگر لے آئیں۔ پھر سارے جادوگر جمع کر لیے گئے ایک معلوم دن کے مقررہ وقت پر۔ اور لوگوں سے کہا گیا

هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۙ﴿۳۹﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾

کیا تم جمع ہونے والے ہو؟ تاکہ ہم جادوگروں کی پیروی کریں اگر وہی غالب ہوں۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾

پھر جب جادوگر آگئے توانھوں نے فرعون سے کہا کیا ہمارے لیے کوئی انعام ہے اگر ہم ہی غالب ہوں؟۔

قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾

(فرعون نے) کہاہاں اورتم اس صورت میں یقیناً قربت والوں میں سے ہوجاؤ گے۔ موسیٰ (علیہ السّلام) نے ان سے فرمایاڈالوجوکچھ تم ڈالنے والے ہو۔

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَ عِصِيَّهُمْ وَ قَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾

تو انھوں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں (زمین پر) ڈالیں اور وہ کہنے لگے فرعون کی عزّت کی قسم! یقیناً ہم ضرور غالب ہوں گے۔

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

پھر موسیٰ (علیہ السّلام) نے اپنا عصا ڈالا تو وہ اچانک نگلنے لگا ان جھوٹی چیزوں کو جو انھوں نے بنائی تھیں۔تو جادوگر سجدے میں گر پڑے۔

قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾

وہ کہنے لگے ہم سارے جہانوں کے ربّ پر ایمان لائے۔ جو موسیٰ (علیہ السّلام) اور ہارون (علیہ السّلام) کا ربّ ہے۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ

(فرعون نے) کہاتم اس پر ایمان لے آئے ہواس سے پہلے کہ میں تمھیں اجازت دیتا؟ یقیناً وہ تمھارا بڑا ہے جس نے تمھیں جادو سکھایا ہے

فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

تو عنقریب تم جان لو گے میں ضرور تمھارے ہاتھ اور تمھارے پاؤں کاٹوں گا مخالف سمت سے

وَّ لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾

اور ضرور تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔ انھوں نے کہا کوئی نقصان نہیں بےشک ہم اپنے ربّ کے پاس پہنچنے والے ہیں۔

ع ۳ ۱۸

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَاۤ اَنْ كُنَّاۤ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾

بےشک ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ہمارا ربّ ہماری خطائیں بخش دے گا اس لیے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔

وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِىْۤ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السّلام) کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ بےشک تمھارا پیچھا کیا جائے گا۔

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾

پھر فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے بھیج دیے۔(اور کہا کہ) بےشک یہ لوگ ضرور چھوٹی سی جماعت ہیں۔

وَ اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ اِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾

اور بےشک وہ ضرور ہمیں غصّہ دلا رہے ہیں۔اور بےشک ہم بڑی محتاط جماعت ہیں۔ پھر ہم (یعنی اللہ) نے اُنھیں نکال دیا باغوں اور چشموں سے۔

وَّ كُنُوْزٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ ۚ وَ اَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾

اور خزانوں اور عزّت والے مقام سے۔(ان کے ساتھ ہم نے) اسی طرح (کیا) اور ان چیزوں کا بنی اسرائیل کو وارث بنا دیا۔

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى

پھر (فرعونیوں نے) سورج نکلتے ہی اُن کا پیچھا کیا۔ پھر جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں (تو) موسیٰ (علیہ السّلام) کے ساتھی کہنے لگے

اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾

یقیناً ہم تو ضرور پکڑ لیے گئے۔(موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا ہرگز (ایسا) نہیں (ہوگا!) بے شک میرے ساتھ میرا ربّ ہے وہ مجھے راستہ دکھائے گا۔

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ

تو ہم نے موسیٰ (علیہ السّلام) کی طرف وحی بھیجی کہ سمندر پر اپنا عصا مارو تو سمندر پھٹ گیا

فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿۶۳﴾ وَ اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَ اَنْجَيْنَا

پھر ہر ایک حصّہ ایک بہت بڑے پہاڑ کی طرح ہوگیا۔ اور ہم نے وہاں دوسروں (فرعونیوں) کو قریب کر دیا۔ اور ہم نے بچا لیا

مُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۶۵﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ

موسیٰ (علیہ السّلام) اور ان کے سب ساتھیوں کو۔ پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا۔ بے شک اس (قصّہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے

وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶۸﴾ ع

اور ان میں سے اکثر لوگ ایمان والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا ربّ ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

آیت 103 تا 155

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ

پھر ہم نے ان کے بعد بھیجا موسیٰ (علیہ السّلام) کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اُس (کی قوم) کے سرداروں کی طرف

فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ

تو اُن لوگوں نے اُن (نشانیوں) کے ساتھ ظلم کیا تو آپ دیکھیے کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا؟ اور موسیٰ (علیہ السّلام) نے فرمایا اے فرعون!

اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ

بے شک میں رسول ہوں تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے۔ مجھ پر لازم ہے کہ اللہ کے بارے میں سوائے حق بات کے

قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِبَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاَرۡسِلۡ مَعِيَ بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ؕ﴿۱۰۵﴾

کچھ نہ کہوں یقیناً میں تمھارے پاس تمھارے ربّ کی طرف سے واضح نشانی لایا ہوں لہٰذا تم بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دو۔

قَالَ اِنۡ كُنۡتَ جِئۡتَ بِاٰيَةٍ فَاۡتِ بِهَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾

(فرعون نے) کہا اگر تم کوئی نشانی لائے ہو تو اسے پیش کرو اگر تم سچّوں میں سے ہو۔

فَاَلۡقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعۡبَانٌ مُّبِيۡنٌ ۚۖ﴿۱۰۷﴾ وَّ نَزَعَ يَدَهٗ

تب (موسیٰ علیہ السّلام نے) اپنا عصا (زمین پر) ڈال دیا تو وہ اسی وقت واضح اژدھا بن گیا۔ اور اپنا ہاتھ نکالا

۱۳ ع ۹ ۳

فَاِذَا هِىَ بَيۡضَآءُ لِلنّٰظِرِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيۡمٌ ۙ﴿۱۰۹﴾

تو وہ اسی وقت سفید چمک دار تھا دیکھنے والوں کے لیے۔ قومِ فرعون کے سرداروں نے کہا یقیناً یہ بڑا ماہر جادوگر ہے۔

يُّرِيۡدُ اَنۡ يُّخۡرِجَكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ ۚ فَمَاذَا تَاۡمُرُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوۡۤا اَرۡجِهۡ وَ اَخَاهُ

وہ چاہتا ہے کہ تمھیں نکال دے تمھاری زمین سے تو تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ انھوں نے کہا اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دو

وَ اَرۡسِلۡ فِى الۡمَدَآئِنِ حٰشِرِيۡنَ ۙ﴿۱۱۱﴾ يَاۡتُوۡكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيۡمٍ ﴿۱۱۲﴾

اور شہروں میں جمع کرنے والوں کو بھیج دو۔ وہ تمھارے پاس لے آئیں ہر ماہر جادوگر کو۔

وَ جَآءَ السَّحَرَةُ فِرۡعَوۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ لَنَا لَاَجۡرًا اِنۡ كُنَّا نَحۡنُ الۡغٰلِبِيۡنَ ﴿۱۱۳﴾

اور جادوگر فرعون کے پاس آئے کہنے لگے کہ یقیناً ہمارے لیے کچھ انعام ہونا چاہیے اگر ہم غالب ہو جائیں۔

قَالَ نَعَمۡ وَ اِنَّكُمۡ لَمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوۡا يٰمُوۡسٰۤى اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِىَ وَ اِمَّاۤ

(فرعون نے) کہا ہاں اور یقیناً تم قربت والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (جادوگروں نے) کہا اے موسیٰ! یا تم (پہلے)

اَنۡ نَّكُوۡنَ نَحۡنُ الۡمُلۡقِيۡنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلۡقُوۡا ۚ فَلَمَّاۤ اَلۡقَوۡا سَحَرُوۡۤا اَعۡيُنَ النَّاسِ وَ اسۡتَرۡهَبُوۡهُمۡ

پھینکو یا ہم پھینکیں۔ (موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا کہ تم ہی ڈالو پھر جب انھوں نے (جادو کی چیزیں) ڈالیں (تو) لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور اُنھیں ڈرایا

وَ جَآءُوۡ بِسِحۡرٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰۤى اَنۡ اَلۡقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلۡقَفُ

اور وہ زبردست جادو لائے۔ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السّلام) کی طرف وحی فرمائی کہ تم اپنا عصا ڈال دو تو وہ فوراً ان (چیزوں)

مَا يَاۡفِكُوۡنَ ۚ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الۡحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۚ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوۡا هُنَالِكَ

کو نگلنے لگا جو انھوں نے جھوٹی بنائی تھیں۔ تو حق ثابت ہو گیا اور بے کار ہو گیا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔ تو وہ (آلِ فرعون) وہاں مغلوب

وَ انۡقَلَبُوۡا صٰغِرِيۡنَ ۚ﴿۱۱۹﴾ وَ اُلۡقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيۡنَ ۚۖ﴿۱۲۰﴾ قَالُوۡۤا

ہو گئے اور ذلیل و خوار ہو کر واپس ہوئے۔ اور جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ (جادوگر) بولے

اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

ہم ایمان لائے تمام جہانوں کے ربّ پر۔ (یعنی) موسیٰ (علیہ السّلام) اور ہارون (علیہ السّلام) کے ربّ پر۔

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ

فرعون نے کہا تم اس پر ایمان لے آئے ہو اس سے پہلے کہ میں تمھیں اجازت دیتا؟ یقیناً یہ ایک چال ہے

مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

جوتم سب نے مل کراس شہر میں چلی ہے تا کہ تم اس (شہر) سے نکال دو اس کے رہنے والوں کوتوعنقریب تم (اس کا انجام) جان لو گے۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۲۴﴾

میں یقیناً کاٹ ڈالوں گا تمھارے ہاتھوں اور تمھارے پاؤں کو مخالف سمت سے پھر تم سب کو ضرور سولی پر لٹکا دوں گا۔

قَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ مَا تَنْقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا

وہ (جادوگر) بولے بے شک ہم تو اپنے ربّ ہی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ اور تُو ہم سے اس بات کا انتقام لے رہا ہے کہ ہم ایمان لائے

بِاٰیٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع ۱۴ ۱۸ ۴

اپنے ربّ کی نشانیوں پر جب وہ ہمارے پاس آئیں اے ہمارے ربّ ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں اسلام کی حالت میں اُٹھا۔

وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰی وَ قَوْمَهٗ لِیُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ

اور قوم فرعون کے سرداروں نے (فرعون سے) کہا کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دیں گے تا کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں

وَ یَذَرَكَ وَ اٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ نَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ ۚ

اور وہ تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑے رہیں؟ (فرعون نے) کہا ہم اُن کے لڑکوں کو (بُری طرح) قتل کریں گے اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھیں گے

وَ اِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰهِ وَ اصْبِرُوْا ۚ

اور بے شک ہم اُن پر غالب ہیں۔ موسیٰ (علیہ السّلام) نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو

اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۫ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۸﴾

بے شک زمین اللہ کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا تا ہے اپنے بندوں میں سے اور اچھا انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

قَالُوْۤا اُوْذِیْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِیَنَا وَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ

(بنی اسرائیل نے) کہا ہمیں ستایا گیا آپ کے ہمارے پاس آنے سے پہلے بھی اور آپ کے ہمارے پاس آنے کے بعد بھی

قَالَ عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ یَسْتَخْلِفَكُمْ فِی الْاَرْضِ

(موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا کہ قریب ہے کہ تمھارا ربّ تمھارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمھیں زمین میں خلیفہ بنائے

ع ١٥ ٣ ۵ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٩﴾ ع وَ لَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ

پھر وہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ اور یقیناً ہم نے آلِ فرعون کو پکڑا

وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ

قحطوں اور پھلوں میں نقصان (کے عذاب) سے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ پھر جب اُنھیں اچھائی پہنچتی

قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗ ؕ

تو وہ کہتے یہ ہماری اپنی وجہ سے ہے اور اگر اُنھیں کوئی بُرائی پہنچتی تو وہ موسیٰ (علیہ السّلام) اور اُن کے ساتھیوں کی

اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَ قَالُوْا

بدشگونی ٹھہراتے آگاہ رہو اللہ کے نزدیک اُن ہی کی نحوست (مقدر) ہے لیکن اُن میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور وہ لوگ کہنے لگے

مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾

تم ہمارے پاس جو بھی نشانی لاؤ تاکہ تم اس کے ذریعہ ہم پر جادو کرو تو بھی ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ وَ الضَّفَادِعَ وَ الدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫

پھر ہم نے اُن پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون (یہ) سب الگ الگ نشانیاں

فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَ لَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ

(بطورِ عذاب) بھیجیں تو انھوں نے تکبّر کیا اور وہ مجرم قوم تھی۔ اور جب اُن پر عذاب واقع ہوتا تو کہتے کہ اے موسیٰ! آپ دُعا فرمائیں

لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ

ہمارے لیے اپنے ربّ سے اس کے ذریعے سے جو اُس نے آپ سے عہد فرما رکھا ہے اگر آپ ہم سے اس عذاب کو ہٹا دیں گے تو ہم ضرور آپ پر ایمان لائیں گے

وَ لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٣٤﴾ ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ

اور ہم ضرور آپ کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دیں گے۔ پھر جب ہم ان سے عذاب ہٹا دیتے ایک مُدّت تک کے لیے

هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿١٣٥﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

جس کو وہ پہنچنے والے ہوتے تب وہ عہد توڑ دیتے۔ پھر ہم نے اُن سے بدلہ لیا تو ہم نے اُنھیں سمندر میں غرق کر دیا

فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ

اس وجہ سے کہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ اُن سے غافل تھے۔ اور ہم نے اس قوم کو وارث بنا دیا

كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ

جو کمزور کردی گئی تھی سرزمینِ مشرق و مغرب کا جس میں ہم نے برکت رکھی تھی

وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ

اور آپ کے ربّ کا اچھا وعدہ پورا ہوگیا بنی اسرائیل کے بارے میں اس وجہ سے کہ انھوں نے صبر کیا تھا

وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

اور ہم نے ان (محلات) کو تباہ کر دیا جو فرعون اور اس کی قوم نے بنا رکھے تھے اور (انگور کے باغات کو بھی) جو وہ بلندی پر چڑھاتے تھے۔

وَ جٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار کرایا تو وہ (ایسی) قوم کے پاس پہنچے جو اپنے بتوں کی پوجا میں لگے ہوئے تھے انھوں نے کہا

يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اے موسیٰ! آپ ہمارے لیے بھی ایک معبود بنا دیں جیسے اُن لوگوں کے لیے معبود ہیں (موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا بے شک تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ

بے شک یہ لوگ جس (چیز کی پوجا) میں مشغول ہیں وہ برباد ہونے والا ہے اور باطل ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ (موسیٰ علیہ السّلام نے) فرمایا

اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

کیا میں اللہ کے سوا تمھارے لیے کوئی اور معبود تلاش کروں؟ حالاں کہ اسی نے تمھیں (اس زمانے کے) تمام جہانوں پر فضیلت بخشی ہے۔

وَ اِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

اور (یاد کرو) جب ہم نے تمھیں آلِ فرعون سے نجات عطا فرمائی وہ تمھیں بدترین عذاب دیتے تھے تمھارے بیٹوں کو قتل کرتے تھے

وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى

اور تمھاری بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمھارے ربّ کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السّلام) سے

ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ

تیس راتوں کا وعدہ فرمایا اور ہم نے اسے دس (راتیں اور) ملا کر مکمل فرما دیا تو ان کے ربّ کی چالیس راتوں کی مدّت پوری ہوگئی

وَ قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَ اَصْلِحْ

اور موسیٰ (علیہ السّلام) نے اپنے بھائی ہارون (علیہ السّلام) سے فرمایا (میری غیر موجودگی میں) میرے جانشین رہنا میری قوم میں اور اصلاح کرنا

وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ

اور فساد کرنے والوں کے راستے کی پیروی نہ کرنا۔ اور جب موسیٰ (علیہ السّلام) ہمارے مقرر کیے ہوئے وقت پر آئے اور ان سے اُن کے ربّ نے کلام فرمایا

قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ

(تو) عرض کیا اے میرے ربّ! مجھے (اپنا) دیدار کرا دے کہ میں تجھے دیکھ لوں (اللہ نے) فرمایا کہ تم ہرگز مجھے نہ دیکھ سکو گے لیکن پہاڑ کی طرف دیکھو

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا

پھر اگر وہ اپنی جگہ پر برقرار رہا تو عنقریب تم مجھے دیکھ سکو گے پھر جب اُن کے ربّ نے پہاڑ پر تجلّی فرمائی تو اُس کو ریزہ ریزہ کر دیا

وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ

اور موسیٰ (علیہ السّلام) بے ہوش ہو کر گرے پھر جب ہوش میں آئے (تو) عرض کیا تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں

وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ یٰمُوْسٰۤى اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ

اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ (اللہ نے) فرمایا اے موسیٰ! بے شک میں نے تمھیں لوگوں پر چُن لیا ہے

بِرِسٰلٰتِیْ وَ بِكَلَامِیْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾

اپنے پیغامات کے لیے اور اپنے کلام کے لیے تو جو کچھ میں نے تمھیں عطا فرمایا ہے (اسے) لے لو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ۔

وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ

اور ہم نے ان (موسیٰ علیہ السّلام) کے لیے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لہٰذا تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو

وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ

اور اپنی قوم کو بھی حکم دو کہ وہ اس کی اچھی باتوں کو اختیار کریں میں عنقریب تمھیں نافرمانوں کا گھر دکھاؤں گا۔ میں عنقریب اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا ان

الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ وَ اِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ

لوگوں کو جو زمین میں ناحق تکبّر کرتے ہیں اور اگر وہ تمام نشانیاں (بھی) دیکھ لیں (تب بھی) وہ اُس پر ایمان نہیں لائیں گے

وَ اِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ۚ وَ اِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ؕ

اور اگر وہ ہدایت کا راستہ (بھی) دیکھ لیں (تو بھی) اسے (اپنا) راستہ نہیں بنائیں گے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے (اپنا) راستہ بنا لیں گے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا

یہ اس لیے کہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان سے غافل رہے۔ اور جن لوگوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو

الربع

وَ لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع

اور آخرت کی ملاقات کو ان کے اعمال برباد ہوگئے اُنھیں ایسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے وہ کام کیا کرتے تھے۔

وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ

اور موسیٰ (علیہ السّلام) کے (کوہِ طور پر جانے کے) بعد ان کی قوم نے اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنا لیا جو ایک جسم تھا جس کی گائے کی سی آواز تھی

وقف لازم

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَ لَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾

کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ نہ وہ اُن سے بات کر سکتا ہے اور نہ ہی اُنھیں راستہ دکھا سکتا ہے انھوں نے اسے (معبود) بنا لیا اور وہ ظالم تھے۔

وَ لَمَّا سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا

اور جب وہ نادم ہوئے اورانھوں نے دیکھا کہ وہ واقعی گمراہ ہو گئے ہیں (تو) وہ کہنے لگے اگر ہمارے ربّ نے ہم پر رحم نہ فرمایا

وَ يَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ لَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى

اور ہمیں نہ بخشا تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ اور جب موسیٰ (علیہ السّلام) اپنی قوم کی طرف

اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ

واپس آئے نہایت غصّے (اور) غم کی حالت میں (تو) فرمانے لگے کہ تم نے میرے پیچھے بہت ہی بُرا کام کیا ہے

اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ

کیاتم نے اپنے ربّ کے حکم پر جلد بازی کی؟ اورتختیاں ڈال دیں اوراپنے بھائی (ہارون علیہ السّلام) کے سر (کے بالوں) کو پکڑ کراپنی طرف کھینچا

قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَ كَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۫ۖ

(ہارون علیہ السّلام نے) فرمایا اے میری ماں کے بیٹے! بے شک (اس) قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ وہ مجھے قتل کر دیتے

فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ

تو آپ مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسائیں اور مجھے شامل نہ کریں ظالم لوگوں کے ساتھ۔ (موسیٰ علیہ السّلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ! مجھے اور میرے

وَ لِاَخِيْ وَ اَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۫ۖ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ ع ۱۸

بھائی کو معاف فرما اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تُو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کو (معبود) بنایا عنقریب اُنھیں ان کے ربّ کی طرف سے غضب پہنچے گا اور دنیا کی زندگی میں ذلّت بھی

وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَ الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَ اٰمَنُوْۤا ؗ

اور بہتان باندھنے والوں کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے بُرے کام کیے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لے آئے

اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ

بے شک آپ کا ربّ اس کے بعد یقیناً بڑا ہی بخشنے والا، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اور جب موسیٰ (علیہ السّلام) کا غصّہ ٹھنڈا ہو گیا

اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَ فِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

(تو) انھوں نے تختیاں اٹھا لیں اور ان کے مضامین میں ہدایت اور رحمت تھی ان لوگوں کے لیے جو اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں۔

وَ اخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

اور موسیٰ (علیہ السّلام) نے منتخب کیے اپنی قوم کے ستّر آدمی ہمارے مقررہ وقت (ملاقات) کے لیے پھر جب ان کو زلزلے نے پکڑ لیا (تو موسیٰ علیہ السّلام

قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَ اِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا

نے) عرض کیا اے میرے ربّ ! اگر تُو چاہتا تو اُنھیں پہلے ہی ہلاک کر دیتا اور مجھے بھی کیا تُو ہمیں ہلاک کرتا ہے

بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ

اس وجہ سے کہ جو کچھ ہم میں سے بے وقوفوں نے کیا ہے یہ تو صرف تیری آزمائش ہے اس کے ذریعہ تُو جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے

وَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾

اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے تُو ہی ہمارا کارساز ہے لہٰذا تُو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تُو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش ہے:

(الف) مصر (ب) شام (ج) عراق (د) فلسطین

ii مصر کے بادشاہ کا لقب تھا:

(الف) قیصر (ب) فرعون (ج) کسریٰ (د) نجاشی

iii فرعون کی بیوی کا نام تھا:

(الف) مریم (ب) اروی (ج) ریحانہ (د) آسیہ

iv بنی اسرائیل کے لیے جو کھانا اتارا گیا اسے کہا جاتا ہے:

(الف) زم زم (ب) دستر خوان (ج) منّ و سلویٰ (د) مائدۃ

v حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا معجزہ ہے:

(الف) لوہے کا نرم ہونا (ب) عصا کا سانپ بن جانا (ج) آگ کا ٹھنڈا ہونا (د) مردوں کا زندہ ہونا

2 مختصر جواب دیجیے۔

i. مصر میں کون کون سی قومیں آباد تھیں؟

ii. فرعون بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے لڑکوں کو قتل کیوں کروا دیتا تھا؟

iii. اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو فرعون سے کن موقعوں پر بچایا؟

iv. اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کون سی نعمتیں عطا فرمائی تھیں؟

v. اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو کون سے معجزے عطا فرمائے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i. حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا مقام و مرتبہ تحریر کیجیے۔

ii. حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زندگی کے اہم واقعات بیان کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زندگی کے بارے میں اپنے مطالعہ کو وسعت دیجیے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے بارے میں ایک تقریر تیار کیجیے اور اسے کمرا جماعت میں پیش کیجیے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو قرآنِ مجید کی ان آیات کا حوالہ دیں جن میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا ذکر آیا ہے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زندگی کے مزید مستند واقعات طلبہ کو سنائیں اور پھر ان سے کہیں کہ وہ ان واقعات کو کمرا جماعت میں بیان کریں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زندگی سے حاصل ہونے والے اسباق طلبہ کے سامنے پیش کریں۔

حضرت داؤد علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
2. حضرت داؤد علیہ السّلام کی تعلیمات سے روشناس ہو سکیں۔
3. حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی سے رہ نمائی حاصل کر سکیں اور اپنی عملی زندگی میں ان کی صفات کو اپنا سکیں۔
4. حضرت داؤد علیہ السّلام کے قرآنی تذکرہ کی اہمیّت کو جان سکیں۔
5. حضرت داؤد علیہ السّلام کے ایمانی تذکرے سے اپنے دل و دماغ کو منوّر کر سکیں۔

حضرت داؤد علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں۔ آپ حضرت یعقوب علیہ السّلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو آسمانی کتاب زبورِ مقدس عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوّت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ علیہ السّلام نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داؤد علیہ السّلام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوّت اور حکومت الگ الگ خاندانوں میں تھی آپ علیہ السّلام بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنھیں نبوّت اور حکومت دونوں سے نوازا گیا۔

آپ کو قرآنِ مجید میں "خلیفۃ الارض" کا خطاب دیا گیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السّلام کے بعد حضرت داؤد علیہ السّلام ہی وہ پیغمبر ہیں جنھیں خلیفہ کا لقب دیا گیا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السّلام بہت معاملہ فہم تھے اور عدل و انصاف سے کام لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حضرت داؤد علیہ السّلام کا تذکرہ یوں فرمایا ہے:

"اور ہم نے ان (داؤد علیہ السّلام) کی سلطنت کو مضبوط کر دیا تھا اور انھیں حکمت دی تھی اور بات کا فیصلہ کرنا (سکھایا تھا)" (سُورۃ صٓ: 20)

حضرت داؤد علیہ السّلام بادشاہ ہونے کے باوجود عبادت اور نیکی کے کاموں میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ بہت سادہ مزاج انسان تھے۔ آپ علیہ السّلام اپنے ہاتھ سے محنت کرتے اور روزی کماتے تھے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کسی انسان کا بہترین رزق اس کے اپنے ہاتھ کی محنت سے کمایا ہوا رزق ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السّلام اپنے ہاتھ کی محنت سے روزی کماتے تھے۔ (صحیح بخاری:2072)

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو درج ذیل معجزے عطا فرمائے تھے:

1. آپ علیہ السّلام کے ہاتھ میں لوہا اور فولاد موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا۔ کسی مشقّت اور آلات کے بغیر آپ علیہ السّلام اس نرم لوہے سے زرہیں بنا لیتے تھے۔
2. اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو نہایت خوب صورت آواز عطا فرمائی تھی۔ جب آپ علیہ السّلام زبورِ مقدس کی تلاوت کرتے یا اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح میں مشغول ہوتے تو انسان، پرندے اور پہاڑ بھی آپ کے ساتھ شریک ہو جاتے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب نماز داؤد علیہ السّلام کی نماز اور سب سے زیادہ محبوب روزے داؤد علیہ السّلام کے روزے ہیں۔ وہ آدھی رات تک سوتے اور پھر اٹھ کر رات کا ایک تہائی حصّہ عبادت میں کھڑے رہتے اور رات کے آخری حصّے میں سو جاتے۔ ایک دن روزہ رکھتے، ایک دن ناغہ کرتے۔ وہ میدانِ جنگ سے کبھی فرار نہیں ہوتے تھے۔ (صحیح بخاری:2072)

حضرت داؤد علیہ السّلام نے سو سال عمر پائی اور ستّر سال حکومت فرمائی۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام حضرت داؤد علیہ السّلام کے بیٹے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام کو بھی نبوّت اور زبردست بادشاہت عطا کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السّلام کو بھی بہت سے معجزے عطا فرمائے تھے۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

آیت 249 تا 251

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ

توجب طالوت اپنے لشکر کو لے کر نکلے (تو) کہا بے شک اللہ تمھیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے توجس نے اُس میں سے (سیر ہو کر) پانی پی لیا

فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ

وہ میرا ساتھی نہیں اور جس نے اُس کے پانی کو نہ چکھا تو بے شک وہی میرا ساتھی ہے سوائے اس کے کہ کوئی ایک چلّو بھر پانی اپنے ہاتھ میں لے

فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۗ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ

تو اُن میں سے چند لوگوں کے سوا سب نے اُس سے (سیر ہو کر) پیا پھر جب وہ (طالوت) اور وہ جواں کے ساتھ ایمان لائے تھے اس (نہر) کے پار ہو گئے

قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ۗ

تو (چند لوگ) کہنے لگے آج تو ہمارے پاس طاقت نہیں ہے جالوت اور اُس کے لشکر (کے مقابلہ) کی

قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ

(مگر) جنھیں یقین تھا کہ وہ اللہ سے ملاقات کرنے والے ہیں انھوں نے کہا کہ کتنی ہی بار ایسا ہوا ہے کہ ایک چھوٹی جماعت غالب آئی ہے

فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ

اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جب وہ جالوت اور اُس کے لشکروں کے مقابل آئے

قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ؕ

تو عرض کرنے لگے اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر قوم کے مقابلہ میں ہماری نصرت فرما۔

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ

تو انھوں نے اللہ کی توفیق سے ان (کافروں) کو شکست سے دوچار کر دیا اور داوٗد (علیہ السّلام) نے جالوت کو قتل کیا اور اللہ نے اُنھیں سلطنت

وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ۗ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ

اور حکمت عطا فرمائی اور جو کچھ چاہا اُنھیں سکھایا اور اگر اللہ لوگوں میں سے بعض کے ذریعہ بعض کو دفع نہ کرے تو زمین ضرور (فساد سے)

الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾

برباد ہو جائے لیکن اللہ تمام جہانوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے۔

سُوْرَةُ صٓ

آیت 17 تا 30

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿١٧﴾

آپ ان کی باتوں پر صبر کیجیے اور ہمارے بندے داؤد (علیہ السّلام) کو یاد کیجیے جو بڑی قوّت والے تھے بے شک وہ (ہماری طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ ۙ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ

بے شک ہم نے پہاڑوں کو (ان کے لیے) مسخر کر دیا تھا وہ صبح وشام ان کے ساتھ (مل کر) تسبیح کرتے تھے۔ اور پرندوں کو بھی جو جمع ہو جاتے تھے

كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ

وہ سب ان (کی تسبیح) کی وجہ سے مشغول ذکر رہتے۔ اور ہم نے ان کی سلطنت کو مضبوط کیا اور اُن کو حکمت عطا فرمائی

وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ ۙ

اور فیصلہ کن بات کہنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ اور کیا آپ کے پاس جھگڑنے والوں کی خبر پہنچی؟ جب وہ دیوار کود کر (داؤد علیہ السّلام کی) عبادت گاہ میں داخل ہو گئے۔

وقف لازم

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ

جب وہ داؤد (علیہ السّلام) کے پاس آئے تو وہ (داؤد علیہ السّلام) ان سے گھبرا گئے انھوں نے کہا گھبرائیے نہیں ہم دونوں ایک مقدمہ کے فریق ہیں

بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾

کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیجیے اور ناانصافی نہ کیجیے اور ہم کو سیدھا راستہ دکھا دیجیے۔

اِنَّ هٰذَاۤ اَخِيْ ۗ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۗ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا

بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کی ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک (ہی) دُنبی ہے تو یہ کہتا ہے یہ (بھی) میرے حوالے کر دو

وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ

اور گفت گو میں مجھ پر سختی کرتا ہے۔ انھوں نے فرمایا یقیناً اُس نے تم پر ظلم کیا تمھاری دُنبی اپنی دُنبیوں میں ملانے کا سوال کر کے اور بے شک اکثر شریک

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ضرور ایک دوسرے پر زیادتی کیا کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے

وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ

اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور داؤد (علیہ السّلام) کو خیال آیا کہ (اس مقدمہ سے) ہم نے ان کی آزمائش کی ہے تو انھوں نے اپنے ربّ سے بخشش مانگی

وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ۩﴿٢٤﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ

اور عاجزی کرتے ہوئے جھک گئے اور انھوں نے (اللہ کی طرف) رجوع کیا۔ تو ہم نے ان (کی اس بات) کو معاف فرما دیا اور بے شک

لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٢٥﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ

ان کے لیے ہمارے پاس ضرور بڑا قُرب ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔ (ہم نے فرمایا) اے داؤد! بے شک ہم نے آپ کو زمین میں (اپنا) نائب بنایا ہے

فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

تو آپ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیجیے اور خواہش کی پیروی نہ کیجیے تو وہ آپ کو اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی

اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ ع

بے شک جو اللہ کے راستہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس لیے کہ وہ حساب کے دن کو بھول گئے۔

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ

اور ہم نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اسے بےکار پیدا نہیں کیا یہ (تو صرف) کافروں کا خیال ہے

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ؕ﴿٢٧﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تو کافروں کے لیے (جہنم کی) آگ سے تباہی ہے۔ کیا ہم کر دیں گے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے

كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ

ان کی طرح جو زمین میں فساد کرنے والے ہیں کیا ہم پرہیزگاروں کو بُرے لوگوں جیسا کر دیں گے؟۔ (یہ) کتاب جو ہم نے آپ پر نازل فرمائی ہے بہت بابرکت ہے

لِّيَدَّبَّرُوْۤا اٰيٰتِهٖ وَ لِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَ وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ

تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔ اور ہم نے داؤد (علیہ السّلام) کو سلیمان (علیہ السّلام) عطا فرمائے

نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ؕ﴿٣٠﴾

وہ کتنے اچھے بندے تھے بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ

آیت 78 تا 82

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ

اور داؤد (علیہ السّلام) اور سلیمان (علیہ السّلام کو یاد کیجیے) جب وہ کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئیں

وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ۫

اور ہم ان کے فیصلہ کو دیکھ رہے تھے۔ تو ہم نے سلیمان (علیہ السّلام) کو اس کا (صحیح فیصلہ) سمجھا دیا اور ہر ایک کو ہم نے حکمت اور علم عطا فرمایا

وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَ الطَّيْرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾

اور ہم نے پہاڑوں کو داوٗد (علیہ السّلام) کے تابع فرما دیا تھا جو تسبیح کرتے اور پرندوں کو بھی (تابع فرمایا) اور (یہ سب) ہم (ہی) کرنے والے تھے۔

وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَ لِسُلَيْمٰنَ

اور ہم نے اُن کو تمھارے لیے زرہیں بنانا سکھایا تاکہ وہ تمھاری لڑائی میں تمھیں بچائیں تو کیا تم شکر گزار بنتے ہو؟ اور تیز ہوا کو

الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾

سلیمان (علیہ السّلام) کے تابع کیا جو ان کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جہاں ہم نے برکت دی ہے اور ہم تو ہر چیز کو جاننے والے ہیں۔

وَ مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَ يَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ كُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾

اور کئی شیاطین (جنّات) ایسے تھے جو ان کے لیے غوطہ لگاتے (تاکہ قیمتی پتھر نکالیں) اور اس کے علاوہ اور بھی کئی کام کرتے تھے اور ہم ان کی حفاظت کرنے والے تھے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i حضرت داوٗد علیہ السّلام پر نازل ہونے والی کتاب ہے:

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآنِ مجید

ii حضرت داوٗد علیہ السّلام کے جدِّ امجد ہیں:

(الف) حضرت ھود علیہ السّلام (ب) حضرت لوط علیہ السّلام (ج) حضرت زکریا علیہ السّلام (د) حضرت یعقوب علیہ السّلام

iii حضرت داوٗد علیہ السّلام نے حکومت کی:

(الف) سترّ سال (ب) اسّی سال (ج) نوّے سال (د) سو سال

iv قرآنِ مجید میں حضرت داوٗد علیہ السّلام کے علاوہ جنھیں خلیفہ کہا گیا ہے:

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السّلام (ب) حضرت آدم علیہ السّلام (ج) حضرت یوسف علیہ السّلام (د) حضرت سلیمان علیہ السّلام

v حضرت داوٗد علیہ السّلام کا معجزہ ہے:

(الف) عصا کا اژدھا بن جانا (ب) لوہے کا نرم ہونا (ج) مُردوں کا زندہ ہونا (د) پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا

2 مختصر جواب دیجیے۔

i. حضرت داؤد علیہ السّلام کی دو خوبیاں تحریر کریں۔

ii. حضرت داؤد علیہ السّلام کے بارے میں ایک آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیے۔

iii. حضرت داؤد علیہ السّلام کا ایک معجزہ تحریر کریں۔

iv. حضرت داؤد علیہ السّلام رات کو کیسے نماز پڑھتے تھے؟

v. حضرت داؤد علیہ السّلام کے بیٹے کون تھے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i. حضرت داؤد علیہ السّلام کا مقام و مرتبہ تحریر کیجیے۔

ii. حضرت داؤد علیہ السّلام کی زندگی کے اہم واقعات بیان کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت داود علیہ السّلام کی زندگی کے بارے میں اپنے مطالعہ کو وسعت دیجیے۔
- حضرت داود علیہ السّلام کے بارے میں ایک تقریر تیار کیجیے اور اسے کمرا جماعت میں پیش کیجیے۔
- حضرت داؤد علیہ السّلام کی شخصیت کا وہ کون سا پہلو ہے جو آپ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ مختلف انبیاء کرام علیہم السّلام نے کسبِ معاش کے لیے مختلف پیشے اختیار فرمائے۔ آپ تحقیق کیجیے کہ مختلف انبیاء کرام علیہم السّلام کے کون کون سے پیشے تھے اور ہمارے نبی حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کون سا پیشہ اختیار فرمایا؟

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو قرآنِ مجید کی ان آیات کا حوالہ دیں جن میں حضرت داؤد علیہ السّلام کا ذکر آیا ہے۔
- حضرت داؤد علیہ السّلام کی زندگی کے مزید مستند واقعات طلبہ کو سنائیں اور پھر ان سے کہیں وہ ان واقعات کو کمرا جماعت میں بیان کریں۔
- حضرت داؤد علیہ السّلام کی زندگی سے حاصل ہونے والے اسباق طلبہ کے سامنے پیش کریں۔

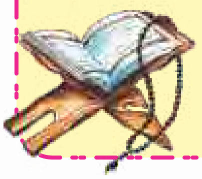

ماڈل پیپر برائے جماعت ہفتم

(بمطابق نصاب تدریس قرآن مجید 2021)

کل نمبر 50 حصّہ اوّل (معروضی) وقت:________

1 درست جواب کی نشان دہی کریں: (10×1=10)

i سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات حصّہ ہیں:

(الف) سُوْرَۃُ النَّبَاِ کا (ب) سُوْرَۃُ الْعَلَقِ کا (ج) سُوْرَۃُ الْفَجْرِ کا (د) سُوْرَۃُ الْهُمَزَۃِ کا

ii قرآن مجید کا نزول ہوا:

(الف) شبِ قدر میں (ب) شب معراج میں (ج) شب براءت میں (د) شبِ عید میں

iii زمانے کی قسم کھائی گئی ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰتِ میں (ب) سُوْرَۃُ الْعَصْرِ میں (ج) سُوْرَۃُ الْبَلَدِ میں (د) سُوْرَۃُ الَّیْلِ میں

iv اصحاب الاخدود سے مراد ہیں:

(الف) خندقوں والے (ب) کنویں والے (ج) غاروں والے (د) پہاڑوں والے

v اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں رکھا ہے:

(الف) تورات کو (ب) زبور کو (ج) انجیل کو (د) قرآنِ مجید کو

vi قرآنِ مجید نصیحت ہے:

(الف) فرشتوں کے لیے (ب) انسانوں کے لیے (ج) جنّات کے لیے (د) تمام جہانوں کے لیے

vii حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو بھیجا گیا:

(الف) بنی اسرائیل کی طرف (ب) قومِ مدین کی طرف (ج) قومِ لوط کی طرف (د) قومِ عاد کی طرف

viii حضرت محمد رَسُوْلُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ذکرِ مبارک کو بلند کرنے کا تذکرہ ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الْقَدْرِ میں (ب) سُوْرَۃُ الشَّمْسِ میں (ج) سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ میں (د) سُوْرَۃُ التَّكَاثُرِ میں

ix التین کا معنیٰ ہے:

(الف) انگور (ب) انجیر (ج) زیتون (د) انار

x عید الاضحیٰ یاد دلاتی ہے:

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی (ج) حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی (د) حضرت داؤد علیہ السلام کی

حصّہ دوم (انشائی)

2 پانچ سوالوں کے مختصر جواب دیجئے: (2x5=10)

i حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی کا نام کیا ہے؟

ii حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں کے نام لکھیں۔

iii سُوْرَۃُ الَّیْلِ کے بنیادی مضامین لکھیں۔

iv انجیر اور زیتون کا ذکر کس سورت میں ہے؟

v سُوْرَۃُ الْعَصْر کے مطابق کامیاب لوگوں کی دو نشانیاں لکھیں۔

vi نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَۃُ کا بامحاورہ ترجمہ تحریر کریں۔

vii اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ کا بامحاورہ ترجمہ تحریر کریں۔

viii کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ کا بامحاورہ ترجمہ تحریر کریں۔

3 درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ قرآنی الفاظ کے معنی لکھیے: (5x1=05)

زُلْزِلَتِ	اَشْتَاتًا	اِنَّ	اِنَّهٗ
نَارٌ	سَوْفَ	ثُمَّ	يَحْسَبُ

4 درج ذیل میں سے کوئی سے تین اجزا کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے: (3x5=15)

i اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝١ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝٢ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝٣

ii فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝٧ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝٨

iii اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝٩ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝١٠ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝١١

iv فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٦ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٨ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝٩

v وَالْعَصْرِ ۝١ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

5 درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر نوٹ لکھیں: (10)

i حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعارف

ii سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ (تعارف اور مرکزی مضمون)

جماعت ہفتم کا امتحانی پرچہ مرتّب کرنے بارے ہدایات:

i سوال نمبر 1 مرتّب کرتے وقت مقرّرہ حصّۂ قرآن میں دی گئی سورتوں (تعارف، مرکزی مضامین، مرکزی مضمون، اہم نِکات) اور انبیاء کرام علیہم السّلام کے تعارف میں سے سوالات مرتّب کیے جائیں۔

ii سوال نمبر 2 کے لیے مختصر جوابی سوالات درج ذیل میں سے مرتّب کیے جائیں:

i. مقرّرہ حصّہ قرآنی کی سورتوں کا تعارف، مرکزی مضامین اور اہم نِکات

ii. انبیاء کرام علیہم السّلام کا تعارف

iii. جائزے کے لیے منتخب سورتوں کے مرکبات کا بامحاورہ ترجمہ

iii سوال نمبر 3 مرتّب کرتے وقت جماعت ہفتم کے نصاب میں متعین کردہ قرآنی الفاظ کے ذخیرہ سے الفاظ کے معنیٰ پوچھے جائیں۔

iv سوال نمبر 4 مرتّب کرتے وقت جائزے کے لیے منتخب سورتوں میں سے ہی بامحاورہ ترجمہ پوچھا جائے۔

v سوال نمبر 5 مرتّب کرتے وقت انبیاء کرام علیہم السّلام اور قرآنی سورتوں (تعارف، مرکزی مضامین، مرکزی مضمون، اہم نِکات) دونوں کو نمائندگی دی جائے۔

رموزِ اوقاف قرآنِ مجید

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لئے اہل علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کردی ہیں جن کو رموزِ اوقافِ قرآن مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

○	جہاں بات پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول ۃ ہے جو بصورت ۃ لکھی جاتی ہے اور یہ وقفِ تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ اب ۃ تو نہیں لکھی جاتی، چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے اس کو آیت کہتے ہیں۔
م	یہ علامت وقفِ لازم ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اسکی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اُٹھو، مت بیٹھو۔ جسمیں اُٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے۔ تو اُٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر ٹھہرا نہ جائے تو اٹھو مت بیٹھو ہو جائیگا جسمیں اُٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کیخلاف ہو جائے گا۔
ط	وقفِ مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی اور کچھ کہنا چاہتا ہے۔
ج	وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔
ز	علامت وقفِ مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ص	علامت وقف مرخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ ص پر ملا کر پڑھنا ز کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔
صلے	الوصل اولیٰ کا اختصار ہے، یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
ق	قیل علیہ الوقف کا خُلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔
صل	قد یوصَل کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے کبھی نہیں۔ لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔
قف	یہ لفظ قف ہے جس کے معنیٰ ہیں ٹھہر جاؤ۔ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔
س یا سکتة	سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہر جانا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔
وقفة	لمبے سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے لیکن سانس نہ توڑے۔ سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے۔ وقفہ میں زیادہ۔
لا	لا کے معنیٰ نہیں کے ہیں یہ علامت کہیں آیت کے اُوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر، عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے، آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہیے۔ بعض کے نزدیک نہ ٹھہرنا چاہیے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے۔ اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ وقف اسی جگہ نہیں چاہیے جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔
ك	کذٰلک کی علامت ہے، یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھی جائے۔

قاری محمد اشرف خوشابی

رجسٹریشن نمبر 048
جاری کردہ 10-03-2014

• درسِ نظامی • تجوید و قرأت • ممبر پروف ریڈر پنجاب قرآن بورڈ و محکمہ اوقاف پنجاب

فون: 0301-4984297

تصدیقی سرٹیفکیٹ

میں نے ادارہ چودھری غلام رسول اینڈ سنز پبلشرز، لاہور کی مرتب کردہ کتاب "ترجمۃ القرآن المجید" برائے جماعت ہفتم میں دیے گئے عربی متن کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں انجمن حمایت اسلام، لاہور کے معیاری نسخہ (ایڈیشن 2016ء) اور منظور شدہ 2017ء کے مطابق کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی لفظی یا اعرابی غلطی ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

قاری محمد اشرف خوشابی

0301-4984297

قاری محمد اسلام میواتی

رجسٹریشن نمبر 042

Qari Muhammad Islam Mewati

تصدیقی سرٹیفکیٹ

میں نے ادارہ چودھری غلام رسول اینڈ سنز پبلشرز، لاہور کی مرتب کردہ کتاب "ترجمۃ القرآن المجید" برائے جماعت ہفتم میں دیے گئے عربی متن کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں انجمن حمایت اسلام، لاہور کے معیاری نسخہ (ایڈیشن 2016ء) اور منظور شدہ 2017ء کے مطابق کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی لفظی یا اعرابی غلطی ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ

قاری محمد اسلام

جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ

0306-6628331-0335-4274331